بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضیاء الحدیث

ترتیب

محمد کریم سلطانی

جلد اوّل

ناشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم۔ پیپلز کالونی

فیصل آباد

ضیاءالحدیث

جلداول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضیاءالحدیث

جلداول

ترتیب

محمد کریم سلطانی

ناشر
مکتبہ صبح نور
جامعہ ریاض العلوم مسجد خضرا پیپلز کالونی فیصل آباد
فون:041-8730834

نام کتاب	ضیاءالحدیث (جلداول)
ترتیب	محمد کریم سلطانی
ایڈیشن	دوم ۲۰۱۰ء
کمپوزنگ	صبح نور کمپیوٹر
ناشر	مکتبہ صبح نور
تعداد	
قیمت	

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝[1]

ترجمہ:

جس نے اطاعت کی رسول کی تو یقیناً اس نے اطاعت کی اللہ کی۔ اور جس نے منہ پھیرا تو نہیں بھیجا ہم نے آپ کو ان کا پاسبان بنا کر۔

[1] سورۃ النساء۴/۸۰

قَالَ الْاِمَامُ مَالِکٌ –رَحِمَهُ اللّٰهُ :

كُلُّ اَحَدٍ يُوْخَذُ مِنْ قَوْلِهٖ وَيُتْرَكُ،اِلَّاصَاحِبَ هٰذَاالْقَبْرِ اَوْهٰذِهِ الرَّوْضَةِ– صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ:

حضرت امام مالک–رضی اللہ عنہ–نے فرمایا:

ہر ایک کا قول لیا بھی جا سکتا ہے اور رد بھی کیا جا سکتا ہے سوائے اس مکین گنبد خضراء–صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کے ارشاد مبارک کے کہ اسے صرف قبول ہی کیا جائے گا۔

صلاح الامۃ: ۱۸۲/۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ ۔

اے میرے مہربان اللہ!

اے رحیم وکریم اللہ!

اے ساری کائنات کو پالنے والے اللہ!

میں تیرا ایک عاجز وناتواں بندہ ہوں سر سے لیکر پاؤں تک خطاء وعصیاں میں ڈوبا ہوا ہوں ۔میرے اندر کوئی ایسی نیکی نہیں جو میں تیری بارگاہ میں پیش کرسکوں ۔میں نے سنا ہے بار بار سنا ہے کہ جب تیرا کرم ہوتا ہے، تیری رحمت ہوتی ہے تو اس کیلئے کسی کا پہلے پارسا و نیک ہونا شرط نہیں، کسی کا اہل ہونا ضروری نہیں تو دیتا ہے تو بس دے دیتا ہے۔

میں عاجز وتہی دامن علم وعمل کی کوئی چیز میرے پاس نہیں مجھے نہیں معلوم کہ کب اور کیسے تیری رحمت آئی اور مجھے حدیث پاک کا شوق ومحبت دے گئی ۔اس محبت والفتِ حدیث نے احادیث مبارکہ کی کتب سے محبت پیدا کر دی ۔بس اب انہیں دیکھتے رہنا سمجھ آئے یا نہ آئے میری زندگی کا مشن ہوگیا ۔یہ محض تیری عنایت وتیری کرم نوازی ہے ۔اب جمعۃ المبارک کا بیان ہو یا کوئی اور محفل تیرے

پیارے نبی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی احادیث مبارکہ کے بغیر کچھ اور بیان کو نے کو جی ہی نہیں چاہتا۔

بات رفتہ رفتہ یہاں تک پہنچی کہ اب اگر قلم اٹھاتا ہوں تو تیرے پیارے نبی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی احادیث مبارکہ لکھتا ہوں بلکہ یہ شوق حدیث اس درجہ غالب ہے کہ اب جی چاہتا ہے اگر میرے بس میں ہو تو ہر شہر، ہر قریہ، ہر گلی، ہر محلّہ بلکہ ہر مکان تک تیرے نبی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی احادیث مبارکہ پہنچا دوں تا کہ لوگ براہ راست اس چشمہ علم وحکمت سے استفادہ کریں اور اپنی آخرت سنواریں۔

اے رحیم وکریم اللہ!

جو احباب تیرے اور تیرے نبی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ارشادات پر عمل کرتے ہیں ان کے صدقے میری آخرت محمود کرنا، مجھے عذاب قبر سے بچالینا اور قیامت کے دن حضور ختمی مرتبت -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے دامن کرم میں چھپا دینا۔

-☆-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ [1]

ترجمہ:

پس (اے مصطفیٰ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔) آپ کے رب کی قسم! یہ لوگ مومن نہیں ہوسکتے یہاں تک کہ حاکم بنائیں آپ کو ہر جھگڑے میں جو پھوٹ پڑا ان کے درمیان۔پھر نہ پائیں اپنے نفسوں میں تنگی اس سے جو فیصلہ آپ نے کیا اور تسلیم کریں دل وجان سے۔

-☆-

[1] سورۃ النساء، آیت: ۶۵

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ . [1]

ترجمہ:

اے ایمان والو! لبیک کہو اللہ اور (اس کے) رسول کی پکار پر جب وہ رسول بلائے تمہیں اس امر کی طرف جو زندہ کرتا ہے تمہیں۔

-☆-

[1] سورہ انفال: ۲۴/۹

قَالَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ ، لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا ، لَا يَزِيْغُ عَنْهَا بَعْدِي إِلَّا هَالِكٌ، مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا ، فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ.

ترجمة الحديث،

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میں تمہیں ایسی شریعت بیضا (روشن شریعت) پر چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اس کی رات اس کے دن کی طرح ہے۔ (اس کے کسی مسئلہ میں کوئی ابہام نہیں وہ روز روشن کی طرح واضح ہے) میرے بعد اس شریعت سے وہی پھرے گا جس کے مقدر میں ہلاکت وبربادی ہے۔

تم میں سے جو (ذرا طویل) زندگی پائے گا وہ عنقریب بہت سے اختلاف دیکھے گا۔

پس تم پر لازم ہے جو تم میری سنت کو جانتے ہو اور میرے خلفاء رشدین مھدیین (جو رشد و ہدایت والے ہیں) کی سنت کو اس سنت (سنت نبی اور خلفاء راشدین) کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۳۶۹)	جلد۲	صفحہ۸۰۵
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱)	جلد۱	صفحہ۳۲
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۳۱)	جلد۱	صفحہ۱۴۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۷۷)	جلد۱۳	صفحہ۳۷۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳)	جلد۱	صفحہ۴۸
قال المحقق	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۹۳۷)	جلد۲	صفحہ۶۱۰

قَالَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ زَمَانَ صَبْرٍ ،لِلْمُتَمَسِّكِ فِيهِ أَجْرُ خَمْسِينَ شَهِيْدًا مِنْكُمْ.

ترجمة الحديث،

حضور نبی کریم ـ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ نے ارشاد فرمایا:

بے شک تمہارے بعد صبر کا زمانہ آئے گا اس میں میری سنت کو مضبوطی سے پکڑنے والے کو تم سے پچاس شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

-☆-

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ رقم الحدیث (۴۹۴) جلد ۱ صفحہ ۸۱۳
قال الالبانی صحیح
صحیح الجامع والصغیر وزیادہ رقم الحدیث (۲۲۳۴) جلد ۱ صفحہ ۴۴۴
قال الالبانی صحیح

قَالَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا

كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ .

ترجمة الحديث،

حضور نبی کریم –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشادفرمایا:

بے شک میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں تم ان دونوں پر عمل کرنے کے بعد گمراہ نہیں ہوسکتے۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت (یہ دونوں لازم وملزوم ہیں) اور یہ میدان حشر میں حوض (کوثر) پر وارد ہونے تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔

-☆-

سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث (۱۷۶۱)	جلد۴	صفحہ۳۶۱
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۱۹)	جلد۱	صفحہ۱۳۷

قَالَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

كُلُّ اُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى.

قِيْلَ : وَمَنْ اَبٰى ؟ قَالَ :

مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى.

ترجمۃ الحدیث،

حضور نبی کریم –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

میرا ہر امتی جنت میں داخل ہوگا مگر وہ جس نے انکار کر دیا۔عرض کی گئی:

یارسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم–! انکار کرنے والا کون ہے؟

حضور –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (٧٢٨٠)	جلد ۴	صفحہ ۳۲٧۴
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۵١۳)	جلد ۲	صفحہ ٨۳١
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٨٧١۳)	جلد ٨	صفحہ ۳٠١
قال احمد محمد شاکر	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (١٨٢)	جلد ١	صفحہ ٨١
قال الحاکم	صحیح علی شرط الشیخین		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (٧٦٢٦)	جلد ٧	صفحہ ۲٧١٨
قال الحاکم	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (١۳٩)	جلد ١	صفحہ ١۳١
جامع الاصول	رقم الحدیث (٦٧٥٧)	جلد ٧	صفحہ ۳٩۲
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (١٠۴)	جلد ١	صفحہ ١۵
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۳١۴)	جلد ٧	صفحہ ۳٩۲
فتح الباری	رقم الحدیث (٧٢٨٠)	جلد ١۳	صفحہ ۲۴٩

اخلاص وللٰہیت

یعنی

ہر کام اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے

اجر و ثواب

ضیاء الحدیث

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

اخلاص وللہیت یعنی ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے

کے سلسلہ میں چند احادیث مبارکہ اور اقوال سلف صالحین پیش خدمت ہیں ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی خاطر زندگی گزارنے کی سعادت عطا فرمائے ۔

آمین ببرکۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد و آلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے حبیب حضور سید العالمین محمد رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے صدقے ایمان کی دولت سے سرفراز فرمایا۔ اب ہم پر فرض ہے کہ ہم دل وجان سے اللہ اور اس کے رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے احکامات پر عمل پیرا ہوں۔ ہم جو بھی کام کریں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اعظم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی رضا اور خوشنودی کے لئے کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص وللٰہیت عطا فرمائے اور ہمیں خلوص کی وہ مٹھاس عطا فرمائے جو وہ اپنے مقربین کو عطا فرماتا ہے۔

اس سلسلہ میں اولین بات یہ ہے کہ ہم جو بھی نیک عمل کریں اس کے لئے سب سے پہلے اپنی نیت درست کریں۔ کیونکہ نیک اعمال کی روح حسن نیت ہے اور اگر عمل صالح کی نیت اچھی نہ ہو تو وہ عمل عمل صالح کی فہرست سے خارج ہو جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں اللہ کے پیارے حبیب اور ہم سب کے آقا ومولیٰ کے ارشادات گرامی سنئے!

اعمال صالحہ نیت صالحہ

پر موقوف ہیں

عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَاِنَّمَا لِاِمْرِءٍ مَانَوٰى ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَاهَاجَرَاِلَيْهِ۔

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۳۴۳)	جلد۲	صفحہ۳۸
قال الالبانی	صحیح		
ارواءالغلیل	رقم الحدیث (۲۲)	جلد۱	صفحہ۵۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱)	جلد۱	صفحہ۳۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۸۹)	جلد۳	صفحہ۳۰۸۸
مسندابی عوانہ	رقم الحدیث (۷۴۳۸)	جلد۴	صفحہ۳۸۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۰۷)	جلد۴	صفحہ۱۴۳

ترجمة الحديث،

امیر المومنین ابوحفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے سنا حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ارشاد فرما رہے تھے:

بیشک اعمال (صالحہ) کا انحصار نیتوں پر ہے اور یقیناً ہر آدمی کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔

پس جس نے ہجرت کی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی ہے۔پس جس نے ہجرت کی دنیا کے لئے تا کہ اسے پالے،یا ہجرت کی کسی عورت کے لئے تا کہ اس سے نکاح کرے تو (سن لیجئے) ایسے آدمی کی ہجرت ادھر ہی ہوگی جدھر اس نے ہجرت کی۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۲۷)	جلد۴	صفحہ۵۲۳
قال محمود محمد محمود	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۴)	جلد۱	صفحہ۳۰
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳۰۲)	جلد۳	صفحہ۳۷۶
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۲۰۱)	جلد۲	صفحہ۲۳۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۲۰۱)	جلد۲	صفحہ۱۲
قال الالبانی	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۶۵۳)	جلد۳	صفحہ۲۴۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۷۱۴)	جلد۲	صفحہ۱۳۸
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری للبیھقی	رقم الحدیث (۸۱۰۸)	جلد۴	صفحہ۳۹۶
السنن الکبری للبیھقی	رقم الحدیث (۷۳۷۰)	جلد۴	صفحہ۱۸۸
السنن الکبری للبیھقی	رقم الحدیث (۸۹۹۲)	جلد۵	صفحہ۶۰

ائمہ حدیث کی یہ عادت مبارکہ ہے کہ اپنی کتب احادیث کو اسی حدیث مبارکہ سے شروع کرتے ہیں۔ یہ حدیث ان کی تصانیف کی ''فاتحہ الکتاب'' کہلاتی ہے۔

اس حدیث پاک کی اہمیت واضح ہے اسے دین اسلام کی اصل اور بنیاد کہا جاتا ہے۔

قَالَ اَبُوْدَاودُ:

اِنَّ ھٰذَا الْحَدِیْثَ - اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ - نِصْفُ الْاِسْلَامِ، لِاَنَّ الدِّیْنَ اِمَّا ظَاھِرٌ وَھُوَ الْعَمَلُ اَوْ بَاطِنٌ وَھُوَ النِّیَّةُ۔[1]

السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۱۲۹۰۷)	جلد ۶	صفحہ ۵۳۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۸۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۳
قال شعیب الارنووط	صحیح علی شرط مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۶
قال شعیب الارنووط	صحیح علی شرط الشیخین		
شرح مشکل الآثار	رقم الحدیث (۵۱۰۷)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۰۶
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۷۳
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۷۴
سنن الدارقطنی	رقم الحدیث (۱۲۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۶
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۷
قال الالبانی	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۹
قال الالبانی	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۴۳۴)	جلد ۶	صفحہ ۱۵۹
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۴۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۸۰
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۶
قال احمد محمد شاکر	صحیح		

[1] الوافی: ۹

ترجمۃ الحدیث،

امام ابو داؤد فرماتے ہیں:

کہ حدیث انما الاعمال بالنیات۔نصف اسلام ہے کیونکہ ہمارا دین دو حصوں میں منقسم ہے۔ ظاہر یعنی عمل۔باطن یعنی نیت۔

قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ وَالشَّافِعِیُّ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ :

يَدْخُلُ فِي حَدِيْثِ ،اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ثُلُثُ الْعِلْمِ وَسَبَبُ ذٰلِكَ اِنَّ كَسْبَ الْعَبْدِ يَكُوْنُ بِقَلْبِهٖ وَلِسَانِهٖ وَجَوَارِحِهٖ فَالنِّيَّةُ بِالْقَلْبِ اَحَدُ الْاَقْسَامِ الثَّلَاثَةِ۔[1]

حضرت امام احمد بن حنبل اور حضرت امام شافعی رحمہا اللہ فرماتے ہیں:

حدیث ''انما الاعمال بالنیات''میں ایک تہائی علم ہے کیونکہ کسب عبد دل ،زبان اور اعضا سے ہے۔دل سے نیت کرنا تین قسموں میں سے ایک ہے۔

غور فرمایئے !بعض علماء اسے ثلث علم اور بعض اسے نصف دین سے تعبیر کرتے ہیں لیکن حقیقتاً یہ کل دین ہے کیونکہ اگر نیت میں فساد اور بگاڑ ہو تو تمام اعمال اکارت جاتے ہیں۔

اللہ کے پیارے حبیب اور ہم سب کے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درج بالا ارشاد مبارک کتنا فکر انگیز ہے۔بندہ مسلم اس میں جتنا گہرا غور کرتا جائے اسی فرمان مبارک کی برکت سے اتنا ہی خلوص نصیب ہوگا۔

ذرا توجہ فرمایئے!

دو آدمی مکہ مکرمہ سے ہجرت کرتے ہیں اور دونوں مدینہ منورہ کی پاکیزہ سرزمین میں پہنچتے ہیں۔دونوں کی نیتیں مختلف ہیں ایک اللہ کے حبیب اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے اور اسی کا دوسرا ساتھی بھی اپنا گھر، اپنا وطن چھوڑتا ہے لیکن اس کی نیت کسی عورت

[1] الوافی: ۱۰

سے شادی کرنا ہے۔

صرف نیت کی وجہ سے

پہلے کی ہجرت، ہجرت اِلَی اللّٰہ وَرَسُوْلِہٖ ہوگی۔ اس کا ہر قدم نیکی اس کا ہر سانس سعادت سے لبریز ہوگا اور اس کا یہ سفر ایسا رحمتوں سے لبریز کہ رشک قدسیاں بنے گا۔

اسی کا دوسرا ساتھی وہی سفر کر رہا ہے لیکن اس کا سانس، اس کا قدم، اس کی مشقت اور اس کی روز و شب کی طویل مسافت سب اللہ کے ہاں بیکار ہے جس میں نیکی نام کی کوئی چیز نہیں۔

سبحان اللہ! حسن نیت واقعی بندہ مسلم کے نیک اعمال کو رضائے الٰہی کا زینہ بنا دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہمیں ہر نیک کام میں نیت درست رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، خلوص وللٰہیت کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے۔

فَہِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ:

اس حدیث پاک میں ایک اور بات بھی واضح نظر آتی ہے جس کو سن کر ایک مسلم بھائی کی کشتِ ایمان تر و تازہ ہوجاتی ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری سے ہر نعمت مل جاتی ہے۔ بلکہ نعمتیں پیدا فرمانے والا "اللہ" بھی مل جاتا ہے۔ فَہِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ کے الفاظ اسی حقیقت کو اجاگر کرتے ہیں۔ بندہ مسلم ہجرت تو مدینہ منورہ کی طرف کرتا ہے جہاں اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔ لیکن حدیث پاک کے الفاظ مبارکہ کہتے ہیں کہ وہ بندہ مسلم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جا رہا ہے تو بات بالکل واضح ہوگئی کہ مدینہ منورہ وہ پاک زمین ہے جہاں جلوہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہے اور اسی پر نور ذات کے صدقے سے تجلی الٰہی بھی ہے۔

فَلَکَ الْحَمْدُ یَااَللّٰہُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

حسن نیت ہی اعمال صالحہ کی روح ہے اگر یہ روح نہ ہوتو اعمال صالحہ بے جان جسم کی طرح ہونگے۔

-☆-

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ:

اِنَّ فِی الْجَسَدِ لَمُضْغَةً اِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلاَ وَهِیَ الْقَلْبُ.

ترجمة الحديث،

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ارشاد فرمارہے تھے:

جسم انسانی میں گوشت کا ایک ٹکرا ہے اگر وہ درست ہے تو تمام جسم درست ہے اگر وہ فاسد ہے تو تمام جسم فاسد ہے۔سن لیجے! وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۹۷)	جلد۱	صفحہ۵۳۲
قال شعیب الارنووط	صحیح علی شرط مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۳۸۸)	جلد۱۴	صفحہ۱۵۴
قال حمزہ احمد الزین	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۲)	جلد۱	صفحہ۲۸
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۵۸۵)	جلد۲	صفحہ۵۴۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۷۳۱)	جلد۲	صفحہ۳۲۱
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۸۴)	جلد۴	صفحہ۳۸۸
قال المحقق	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۹۹)	جلد۳	صفحہ۲۰۸

فرمان مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وسلم- کی روشنی میں یہ بات واضح ہوئی۔ جسم انسانی سے صادر ہونے والے تمام اعمال صالحہ کا انحصار دل کی نیت پر ہے۔ اگر نیت درست ہے تو اعمال صالحہ بھی درست ہیں اگر دل کی نیت میں ہی فساد ہے تو وہ اعمال صالحہ جو فی نفسہ اچھے ہیں فساد نیت کے اثر سے وہ عنداللہ مردود ہو جائیں گے۔

-☆-

عَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یُقْضٰی عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ ، فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا ، قَالَ : فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا ؟ قَالَ : قَاتَلْتُ فِیْکَ حَتّٰی اسْتُشْهِدْتُ قَالَ:

کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ قَاتَلْتَ لِاَنْ یُقَالَ: جَرِیْءٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ .

وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ : فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا ؟ قَالَ : تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَأْتُ فِیْکَ الْقُرْآنَ . قَالَ:

کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالَ: عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِیُقَالَ هُوَ قَارِیءٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ .

وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ کُلِّهٖ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا ؟ قَالَ : مَاتَرَکْتُ مِنْ سَبِیْلٍ تُحِبُّ اَنْ یُنْفَقَ فِیْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِیْهَا لَکَ قَالَ:

کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ فَعَلْتَ لِیُقَالَ: هُوَ جَوَّادٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن ایک شہید کو لایا جائے گا۔اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور شہید ان نعمتوں کا اقرار کرے گا اللہ اس سے پوچھے گا تو نے ان نعمتوں کا حق ادا کرنے کے لئے کیا کیا؟ وہ کہے گا میں نے تیری راہ میں جہاد کیا حتی کہ شہید ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو جھوٹ کہتا ہے تو نے بہادر کہلوانے کیلئے جنگ کی۔سو دنیا نے تجھے بہادر کہا، پھر فرشتوں کو حکم ہو گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۰۵)	جلد۳	صفحہ۱۵۱۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۹۲۳)	جلد۳	صفحہ۲۹۰
صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ	رقم الحدیث (۲۰۱۴)	جلد۱	صفحہ۴۰۴
قال الالبانی	صحیح		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۲۳۷۸)	جلد۴	صفحہ۹۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۶۰)	جلد۸	صفحہ۲۶۲
قال احمد محمد شاکر	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۵۲۴)	جلد۳	صفحہ۹۲۸
قال الحاکم	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰۳)	جلد۱	صفحہ۱۳۹
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۸۲)	جلد۲	صفحہ۵۵۶
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۶)	جلد۱	صفحہ۷۱
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۹۹۶)	جلد۲	صفحہ۲۶۹
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۸۳)	جلد۲	صفحہ۵۵۸
قال الالبانی	صحیح		

اس کے بعد وہ آدمی لایا جائے گا۔جس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا۔اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور وہ (عالم) ان نعمتوں کا اقرار کرے گا۔تب اللہ اس سے پوچھے گا تو نے ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کے لئے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا:

میں نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور تیری خاطر لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو نے جھوٹ کہا ہے تو نے تو قرآن اس لئے پڑھ کر سنایا تھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں سو دنیا نے تمہیں عالم اور قاری کہا، پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

اس کے بعد ایک اور آدمی لایا جائے گا۔اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا وہ ان نعمتوں کا اقرار کرے گا۔پھر اللہ تعالیٰ اس سے سوال کرے گا کہ میری نعمتیں پا کر تم نے کیا کام کیے؟ وہ عرض کرے گا کہ میں نے تیری راہ میں تمام جگہوں پر مال خرچ کیا جہاں تجھ کو پسند تھا۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

کہ تو جھوٹ کہتا ہے تو نے تو مال صرف اس لئے خرچ کیا تا کہ لوگ تجھے سخی کہیں اور دنیا نے تجھے سخی کہا، پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

-☆-

قیامت کے دن تین آدمیوں کو بارگاہ خداوندی میں پیش کیا جائے گا۔

(۱)مجاہد (۲)عالم (۳)سخی

مجاہد سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تمہیں یہ یہ نعمتیں دیں تو نے ان نعمتوں کا کیا حق ادا کیا؟

عرض کرے گا:الٰہی تیری رضا کی خاطر جہاد کیا اور تیری ہی رضا کی خاطر اپنی جان قربان کر دی۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا تو نے اس لئے جہاد کیا تھا کہ لوگ تجھے مجاہد کہیں۔ دنیا میں تیرے مجاہد ہونے کا چرچا ہو چکا ہے۔اور پھر فرشتوں سے فرمائے گا اسے منہ کے بل گھسیٹتے

ہوئے جہنم میں پھینک دو

پھر عالم سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے میری نعمتوں کا کیا حق ادا کیا؟ وہ عرض کرے گا الٰہی میں نے علم حاصل کیا اور تیری رضا کیلئے دوسروں کو سکھایا۔

اللہ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا تو نے فقط اس لئے پڑھا اور پڑھایا کہ لوگ تجھے عالم کہیں۔ سو دنیا میں تجھے عالم کہا جا چکا ہے۔

پھر فرشتوں کو حکم ہوگا اسے منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں پھینک دو۔

پھر سخی سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے میری نعمتوں کا کیا حق ادا کیا؟ وہ عرض کرے گا الٰہی میں نے تیری رضا کیلئے خیر کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

اللہ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا یہ سب کچھ تو نے اس لئے کیا کہ لوگ تجھے سخی کہیں۔ سو دنیا میں تجھے سخی کہا جا چکا ہے۔

فرشتوں کو حکم ہوگا اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دو۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین!

اے ستار و غفار!

ہم سب مسلمانوں کو فساد نیت سے بچا۔ ہمارے اعمال کو ریا کاری اور دکھلاوے سے محفوظ فرما۔ تیری عنایت اور توفیق کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

اے نیکیوں کی توفیق دینے والے اللہ! ہمیں اس نیکی کی توفیق عطا فرما جو تیری بارگاہ میں مقبول و منظور ہو۔

اِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوٰى:

یقیناً انسان کیلئے وہی اجر ہوگا جس کی اس نے نیت کی۔

اے مسلمان بھائی!

حدیث پاک کے یہ الفاظ ہمیں جھنجوڑ رہے ہیں کہ ہم اپنی نیتیں اچھی کر لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ فقط معمولی سی بات سے ساری محنت اکارت جائے۔

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَكْمُلَ لَهُ عَمَلُهُ فَلْيُحْسِنْ نِيَّتَهُ.(1)

جو فرزند آدم اس بات میں خوشی محسوس کرتا ہے کہ اس کا عمل مکمل ہو اسے چاہئے کہ وہ اپنی نیت اچھی کرلے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ معمولی کام کو نیت غیر معمولی بنا دیتی ہے۔

رُبَّ عَمَلٍ صَغِيْرٍ تُعَظِّمُهُ النِّيَّةُ.(2)

کتنے ہی چھوٹے عمل ہیں کہ نیت انہیں بڑا بنا دیتی ہے۔

آپ اپنے مکان میں کھڑکی اور روشندان بناتے وقت یہ نیت کریں کہ ان کے ذریعے

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کی ایمان افروز آواز آئے گی۔

کاروبار کرتے وقت نیت کیجئے کہ تجارت کرنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

کپڑے پہنتے وقت نیت کیجئے کہ اس کے ذریعے دلجمعی سے اللہ کی عبادت کروں گا۔

دوپہر کو سوتے وقت نیت کیجئے کہ قیلولہ کرنا مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ الغرض جو کام بھی کیجئے اس سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا طلب کیجئے۔ ان شاءاللہ آپ کا ہر عمل حقیقی عمل ہوگا اور اس کا بے حساب اجر ملے گا۔

آپ اسی نقطہ نظر پر قائم رہئے۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ کی رحمت آپ کو ان خوش قسمت اصحاب کے زمرہ میں داخل کردے۔ جن کے بارے میں اسی پروردگار جل جلالہ نے ارشاد فرمایا ہے:

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ.

(1) جامع العلوم والحکم از ابن رجب حنبلی ص ۱۳ عن بعض السلف

(2) جامع العلوم والحکم از ابن رجب حنبلی ص ۱۳ عن بعض السلف

کتنے ہی ایسے خوش قسمت افراد ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرسکتی۔

فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ

ہجرت کا لغوی معنی ہے چھوڑنا

اَلْهِجْرَةُ: اَلتَّرْكُ.

اصطلاح میں اس کی تعریف یوں ہوگی۔

اَلْهِجْرَةُ: هُجْرَانُ بَلَدِ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ وَالْاِنْتِقَالُ مِنْهُ اِلَى دَارِ الْاِسْلَامِ.

دار الشرک والکفر کو چھوڑنا اور **دار الاسلام** میں منتقل ہوجانا ہجرت شرعی کہلاتا ہے۔

الشیخ ابراہیم بن مرعی بن عطیہ رحمہ اللہ خوف الفتنہ اور طلب اقامۃ الدین کا اضافہ کرتے ہیں۔ الفاظ ملاحظہ ہوں۔

مُفَارَقَةُ دَارِ الْكُفْرِ اِلَى دَارِ الْاِسْلَامِ خَوْفَ الْفِتْنَةِ وَطَلَبَ اِقَامَةِ الدِّيْنِ. [1]

وطن، گھر، عزیز و اقارب، اصحاب و احباب، مال و دولت اور جائیداد چھوڑنا کوئی معمولی عمل نہیں ہے لیکن صرف دل کی نیت سے ہی اس عمل میں بڑا فرق آجاتا ہے۔ ایک وہ آدمی جو اپنا وطن اور عزیز و اقارب، اسلام اور دین سے محبت کی خاطر چھوڑتا ہے۔

دوسرا وہ آدمی جو انہی چیزوں کو کسی دنیاوی منفعت کیلئے چھوڑتا ہے ظاہر ہے ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

وہ فرزند آدم بڑا خوش نصیب ہے جس کے سینے میں اسلام کی تڑپ ہے وہ اس دین حنیف کی خاطر سب کچھ لٹا دیتا ہے۔ اسے نہ عز و جاہ مطلوب ہے اور نہ ہی مال و دولت، وہ فقط اسلام کی خاطر جیتا ہے اور اسلام ہی کی خاطر اپنی جان جان آفرین کے سپرد کرتا ہے۔

(1) الفتوحات الوھبیہ بشرح الاربعین حدیث النوویہ لبرھان الدین ابراہیم الشبرخیتی صفحہ ۵۶

طُوْبٰی لَهٗ ثُمَّ طُوْبٰی لَهٗ.

لیکن وہ انسان انسان نہیں جو دین کے لبادے میں دنیا کا طلبگار ہو۔ جبہ و دستار کے پردے میں خالص دنیا دار ہو۔ لوگ تو اس کے پاس دین سیکھنے کیلئے آئیں لیکن وہ خود سرتاپا دنیا میں غرق ہے۔

اَللّٰهُمَّ نَعُوْذُ بِكَ مِنْهُ.

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تعلق کی نوعیت کو کوئی نہ سمجھ سکا۔ قرآن کریم میں جگہ جگہ اللہ نے اپنے نام کے ساتھ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ذکر کیا۔ چند آیات ملاحظہ ہوں۔

مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ .

مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا .

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ .

وَمَا نَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ .

بعض مقامات پر رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دے دیا۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ .

درج ذیل آیت میں تو تعلق اپنی انوکھی شان سے نظر آتا ہے۔

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ.

اپنے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ضمیر واحد استعمال کی جس کا کیف اہل نظر ہی جانتے ہیں۔

حدیث پاک کے زیر نظر حصہ میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت الہیہ کے مطابق اللہ کا اور اپنا ذکر اکٹھا فرمایا۔

فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ۔

اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو تمام مسلمان اپنے اپنے وطن سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ پہنچنا شروع ہو گئے اور آقا علیہ السلام کے سحاب رحمت سے اپنی اپنی کشت ایمان کو سیراب کرنے لگے۔ اس عالم میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرمانا:

جس نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو یقیناً اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہی ہے۔

ایمان والے پر یہ واضح کرتا ہے کہ بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچنا درحقیقت بارگاہ خداوندی میں پہنچنا ہے۔ اگر اللہ جل شانہ کو پانا چاہتے ہو تو درحبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو جاؤ۔ جہاں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ہی توجہ مبارک سے تمہارے دل کی آنکھوں میں وہ نور پیدا ہوگا جس سے جمال الٰہی کا مشاہدہ نصیب ہوگا۔

فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا الخ

جو انسان دارالکفر کو چھوڑتا ہے حصول دنیا کیلئے یا اپنے وطن کو اس لئے خیر باد کہتا ہے کہ میں دارالہجرہ پہنچ کر فلاں عورت سے شادی کروں گا۔ ان دونوں صورتوں میں اسے ہجرت شرعی کا اجر و ثواب نہ ملے گا۔

شارحین اس حدیث کے پس منظر کے طور پر ایک واقعہ تحریر کرتے ہیں۔

خَطَبَ اَعْرَابِيٌّ اِمْرَاَةً يُقَالُ لَهَا اُمُّ قَيْسٍ فَاَبَتْ اَنْ تَزَوَّجَهُ حَتّٰى يُهَاجِرَ فَهَاجَرَ فَتَزَوَّجَتْهُ ۔

ایک اعرابی نے ایک ام قیس نامی عورت کو پیغام نکاح بھیجا اس عورت نے انکار کر دیا اور نکاح کی شرط یہ لگائی کہ وہ بھی ہجرت کر جائے۔اس اعرابی نے بھی ہجرت کی پھر اس نے نکاح کر لیا۔

غور کیجئے! اس مہاجر ام قیس کو مہاجر الی اللہ ورسولہ کا اجر وثواب نہیں مل سکتا۔وجہ یہی ہے کہ اسے وہ نیت نصیب نہ ہوئی جو مہاجر الی اللہ ورسولہ کو نصیب ہوتی ہے۔

یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ اَصْلِحْ اَحْوَالَنَا وَاجْعَلْ سِرَّنَا اَحْسَنَ وَاَزْکٰی بِبَرْکَةِ حَبِیْبِکَ الْاَتْقٰی وَنَبِیِّکَ الْاَزْکٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

اعمال کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اعمال حسنہ

(۲) اعمال قبیحہ

نیت کا تعلق اعمال حسنہ کے ساتھ ہے یعنی ان اعمال کے بجا لاتے وقت اگر نیت اچھی ہو تو ان کے حسن کو چار چاند لگ جائیں گے اور اگر بجا آوری کے وقت نیت اچھی نہ ہوئی تو اعمال کا حسن ختم ہو جائیگا اور وہ اعمال فی نفسہ حسنہ ہونے کے باوجود اسکے حق میں غیر حسنہ ہوں گے۔

لیکن اعمال قبیحہ کسی بھی نیت کیساتھ حسنہ نہیں ہو سکتے۔کوئی آدمی چوری کرتے وقت یہ نیت کرے کہ اس مال کو غرباء میں تقسیم کر دوں گا تو اس کی ایسی نیت چوری کو کسی بھی صورت میں اعمال محمودہ کے زمرہ میں شامل نہیں کر سکتی۔

-☆-

فرمانبردار بندہ

وَمَا اُمِرُوا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَاءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَذَالِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ۔(۱)

انہیں حکم دیا گیا کہ وہ اللہ ہی کی عبادت کریں، اسی کیلئے دین کے مخلص بنتے ہوئے، باطل سے منہ موڑ کر حق کی طرف مائل ہوتے ہوئے اور وہ قائم کریں صلاۃ کو اور ادا کریں زکاۃ اور یہی ملت قیمہ کا دین ہے۔

وَاَقِیْمُوا وُجُوْھَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ۔(۲)

اور ہر صلاۃ ادا کرتے وقت اپنے چہروں کا رخ قبلہ کی طرف کرلیا کرو اور اسے ہی پکارو اس کے دین کے مخلص بنتے ہوئے۔

عبادت وبندگی صرف اور صرف اللہ وحدہٗ لاشریک ہی کیلئے ہے۔

انسان کا سر بندگی صرف اللہ کی بارگاہ میں جھکتا ہے وہ کسی اور کو معبود تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں۔

(۱) البینۃ

(۲) الاعراف ۷-۲۹

اھل ایمان اخلاص وللّٰہیت سے اس کے دین پر کاربند رہا کرتے ہیں ۔اھل ایمان کا اوڑھنا بچھونا اللہ کی رضا ہوا کرتا ہے وہ اس دین کے جملہ امور رضائے الٰہی کے لیے کرتے ہیں ۔

ایک مسلم کا سب کچھ اس کا دین ہی ہے اسکی عبادت اسکا کاروبار اس کے جملہ معاملات سب کے سب دین کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں وہ سر کے بالوں سے لے کر پاؤوں کے ناخنوں تک دین میں ڈوبا ہوا ہے ۔اسکی دنیا دنیا نہیں بلکہ یہ بھی اس کا دین ہے کیونکہ اس کا ہر کام اللہ کی رضا کیلئے اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق ہے ۔وہ کسی بھی لمحہ دائیں بائیں نہیں دیکھتا بلکہ اس کی نظر اٹھتی ہے تو تعلیمات نبویہ علیٰ صاحبھا الصلاۃ والسلام پر اور وہ اخلاص کا پیکر بن کر تمام کام کیا کرتا ہے ۔وہ ایسا کیوں کرتا ہے کہ یہ اس کے خالق ومالک اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور حکم الٰہی کی اتباع ہی مومن کا طرۂ امتیاز ہے ۔

حُنفاءَ :

حنفاء: یہ حنیف کی جمع ہے ۔

الدکتور خلیل الجر لکھتے ہیں:

اَلْحنِیفُ: اَلَّذِیْ یَمِیْلُ اِلَی الْحَقِّ فِی الدِّیْنِ ۱

جو دین میں حق کی طرف مائل ہوا سے حنیف کہتے ہیں ۔

اھل ایمان کے دل کا میلان دین کی طرف ہوا کرتا ہے وہ اخلاص کے پیکر ہر وقت دین کی طرف جھکتے ہیں اور انہیں دینی تعلیمات وہدایات پر عمل کر کے ہی چین وسکون ملا کرتا ہے ۔

-☆-

(۱) لاروس ۴۶۸

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الْحَارِثُ بْنُ اُسَيْدٍ الْمُحَاسَبِيُّ:

مَنْ صَحَّحَ بَاطِنَهٗ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْاِخْلَاصِ زَيَّنَ اللّٰهُ تَعَالٰى ظَاهِرَهٗ بِالْمُجَاهَدَةِ وَاتِّبَاعِ السُّنَّةِ۔ (1)

حضرت ابوعبداللہ حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جس نے اپنے باطن کو مراقبہ اور اخلاص سے صحیح کرلیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو مجاہدہ اور اتباع سنت سے آراستہ کردیتا ہے۔

یہ سعید روحیں اخلاص کی اسی لیے دلدادہ ہیں کہ اس کے ثمرہ کے طور پر اللہ تعالیٰ مجاہدہ کی توفیق دیتا ہے اور سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے کی سعادت ارزانی فرماتا ہے۔

-☆-

(۱) الطبقات الکبریٰ للشعرانی ۱-۷۵

قبولیتِ عمل کیلئے اخلاص شرط ہے

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اَرَاَیْتَ رَجُلاً غَزَا یَلْتَمِسُ الْاَجْرَ وَالذِّکْرَ، مَالَهٗ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ:

لَاشَیْءَ لَهٗ. ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَا یَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا کَانَ لَهٗ خَالِصاً وَابْتُغِیَ بِهٖ وَجْهُهٗ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۱
قال المحقق	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۵۲)	جلد ۱	صفحہ ۸۱
سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۱۷)	جلد ۶	صفحہ ۲۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۴۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۸۴
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۰۶۶)	جلد ۲ -	صفحہ ۳۵۰

وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور! آپ کا جہاد میں شریک اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو اجر وثواب کا بھی خواستگار ہے اور ناموری کا بھی خواہش مند ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس کیلئے اللہ کی بارگاہ میں کوئی اجر وثواب نہیں۔ پھر ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کسی بھی عمل کو قبول نہیں کرتا تاوقتیکہ وہ عمل صرف اسی کیلئے ہو اور اس عمل کے ذریعے اس وحدہٗ لاشریک کی رضا کا طالب ہو۔

-☆-

حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض صحبت سے معمور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کس درجہ دانا وبینا تھے۔ نیک اعمال کرتے ہوئے جو عوارض لاحق ہوسکتے ان سب کے بارے حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استفسار کرلیا کرتے تھے۔ تاکہ دین اپنی پوری رعنائی اور آب وتاب سے تاقیامت ضیابار رہے اور اسکی تعلیمات میں کسی قسم کا ابہام باقی نہ رہے۔

اس حدیث پاک میں عرض کی جاتی ہے:

یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم ایک آدمی جہاد کررہا ہے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کیلئے بےتاب ہے۔ بلکہ جذبہ جہاد سے یوں لبریز ہے کہ دشمن کے تیروتفنگ سے لڑ پڑا ہے۔ اس عمل سے اسکی نیت ہے کہ اس کا خالق ومالک اجر وثواب عطا فرمائے اور ساتھ ہی اس کی یہ نیت بھی ہے کہ لوگ اسے بہادر کہیں شجاعت وبہادری میں اس کا نام نمایاں ہو۔

ظاہری طور پر یہ جذبہ کس قدر اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تلواروں سے ٹکرانے اور نیزوں سے بھڑ جانے میں نیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر وثواب کا حصول ہے۔ لیکن ساتھ یہ بھی جذبہ ہے کہ لوگ اسکی تعریف وتوصیف کریں۔

اس معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نیت میں جو فساد چھپا تھا اس پر کاری ضرب لگائی اور اھل ایمان کو بتایا۔ ایسا آدمی اللہ کے ہاں کسی قسم کے اجر وثواب کا مستحق نہیں۔

کیوں؟ اس لیے کہ

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَایَقْبَلُ مِنَ العَمَلِ اِلاَّ مَاکَانَ لَہٗ خَالِصاً وَابْتُغِیَ بِہٖ وَجْھُہٗ ۔

بے شک اللہ تعالیٰ کسی کے عمل کو قبول نہیں کرتا جب تک کہ وہ عمل خالصۃً اسی کیلئے ہو اور اس عمل کے ذریعے اس وحدہٗ لاشریک کی رضا مطلوب ہو۔

اللہ وحدہٗ لاشریک ہے وہ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے۔ اس کا کوئی مثیل وشریک نہیں اس لیے وہ عمل بھی وہی قبول کرتا ہے جس کے کرنے والے کی نیت صرف اسی وحدہٗ لاشریک کی رضاو خوشنودی ہو۔ جس عمل کی نیت میں ذرہ سی بھی ملاوٹ آ جائے اللہ تعالی اس عمل کو قبول نہیں کرتا۔

صرف نیت کی سمت درست کرنے سے، نیت وارادہ کا قبلہ صحیح کرنے سے انسان کا عمل قبول ہو جاتا ہے۔ آج ہمیں چاہیے کہ جو بھی نیک کام کرنے لگیں اس کے کرتے وقت نیت کریں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی رضاو خوشنودی حاصل ہو۔ پھر دنیا والوں کی تعریف وتوصیف سے بے نیاز ہو کر یوں نیک کام کیا جائے کہ اس عمل صالح کرتے وقت مخلوق کا خیال تک نہ آئے۔

جہاد جیسا عمل کتنی فضیلت رکھتا ہے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر دشمن کی توپوں سے لڑا جاتا ہے۔ اس کی گولیوں کا سامنا کیا جاتا ہے اس عالم میں بھی اولیت نیت کو ہے۔ اگر نیت درست ہے تو یہ سب کچھ قبول ہے اور اگر نیت درست نہیں یہ سب کچھ بے کار ہے۔

-☆-

فلاح پانے والا

عَن اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:
قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ اَخۡلَصَ قَلۡبَہٗ لِلۡاِیۡمَانِ وَجَعَلَ قَلۡبَہٗ سَلِیۡماً وَلِسَانَہٗ صَادِقاً وَنَفۡسَہٗ مُطۡمَئِنَّۃً وَخَلِیۡقَتَہٗ مُسۡتَقِیۡمَۃً وَجَعَلَ اُذُنَہٗ مُسۡتَمِعَۃً وَعَیۡنَہٗ نَاظِرَۃً فَاَمَّا الۡاُذُنُ فَقَمِعٌ وَالۡعَیۡنُ مُقِرَّۃٌ بِمَا یُوۡعِیۡ الۡقَلۡبُ وَقَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ جَعَلَ قَلۡبَہٗ وَاعِیاً۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۳۰۷)	جلد ۱۵	صفحہ ۳۸۶
قال حمزہ احمد الزین	صحیح		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۱۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۹
قال البیہقی	حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۳۰۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۴۳۵
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۳
قال المحقق	حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۹۱۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۸۸
قال المحقق	حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۲۶۴)	جلد ۳	صفحہ ۵۳۰
قال المحقق	حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۷۴۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۰۱

ترجمة الحدیث،

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فلاح پا گیا وہ آدمی جس نے اپنے دل کو ایمان کیلئے اخلاص کی دولت سے مالا مال کر دیا اور اپنے دل کو (دلی بیماریوں سے) سالم اور اپنی زبان کو سچ اور اپنے نفس کو مطمئن اور اپنے اخلاق وعادات کو شریعت کے مطابق درست کر دیا گیا اور اس نے اپنے کانوں کو حق سننے والا اور آنکھوں کو حق دیکھنے والا بنا دیا۔

بہر حال کان دل تک پہنچانے کا آلہ ہے اور آنکھیں ان چیزوں کو ثابت کرتی ہیں جن کو دل یاد رکھتا ہے۔ اور یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے اپنے دل کو (حق بات) یاد رکھنے والا بنا دیا۔

-☆-

عربی زبان میں کامیابی کا معنی دینے کیلئے کئی لفظ ہیں۔ ان میں ایک لفظ ''فلاح'' بھی ہے یہ لفظ کسی ادھوری اور نامکمل کامیابی کے لیے نہیں بولا جاتا بلکہ اس کامیابی کیلئے استعمال ہوتا ہے جو ہمہ جہت اور مکمل ہو بلکہ پورے کلام عرب میں کامیابی کیلئے کوئی لفظ ''فلاح'' سے بڑھ کر نہیں ہے۔

اس حدیث پاک میں حضور سید العالمین معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سعید لوگوں کا ذکر کیا ہے جنکے مقدر میں کامیابی ہے۔ یہ کامیابی نا تمام نہیں بلکہ کامل ومکمل ہے۔ آیئے ان سعید لوگوں کی خوبیوں پر نظر ڈالیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض گزار ہوں کہ اے خالق و مالک ہمیں بھی ان خوش نصیب لوگوں میں کر دے۔

مَنْ اَخْلَصَ قَلْبَهٗ لِلْاِیْمَانِ:

جس آدمی نے اپنے قلب کو ایمان کیلئے ہر قسم کی آمیزش سے پاک کر دیا۔

خالص اس چیز کو کہتے ہیں جس میں کسی قسم کی ملاوٹ اور کھوٹ نہ ہو بلکہ بالکل صاف اور نتھری

ہوئی ہو۔دل کوایمان کیلئے خالص کرنے کامفہوم یہ ہے کہ دل صرف اورصرف ایمان کیلئے ہو۔

اللہ اوراسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو بلاچوں وچرا تسلیم کرنے والا ہو۔یہ دل نفاق کے داغوں سے معراہواورشک وشبہ کے اثرات سے محفوظ و مامون ہو۔

دل ان چیزوں سے بھی پاک ہوجن سے اسے بیماری لاحق ہوتی ہے۔کذب (جھوٹ) سے دل داغدار ہوتا ہے گناہ سے اس میں سیاہی آتی ہے یعنی یہ ہر قسم کے گناہانِ صغیرہ وکبیرہ سے پاک ہو۔

جَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيْماً:

اللہ تعالیٰ جس پرمہربانی فرماتا ہے اس کے قلب کودرست کردیتا ہے۔جس کا قلب درست ہے اس کے تمام اعضاء درست ہیں۔اگرنیت اچھی ہے،اگرنیت رضائے الٰہی ہے تو تمام اعضاء وہی کریں گے جس سے خالق و مالک راضی ہو۔

حضورنبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کاارشادگرامی ہے:

إِنَّ فِي الْجَسَدِ لَمُضْغَةً إِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلاَ وَهِيَ الْقَلْبُ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۷)	جلد۱	صفحہ۵۳۲
قال شعیب الارنووط	صحیح علی شرط مسلم		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۲۸۸)	جلد۱۴	صفحہ۱۵۴
قال حمزہ احمدالزین	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۲)	جلد۱	صفحہ۲۸
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۵۸۵)	جلد۲	صفحہ۵۴۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۷۳۱)	جلد۲	صفحہ۳۳۱
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۸۴)	جلد۴	صفحہ۳۸۸
قال المحقق	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۹۹)	جلد۳	صفحہ۲۰۸

ترجمۃ الحدیث،

جسمِ انسانی میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہے تو تمام جسم درست ہے اگر اس میں فساد ہے تو تمام جسم فساد میں مبتلا ہے سن لیجئے وہ دل ہے۔

-☆-

اگر دل اچھا ہے تو تمام اعضاء اچھے ہیں۔یعنی اگر نیت خالص ہے اس میں کسی قسم کا فتور نہیں تو جسم کے تمام اعمال بھی انشاء اللہ درست ہوں گے۔رضائے الٰہی کے جذبے سے سرشار مردمومن کی زبان سچ کی دلدادہ ہوا کرتی ہے۔زبان کسی کے خلاف طعن وتشنیع نہیں کرتی، زبان گالی گلوچ غیبت اور چغلی سے مامون ومحفوظ ہوا کرتی ہے۔

اسی طرح کان آنکھیں بھی شرعی دائرے کے اندر رہا کرتے ہیں۔کان کسی کے خلاف باتیں نہیں سنتے۔دین حق کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والے کی باتیں سننے سے کان بہرے ہوجاتے ہیں۔وہ ہمیشہ حق وسچ سنا کرتے ہیں،کلماتِ خیر کانوں سے ٹکراتے ہیں،آنکھیں اس طرف نہیں اٹھتی جہاں انہیں اٹھانے سے شریعت نے منع کردیا ہے۔یہ آنکھیں اٹھتی ہیں قرآن کریم کے نور بھرے اوراق پر اٹھتی ہیں۔

احادیث مقدسہ کی کتب کا کیف لیتی ہیں،اسلاف کے کارناموں سے بھری کتاب سے شادکام ہوتی ہیں۔والدین کی زیارت کرتی ہیں۔علماء وصلحاء کے جمال سے بہرہ ور ہوتی ہیں۔

اسی طرح جس کا قلب درست ہے نیت صالح ہے اس کے ہاتھ پاؤں راہِ حق میں اٹھتے ہیں،نیکی کی طرف چلتے ہیں، اور ہر اس جگہ جانے سے اور تصرف کرنے سے رک جاتے ہیں جہاں جانے سے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمادیا ہے۔

الغرض اللہ تعالٰی جس کے قلب کو سلیم بنادے وہ کامیاب وکامران ہے۔

لِسَانَهُ صَادِقًا:

سچائی مومن کا زیور ہے سچائی سے ہی مومن کے حسن میں تابانی ہے اسے جھوٹ سے نفرت ہے۔وہ جھوٹ سے یوں نفرت کرتا ہے جیسے انسان کریہہ المنظر بیماری سے نفرت کرتا ہے۔سچائی مومن کی پہچان اور اسکے جنتی ہونے کی سند ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۷۴۳)	جلد۵	صفحہ۲۲۶۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۹۴)	جلد۴	صفحہ۱۹۲۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۰۷)	جلد۵	صفحہ۱۷۵
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۳۱۹)	جلد۳	صفحہ۵۵۸
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۹۳۲)	جلد۳	صفحہ۱۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۲۶۵)	جلد۱	صفحہ۳۳۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۹۸۹)	جلد۳	صفحہ۲۲۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۷۱)	جلد۲	صفحہ۳۶۸
قال الالبانی	صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۵۷۴)	جلد۱۳	صفحہ۱۵۲

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صدق کولازم پکڑو! کیونکہ صدق ''البر'' کی طرف لے جاتا ہے اور ''البر'' جنت کی طرف لے جاتی ہے۔بندہ مومن سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کی تلاش جاری رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔

اے اہل ایمان! جھوٹ سے بچو! کیونکہ جھوٹ ''الفجور'' کی طرف لے جاتا ہے اور ''الفجور'' نار(آگ) کی طرف لے جاتا ہے۔آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کی تلاش میں ہی رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔

-☆-

سچ کتنی بڑی دولت ہے جو سچ کا دلدادہ ہے وہ جنت کا سزاوار ہے۔یقیناً وہ آدمی فلاح پا گیا جس نے اپنی زبان کو سچا کردیا۔

نَفْسُہٗ مُطْمَئِنَّۃٌ:

نفس کی تین قسمیں ذکر کی جاتی ہیں:

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۲۷۳)	جلد۱	صفحہ۵۰۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۲۷۴)	جلد۱	صفحہ۵۰۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۴۷۵۳)	جلد۳	صفحہ۳۷۷
قال الالبانی	متفق علیہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۳۶۳۸)	جلد۳	صفحہ۵۲۳
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث(۲۰۸۱۷)	جلد۱۰	صفحہ۳۳۰

۱۔ نفسِ امارۃ:

یہ نفس برائی کا دلدادہ ہے بدی اس کی سرشت میں ہے۔ یہ ہر وقت انسان کوگناہوں کی جانب راغب ہی نہیں کرتا بلکہ گناہوں کی دلدل میں پھنسا دیتا ہے۔یہ نیکی نہیں کرتا بلکہ برائی کا حکم دیتا رہتا ہے۔جب یہ بدی کرنہ لے اسے سکون نہیں ملتا۔العیاذباللہ من ذالک

۲۔ نفسِ لوامۃ:

یہ نفس برائی کرنے کے بعد ملامت کرتا ہے گناہ کرنے کے بعد انسان کوشرم دلاتا ہے۔یہ نفس غنیمت ہے کہ انسان سے اگر کوئی جرم وخطاسرزد ہوجائے تو یہ بعد میں اسے احساس دلاتا ہے کہ تو نے نافرمانی کی ہے اب اللہ الکریم کی بارگاہ میں رجوع کرلے۔

۳۔ نفسِ مطمئنہ:

یہ نفس سکون واطمینان کی دولت سے لبریز نفس ہے یہ ہمیشہ نیکی کرتا ہے نیکی سے محبت اس درجہ رکھتا ہے کہ اسے سکون ہی نیکی وبِرّ میں ہے۔یہ اوامرِ الٰہی کوبطریق احسن بجالاتا ہے نواھی سے اجتناب کرتا ہے۔بلکہ نواھی کے نزدیک بھی نہیں جاتا یہ نفس ایمان کی حقیقی بہاروں سے سرفراز ہے۔

جو اہل ایمان اپنے نفس کومطمئنہ کرلے اس جیسا سعید کون ہوسکتا ہے اور حقیقی فلاح وکامیابی اسے ہی ہے جس کا نفس مطمئنہ ہے۔ایسے نفس مطمئنہ والے مردِ سعید کووقت نزع پکارا جاتا ہے:

يَاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِىْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِىْ فِىْ عِبَادِىْ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ۔ [1]

اے نفس مطمئنہ لوٹ جااپنے رب کی طرف تو رب سے راضی تیرا رب تجھ سے راضی۔(اللہ تعالیٰ حکم ارشادفرماتا ہے)میرے بندوں میں داخل ہوجااور میری جنت میں داخل ہوجا۔

خَلِيْقَةٌ مُسْتَقِيْمَةٌ:

(۱)سورہ الفجر ۲۷-۳۰

اللہ تعالیٰ جس کے اخلاق واطوار عادات وشمائل شریعت غرّا کے مطابق کر دے وہ بڑا سعید ہے۔اصل کام شریعت مطہرہ پر کاربند رھنا ہے۔جس کے اعمال شریعت مطہرہ کے بنائے ہوئے نشانات سے سرموانحراف نہ کریں وہ دونوں جہاں میں کامیاب وکامران ہے۔

جَعَلَ اُذُنَهُ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنَهُ نَاظِرَةً :

اللہ تعالیٰ کا جس پر کرم ہوتا ہے اس کے کان سننے والے اوراسکی آنکھیں دیکھنے والی بنا دیتا ہے بعض ایسے بدنصیب بھی ہوتے ہیں جن کے کان صحیح ہونے کے باوجود نہیں سنتے۔آنکھیں درست ہونے کے باوجود نہیں دیکھتیں یہ لوگ جہنم کا ایندھن ہوں گے کیونکہ نہ یہ حق بات سنتے ہیں اور نہ کسی کو دیکھ کر نصیحت پکڑتے ہیں۔

ارشاد ربانی ملاحظہ ہو:

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْراً مِنَ الْجِنِّ وَالاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰئِكَ كَالاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ. [1]

اور ہم نے جہنم کیلئے بہت سے جن وانس پیدا کیے ہیں ان کے دل تو ہیں لیکن وہ ان کے ذریعے سمجھتے نہیں۔انکی آنکھیں تو ہیں لیکن وہ ان کے ذریعے دیکھتے نہیں۔انکے کان تو ہیں لیکن وہ ان کے ذریعے سنتے نہیں۔یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں اور یہی لوگ غافل ہیں۔

جن کے دل حق بات نہ سمجھیں جن کی آنکھیں حق بات نہ دیکھیں جن کے کان حق بات نہ سنیں وہ جہنم کے سزاوار اور غضب الٰہی میں گرفتار ہیں۔تو جن کے دل حق بات سمجھتے ہوں اور حق پر یقین کامل رکھتے ہوں جن کی آنکھیں حق بات دیکھتی ہوں اوراس پر ایمان کامل ہو اور جن کے کان حق

(۱) الاعراف ۱۷۹

سنتے ہوں اور یقین کی دولت سے لبریز ہوں تو ایسے سعید لوگوں کیلئے جنت ہے اللہ کی رضا کا مقام ہے اوران کے دائمی انعامات ہیں ۔

اے اللہ! اہل ایمان کے کان کھول دے جس سے ہر حق بات سنتے رہیں اور اپنے ایمان کو جلا بخشتے رہیں اور انکی آنکھیں وا کر دے جس سے ہر حق کو دیکھتے رہیں اور ایمان وایقان کی مزید دولت سمیٹتے رہیں ۔

اَمَّا الاُذُنُ فَقَمَعٌ:

جبران مسعود لکھتے ہیں:

اَلْقَمَعُ: اٰلَةٌ مَخْرُوْطِيَّةُ الشَّكْلِ تُوْضَعُ عَلٰى فَمِ الْاِنَاءِ فَتُصَبُّ فِيْهِ السَّوَائِلُ۔ [1]

قَمَع : مخروطی شکل کے اس آلہ کو کہتے ہیں جسے برتن کے منہ پر رکھا جاتا ہے تاکہ اس میں سائل چیزیں ڈالی جاسکیں ۔

کان دل کیلئے ایسا آلہ ہے کہ بیرونی آوازیں اس کے ذریعے دل تک پہنچتی ہیں ۔ یہ آوازیں صحیح بھی ہوتی ہیں اور غیر صحیح بھی ۔ سیرت انسانی کیلئے مفید بھی ہوتی ہیں اور مضر بھی ۔ تعلیمات اسلامیہ کے موافق بھی ہوتی ہیں اور مخالف بھی ۔ کان صرف ایک واسطہ اور ذریعہ ہے اس سے ہر قسم کا مواد دل تک اتر جاتا ہے ۔

بس جو مرد مومن اپنے کان کی حفاظت کرتا ہے ایسی کوئی چیز اندر داخل نہیں ہونے دیتا جو اس کے دین وایمان کو نقصان پہنچا سکے ۔ اسکے ذکر وفکر اور ذوقِ عبادت میں خلل ڈال سکے وہ یقیناً اپنے ایمان وایقان کو بچالیتا ہے اور اس کے ذکر وفکر اور ذوق عبادت میں فتور نہیں آتا ۔

یہ دور خیر القرون نہیں ہے ۔ زمانہ نبویہ علٰی صاحبہا الصلاۃ والسلام سے بعد نے شیطان کی دخل اندازی کو مزید سہل بنادیا ہے ۔ جو اس گئے گزرے وقت میں ذرا سی بے احتیاطی برتے گا اسے کافی

(۱) الرائد لجبران مسعود ۱۲۰۴

نقصان اٹھانا پڑے گا۔اب تو جگہ جگہ ایسی آوازیں کانوں میں پڑتی ہیں جو نعمت ایمان کو ضائع کر سکتی ہیں ۔اس لیے ہمیں چاہیے کہ اپنی سماعت کی حفاظت کریں۔ہر ایک کی بات سننے سے احتراز کریں۔ صرف اسی آدمی کی باتیں سنیں جس کے دین وایمان کی دل گواہی دے رہا ہو۔

اے اللہ! اپنے فضل وکرم سے ہم سب کے ایمان ویقین کی حفاظت فرما۔آمین

بِبَرْکَۃِ سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

-☆-

حلاوۃ الایمان

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

ثَلاَثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ حَلاَوَۃَ الْاِیْمَانِ :

اَنْ یَکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ یُحِبَّ الْمَرْءَ لَایُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ ، وَاَنْ یَکْرَہَ اَنْ یَعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُقْذَفَ فِی النَّارِ۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۹۳۴)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۲۸
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۷۱۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۵
قال حمزہ احمد الزین	الحدیث صحیح من طریقیہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۳۳۰)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۷۲
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۲۴)	جلد ۵	صفحہ ۱۵
قال الترمذی	ھذا الحدیث حسن صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۹۹۷)		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۰۳۳)	جلد ۴	صفحہ ۴۱۶
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۲۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۸
قال البغوی	ھذا الحدیث متفق علی صحتہ		

ترجمة الحديث،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین چیزیں جس میں ہونگی اس نے ایمان کی حلاوت وچاشنی کو پالیا:

۱۔ اللہ اور اسکا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔

۲۔ جس بھی آدمی سے محبت کرے تو اللہ کی رضا کی خاطر محبت کرے۔

۳۔ کفر میں واپس لوٹ جانا یوں ناپسند ہو جیسے آگ میں پھینکا جانا ناپسند ہے۔

-☆-

جب ایمان کی حلاوت نصیب ہوتی ہے تو عبادت الٰہی کا کیف نصیب ہوتا ہے، سر بندگی جھکا کر سبحان ربی اللہ علیٰ کہنے کا لطف آتا ہے۔ حلاوتِ ایمان کے سبب زندگی کی جملہ ساعتیں ذکر الٰہی میں بسر ہوتی ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرنا طبیعت کا لازمہ بن جاتا ہے۔ حلاوتِ ایمان مقدر میں ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ پر کاربند رہنا زندگی کا حاصل ٹھہرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص وللّٰہیت کی سعادت ارزانی فرمائے اور اپنا عبد خاص بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

-☆-

ایمان کامل

عَنْ اَبِی فِرَاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – رَجُلٌ مِنْ اَسْلَمَ – قَالَ:
نَادٰی رَجُلٌ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! مَا الْاِیْمَانُ؟ قَالَ.
اَلْاِخْلَاصُ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابوفراس اسلمی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:
ایک آدمی نے ندا دی تو عرض کی یارسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اخلاص۔

الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۶۳۳۱)	جلد ۹	صفحہ ۱۷۳
قال شعیب	اسنادہ مرسل		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۸
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۲
قال الالبانی:	صحیح		

عَنْ اَبِی فِرَاسٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ ، فَنَادٰی رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَا الْاِسْلَامُ ؟ قَالَ :

اِقَامُ الصَّلَاةِ وَاِیْتَاءُ الزَّکَاةِ ، قَالَ : فَمَا الْاِیْمَانُ ؟ قَالَ :

اَلْاِخْلَاصُ ، قَالَ : فَمَا الْیَقِیْنُ ؟ قَالَ :

اَلتَّصْدِیْقُ بِالْقِیَامَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوفراس اسلمی – رضی اللہ عنہ – سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

جو تمہارا جی چاہتا ہے مجھ سے پوچھو۔ ایک آدمی نے ندا دی یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صلاۃ (نماز) قائم کرنا اور زکاۃ ادا کرنا۔

اس نے پھر عرض کیا ایمان کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اخلاص۔

اس نے پھر عرض کی یقین کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کی تصدیق کرنا۔

-☆-

اس فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بار بار پڑھیے بلکہ لوحِ دل پر لکھ لیجئے ۔ایمان اخلاص ہے اس سے بڑھ کر اخلاص کی اور کیا اہمیت ہوگی ۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے ایمان قرار دے رہے ہیں تو گویا جس خوش نصیب کے پاس اخلاص وللٰہیت ہے وہ ایمان کے وصف سے متصف ہے۔ اسے ایمان کے وصف سے متصف کرنے والے خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ۔

اب غور کیجئے اس آدمی پر اللہ تعالٰی کے لطف وکرم کا کیا عالم ہوگا ۔اس دنیا میں بھی عالم برزخ میں بھی اور عالم آخرت میں بھی ، یہ مومن یہ صادق الایمان دونوں جہاں میں سرخرو ہے۔

-☆-

جہاد وہی ہے جو
کلمۃ اللہ کی بلندی کیلئے ہو

عَنْ أَبِیْ مُوْسٰی عَبْدِاللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ الْأَشْعَرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

سُئِلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلِہٖ وَسَلَّمَ – عَنِ الرَّجُلِ یُقَاتِلُ شَجَاعَۃً، وَیُقَاتِلُ حَمِیَّۃً، وَیُقَاتِلُ رِیَاءً، أَیُّ ذَالِکَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلِہٖ وَسَلَّمَ –:

مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ هِیَ الْعُلْیَا فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸۱۰)	جلد۲	صفحہ ۸۷۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۳)	جلد۱	صفحہ ۲۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۱۲۶)	جلد۲	صفحہ ۹۲۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۴۵۸)	جلد۴	صفحہ ۲۳۲۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۰۴)	جلد۳	صفحہ ۱۵۱۲
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۶۱۷)	جلد۲	صفحہ ۱۰۹۵
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۷۳۹)	جلد۲	صفحہ ۱۰

ترجمة الحديث،

حضرت ابوموسی عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

ایک آدمی جہاد میں شریک ہوا شجاعت کے جوہر دکھانے کیلئے، دوسرا اسی جہاد میں حمیت کی غرض سے شریک ہوا اور تیسرا دکھلاوے کیلئے شریک ہوا تو ان میں سے کس کے جہاد کو جہاد فی سبیل اللہ کہا جائے گا؟ اس پر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس آدمی کا جہاد جہاد فی سبیل اللہ ہوگا جو اس نیت سے جہاد میں شریک ہوا کہ کلمۃ اللہ کا بول بالا ہو اور وہ رفعت وبلندی سے ہمکنار ہو۔

-☆-

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (٢٥١٨)	جلد٢	صفحہ١٠٢
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (٢٥١٧)	جلد٢	صفحہ١٠١
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٢٧٨٣)	جلد٣	صفحہ٣٥٦
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (١٦٤٦)	جلد٢	صفحہ٢٣٢
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (٣١٣٦)	جلد٢	صفحہ٣٨١
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (١٩٨٧)	جلد٢	صفحہ٢٦٥
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (١٣٣٨)	جلد٢	صفحہ١١٢
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٤٦٣٦)	جلد١٠	صفحہ٤٩٣
قال شعیب الارناؤوط	حدیث صحیح علی شرط الشیخین		
السنن الکبری	رقم الحدیث (٤٣٣٩)	جلد٤	صفحہ٢٨٢

مسند امام احمد	رقم الحدیث (۱۹۳۸۵)	جلد ۱۴	صفحہ ۴۹۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند امام احمد	رقم الحدیث (۱۹۴۳۵)	جلد ۱۴	صفحہ ۵۰۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند امام احمد	رقم الحدیث (۱۹۴۸۵)	جلد ۱۴	صفحہ ۵۲۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند امام احمد	رقم الحدیث (۱۹۵۴۱)	جلد ۱۴	صفحہ ۵۳۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند امام احمد	رقم الحدیث (۱۹۶۲۷)	جلد ۱۵	صفحہ ۳۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

حسن نیت کے سبب
قیام اللیل کا اجروثواب

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَتٰی فِرَاشَهُ وَهُوَ یَنْوِیْ اَنْ یَقُوْمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَغَلَبَتْهُ عَیْنَاهُ حَتّٰی اَصْبَحَ کُتِبَ لَهُ مَا نَوٰی وَکَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَیْهِ مِنْ رَبِّهٖ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۵)	جلد۱	صفحہ۲۹
قال المحقق:	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۷۸۶)	جلد۱	صفحہ۵۶۷
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۷۸۷)	جلد۱	صفحہ۵۶۸
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۴۴)	جلد۲	صفحہ۱۳۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۱۳)	جلد۱	صفحہ۴۰۰
قال الالبانی:	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۷۲)	جلد۱	صفحہ۴۶۴
قال المحقق	حذا حدیث صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی سونے کیلئے اپنے بستر پر دراز ہوا اس کی نیت ہے کہ وہ رات کو اٹھے گا اور صلاۃ التہجد ادا کرے گا۔ تو اس پر نیند کا غلبہ ایسا ہوا کہ سوئے ہوئے صبح ہوگئی تو اس کے اعمال نامہ میں جو اس نے (صلاۃ التہجد) کی نیت کی تھی اسے لکھ دیا جائے گا۔ اور اس کا سوجانا اس کے رب کی طرف سے اس پر صدقہ ہوگا۔

-☆-

جس طرح جاگنے جاگنے میں فرق ہے اسی طرح سونے سونے میں بھی فرق ہے۔ ایک آدمی کا بیدار رہنا سراپا رحمت ہوا کرتا ہے۔ وہ بیداری میں ذکر الٰہی کرتا ہے صلاۃ ادا کرتا ہے تلاوت قرآن کریم سے شادکام ہوتا ہے۔ بلکہ اس کے سانسوں کا اتار چڑھاؤ یاد الٰہی سے معمور رہتا ہے تو دوسرا آدمی بیدار ہو کر فسق وفجور میں مبتلا ہو جاتا ہے، اللہ الاکبر کی نافرمانیاں کرتا ہے۔ اسکے احکامات کا استہزا کرتا ہے۔ برائی سے صرف رغبت ہی نہیں کرتا بلکہ بدمستوں کی طرح برائیوں کی دلدل میں پھنس جاتا ہے۔ تو یقیناً ان دونوں آدمیوں کی بیداری، بیداری میں فرق ہے ایک کا جاگنا رضائے الٰہی کیلئے ہے تو دوسرے کا جاگنا غضب الٰہی کو دعوت دیتا ہے۔

اسی طرح سونے سونے میں فرق ہے ایک سوتا ہے تو ذکر الٰہی کرتے کرتے سوتا ہے۔ اسکی

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۶۰۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۷
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۴۵۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۴
قال الالبانی:	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۱۸۶)	جلد ۵	صفحہ ۴۲۸

پلکیں جب پیوست ہوتی ہیں تو اس وقت بھی اسکے دل کے تاروں سے اللہ اللہ کا نغمہ بلند ہورہا ہوتا ہے۔رات جب بھی وہ کروٹ بدلتا ہے زبان قلب کے ساتھ زبان قالب بھی اللہ اللہ کرتی ہے۔پھر وہ رات کے آخری حصہ میں بستر سے اٹھ کر مصلی پر جلوہ افروز ہوتا ہے۔کبھی حالت قیام میں تو کبھی حالت سجود میں کبھی دست بدعا ہو کر تو کبھی آنکھوں سے موتی گرا کر پروردگار کو یاد کرتا ہے۔

تو دوسرا آدمی حیوانوں کی طرح سوتا ہے ان دونوں کے سونے سونے میں فرق ہے۔

اگر کبھی ایسا ہوجائے کہ رات کو اٹھ اٹھ کر عبادت کرنے والا تہجد ادا کرنے والا اور سحری کی نور بھری گھڑیوں میں استغفار کرنے والا جب سونے لگے تو حسب سابق اسکی یہ نیت کہ میں رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر مناجات کا کیف لوں گا۔وقت تہجد طویل قیام وسجود سے لطف اندوز ہونگا اور دست بدعا ہو کر اللہ کا قرب حاصل کروں گا۔لیکن اتفاق سے وہ وقت سحر اٹھ نہ سکا تو اس کی یہ نیت بیکار نہ جائے گی۔اخلاص وللّٰہیت سے بھرپور یہ شخص اگر سحری کو بیدار نہ ہوسکا تو اللہ تعالٰی کی رحمت اسے یوں اپنی آغوش میں لیتی ہے کہ اسے صلاۃ التہجد کا پورا ثواب ملتا ہے۔استغفار وقیام کا پورا اجر ملتا ہے،اور یہ نیند بیکار نہیں گئی بلکہ یہ نیند بھی اس پر اللہ تعالٰی کی طرف سے صدقہ ہے۔

-☆-

نفس پر زیادہ شاق
اخلاص وللہیت

قِيْلَ لِسَهْلِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ:
اَىُّ شَيْءٍ اَشَدُّ عَلَى النَّفْسِ ؟
قَالَ :اَلْاِخْلَاص لِاَنَّهٗ لَيْسَ فِيْهِ نَصِيْبٌ.

ترجمہ:

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا:
کونسی چیز نفس پر سب سے بھاری ہے؟
آپ نے ارشاد فرمایا:
اخلاص
کیونکہ اس میں نفس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

-☆-

سراپااخلاص کی زباں سے نکلی ہوئی بات
دلوں پر اثر کرتی ہے

قِيْلَ لِحَمْدُوْنِ بْنِ اَحْمَدَ:

مَابَالُ كَلَامِ السَّلَفِ اَنْفَعُ مِنْ كَلَامِنَا ؟قَالَ:

لِاَنَّهُمْ تَكَلَّمُوْا لِعِزِّ الْاِسْلَامِ ،وَنَجَاةِ النُّفُوْسِ ،وَرِضَا الرَّحْمٰنِ، وَنَحْنُ نَتَكَلَّمُ لِعِزِّ النُّفُوْسِ ،وَطَلَبِ الدُّنْيَا ، وَرِضَا الْخَلْقِ .

جناب حمدون بن احمد سے کہا گیا:

کیاوجہ ہے کہ اسلاف کا کلام ہمارے کلام سے زیادہ فائدہ مند ہے؟انہوں نے فرمایا:

اسلاف کا کلام اس لئے زیادہ نفع دیتا ہے کہ وہ کلام کرتے تھے۔اسلام کی عزت کیلئے،نفوس کی نجات کیلئےاوررب رحمان جل جلالہ کی رضا کیلئےاورہم کلام کرتے ہیں اپنے نفوس کی عزت کیلئے، دنیا کی طلب میں اورمخلوق کی رضا کیلئے۔

-☆-

ہر وہ کام جس سے رضائے الٰہی مقصود نہ ہو وہ بے کار ہے

قَالَ الرَّبِیْعُ بْنُ خثیم :

كُلُّ مَالَا يُرَادُ بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ يَضْمَحِلُّ۔

ترجمہ:

جناب ربیع بن خثیم نے فرمایا:

ہر وہ کلام یا عمل جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا کا ارادہ نہ ہو وہ مضمحل ہو جاتا ہے۔

-☆-

بندہ جب خلوص دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالٰی لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے

قَالَ مُجَاهِدٌ:

اِنَّ الْعَبْدَاِذَا اَقْبَلَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِقَلْبِهٖ اَقْبَلَ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلَيْهِ.

ترجمہ:

جناب مجاھد رحمہ اللہ نے فرمایا:

بندہ جب دل سے اللہ تعالٰی کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالٰی اھل ایمان کے دلوں کو اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔

-☆-

اخلاص کے سبب ایک نیکی کا اجروثواب سات سو نیکی تک

عَنْ بنِ عَبَّاس بِنْ عَبْدِ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا،عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ،فِیْمَایَرْوِیْ عَنْ رَبِّہٖ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَالَ:

إِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ ، ثُمَّ بَیَّنَ ذَالِکَ فَمَنْ ھَمَّ بِحَسَنَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً.

وَإِنْ ھَمَّ بِھَا فَعَمِلَھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عِنْدَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ إِلٰی أَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَإِنْ ھَمَّ بِسَیِّئَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً، وَإِنْ ھَمَّ بِھَا فَعَمِلَھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ سَیِّئَۃً وَاحِدَۃً.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (٦٤٩١)	جلد٢	صفحہ٢٠٣٥
صحیح مسلم	رقم الحدیث (١٣١)	جلد١	صفحہ١١٨
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (١٧٩٦)	جلد١	صفحہ٣٦٩
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (٢٣١٢)	جلد٢	صفحہ٣٦٢

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث قدسی میں بیان فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے حسنات (نیکیاں) اور سیئات (برائیاں) لکھی ہیں پھر انہیں واضح بیان فرما دیا۔

جس نے کسی حسنہ (نیکی) کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں پوری نیکی لکھ لیتا ہے۔ اگر کسی نے حسنہ (نیکی) کا ارادہ کیا اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں دس سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے کئی گنا زیادہ لکھ لیتا ہے۔

اور جس نے کسی سیئہ (برائی) کا ارادہ کیا پھر اس پر عمل نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنے ہاں کامل نیکی لکھ لیتا ہے۔ اور اگر کسی نے برائی کا ارادہ کر لیا اور اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ ایک برائی لکھتا ہے۔

-☆-

حسنات سے مراد وہ اعمال ہیں جن کے کرنے سے اجر وثواب ملتا ہے اور سیئات سے مراد وہ اعمال ہیں جن کے کرنے سے انسان سزا وعذاب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۱)	جلد۱	صفحہ ۶۷
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۷)	جلد۱	صفحہ ۱۱۱
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۱۹)	جلد۳	صفحہ ۱۳۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۸۲۸)	جلد۳	صفحہ ۲۵۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۴۰۲)	جلد۳	صفحہ ۳۲۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

جو مردمومن نیکی کی نیت کرتا ہے لیکن کسی وجہ سے وہ نیکی نہیں کرسکتا اللہ تعالیٰ اس کی اس نیت کو ضائع نہیں کرتا بلکہ صرف نیکی کے ارادہ سے اسے کامل نیکی کا ثواب عطا فرماتا ہے۔اہل ایمان کیلئے اصل حسن نیت ہے۔اگر وہ نیت کی دولت سے لبریز ہے،اخلاص سے کوئی کام کرنا چاہتا ہے اگر کسی عارضہ کی وجہ سے وہ کام نہ کرسکا تو اسے زیادہ رنجیدہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ رحیم وکریم اللہ اسے اس کی اس نیت پر اسے کامل نیکی عطا فرماتا ہے۔

اگر نیت وارادہ کے بعد توفیق الٰہی یاوری کرے اور وہ نیکی کر بھی لے تو اب اللہ الکریم کے کرم پر موقوف ہے اسے چاہے تو ایک کے بدلے دس نیکیاں عطا فرمائے۔اور اگر چاہے تو اسے سات سو نیکیاں عطا فرمائے۔اور اگر وہ چاہے تو لاتعداد نیکیاں مرحمت فرمادے۔

ایک مردمومن میں جس قدر اخلاص ہوگا جس مقدار میں للّٰہیت ہوگی اتنا ہی اجر وثواب بڑھتا چلا جائے گا۔کوئی سات سو نیکی کرکے بھی وہ اجر نہیں پاسکتا جو ایک مقرب بارگاہِ الٰہی اخلاص وللّٰہیت کا پیکر ایک نیکی کرکے پالیا کرتا ہے۔اسی حکمت کے پیش نظر علماء ربانیین فرماتے ہیں:

امت محمدیہ کے سالار اول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ایک نیکی دیگر احباب کی ساری زندگی کی نیکیوں سے افضل وبرتر ہے۔

یہ اللہ کا فضل وکرم ہے اللہ کے فضل وکرم پر کوئی قدغن نہیں اور کرم الٰہی کو ماپنے کیلئے کوئی پیمانہ نہیں۔

اخلاص وللّٰہیت سے کیا گیا ایک عمل بسا اوقات نیکیوں کے انبار لگا دیتا ہے۔وہ اجر سات سو گنا تک نہیں بلکہ اضعاف کثیرۃ تک پہنچتا ہے۔اضعاف کثیرہ کو ایک انسان کیسے شمار کرسکتا ہے۔

سیدالطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک بھی ملاحظہ ہو:

مَنْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِہٖ بَابَ نِیَّۃٍ حَسَنَۃٍ فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ سَبْعِیْنَ بَاباً مِنَ التَّوْفِیْقِ وَمَنْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِہٖ بَابَ نِیَّۃٍ سَیِّئَۃٍ فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ سَبْعِیْنَ بَاباً مِنَ الْخذْلَانِ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُ[1]

(1) الطبقات الکبریٰ للشعرانی ۱-۸۶

جو اہل ایمان اپنی ذات پر نیت حسنہ کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر توفیق کے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔اور جو اپنی ذات پر نیت سیئہ کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ذلت ورسوائی کے ستر دروازے کھول دیتا ہے وہاں سے جہاں اس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔

اخلاص وللٰہیت سے نیکی کرنے والا، عمل صالح کو نیت حسنہ سے کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو یوں پاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر توفیق کے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔

یعنی ایک نیک صالح عمل حسن نیت سے سرانجام دیا ہوا اللہ کے ہاں یوں قبول ومنظور ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے صالح اعمال کرنے کے لیے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔پھر اسکی زندگی کے روز وشب اعمال صالح کے کرتے ہوئے گزرتے ہیں۔اور ہر عمل حسن نیت سے سرانجام پاتا ہے تو یہ سلسلہ دراز در دراز ہوتا چلا جاتا ہے۔بات پھر اس کی ظاہری زندگی تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس کے دنیا سے پردہ کرجانے کے بعد اسکی اولاد اور اسکے احباب کے ہاتھوں نیک اعمال کا صدور جاری رہتا ہے۔ اور ان سب کا اجر وثواب نیت حسنہ رکھنے والے مرد حق آ گاہ کو ملتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس لطف وکرم کا عمل مشاہدہ کرنا ہو تو آج بھی وادی کشمیر کی خوبصورت مساجد انکے مناروں سے پانچوں وقت اللہ اکبر اللہ اکبر کی دلکش صدائیں۔صلاۃ ادا کرنے والے مسلمین کا اژدھام، قرآن پاک کی تعلیمات حاصل کرنے والے جوانوں کی کثیر تعداد، ہزاروں سعید افراد کے سینوں میں محفوظ قرآن کریم، یہ سب کچھ عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی چچوی رحمۃ اللہ علیہ کی نیت حسنہ کا خوبصورت پھل ہے۔یاد رہے یہ سب کچھ عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

-☆-

حسن نیت سے
سخیوں کامرتبہ پانے والا

عَنْ اَبِی کَبْشَةَ الْاَنْمَارِیِّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّم – :

مَثَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ کَمَثَلِ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ :

رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً وَعِلْماً فَهُوَ یَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ فِیْ مَالِهٖ یُنْفِقُهٗ فِیْ حَقِّهٖ ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ عِلْماً وَلَمْ یُؤْتِهٖ مَالاً فَهُوَ یَقُوْلُ :

لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ هٰذَا عَمِلْتُ فِیْهِ مِثْلَ الَّذِیْ یَعْمَلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّم – :

فَهُمَا فِی الْاَجْرِ سَوَاءٌ ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ یُؤْتِهٖ عِلْماً فَهُوَ یَخْبِطُ فِیْ مَالِهٖ یُنْفِقُهٗ فِیْ غَیْرِ حَقِّهٖ ، وَرَجُلٌ لَمْ یُؤْتِهِ اللّٰهُ عِلْماً وَلَا مَالًا فَهُوَ یَقُوْلُ :

لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ هٰذَا عَمِلْتُ فِیْهِ مِثْلَ الَّذِیْ یَعْمَلُ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه – صَلَّی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - :

فَهُمَا فِي الْوِزْرِ سَوَاءٌ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو کبشہ الانماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس امت کی مثال چار آدمیوں کی مثال ہے۔

ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال وعلم عطافرمایا وہ اپنے علم کے مطابق مال میں تصرف کرتا ہے اور مال کواس کی حق جگہ خرچ کرتا ہے۔دوسرا وہ آدمی جس کواللہ تعالیٰ نے علم تو عطا فرمایا لیکن اسے مال عطانہیں فرمایاتو وہ کہتا ہے:

اگر میرے پاس اس آدمی جیسا مال ہوتا تو میں بھی اسے وہیں خرچ کرتا جہاں یہ خرچ کررہا

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۶)	جلد۱	صفحہ۱۰
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۰)	جلد۱	صفحہ۲۶
قال المحقق	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۲۵)	جلد۴	صفحہ۵۳۳
قال الترمذی	ھذا حدیث حسن صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۲۸)	جلد۴	صفحہ۵۴۳
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۲۵)	جلد۳	صفحہ۳۷۶
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۹۵۴)	جلد۱۴	صفحہ۴۱
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۷۸۲۸)	جلد۴	صفحہ۳۶۷
البدایہ والنھایہ		جلد۵	صفحہ۳۴۳
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۸	صفحہ۲۱

ہے۔حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ دونوں آدمی اجر وثواب میں برابر ہیں۔

ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا لیکن علم عطا نہیں فرمایا وہ اپنے مال میں بے راہ چلتا ہے اور اسے ناحق خرچ کرتا ہے۔

دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے نہ علم دیا اور نہ مال وہ کہتا ہے:

اگر میرے پاس اس (بے راہ مال خرچ کرنے والے) کی مانند مال ہوتا تو میں بھی اس مال کو وہیں خرچ کرتا جہاں یہ خرچ کر رہا ہے۔حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

-☆-

ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے علم و مال دیا ہے، وہ اپنے مال کو علم کے مطابق خرچ کرتا ہے، اللہ کی رضا کے کاموں میں بھی خرچ کرتا ہے، اشاعت اسلام کیلئے اپنی دولت صرف کرتا ہے، دین حق کی سربلندی کیلئے بے دریغ مال خرچ کرتا ہے، اس کے رگ و ریشہ میں اسلام کی سچی تڑپ ہے، وہ دین کا درد رکھتا ہے، اور ہر اس جگہ مال صرف کرتا ہے جہاں دین اسلام کو شوکت ملے دین حق کو تقویت ملے۔

دوسرے آدمی کو اللہ تعالیٰ نے علم تو دیا وہ دین کا مزاج شناس بھی ہے اور اسے معلوم ہے کہ کہاں کہاں مال خرچ کرنے سے اللہ الکریم راضی ہوتا ہے۔وہ اپنے اس مالدار بھائی کو دیکھتا ہے تو وہ بھی تمنا کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس بھی مال ہو اگر اللہ تعالیٰ اسے مال دے تو وہ بھی وہیں خرچ کرے گا جہاں یہ دوسرا بھائی خرچ کر رہا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ دونوں اجر وثواب میں برابر ہیں۔

پہلے کو اجر اس کے عمل کی وجہ سے ملا لیکن دوسرے کو اجر اس کے حسن نیت سے ملا۔ جو آدمی اخلاص وللٰہیت سے لبریز ہے اس کا دل اللہ کی رضا کے حصول کیلئے تڑپتا ہے۔ بلکہ اس کی رگوں کا خون طلب رضائے الٰہی کیلئے گردش کرتا ہے تو وہ آدمی مال ودولت کے نہ ہوتے ہوئے بھی کسی مالدار سے کم نہیں۔ اس کے صرف اخلاص وحسن نیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے سخیوں کا مرتبہ عطا فرماتا ہے اور یہ بات ذہن نشین رہے:

اَلسَّخِیُّ حَبِیْبُ اللّٰہِ

سخی اللہ کا پیارا ہوا کرتا ہے۔

یہ بھی کریم اللہ کی کرم نوازی ہے کہ ایک مال ودولت صرف کر کے راہ حق میں ثروت خرچ کر کے سخی کا درجہ پاتا ہے تو اس کا دوسرا مسلم بھائی صرف اخلاص وحسن نیت سے سخیوں کا درجہ ومرتبہ پالیتا ہے۔

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

اس حدیث پاک میں اس کے بالکل برعکس ایک چیز اور بھی نظر آتی ہے۔

ایک آدمی کے پاس علم نہیں صرف مال ہے وہ مال کو ناحق خرچ کرتا ہے۔ باطل کی ترویج واشاعت میں لٹاتا ہے۔ ان امور میں ثروت خرچ کرتا ہے جن کے ارتکاب سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ اور وہ امور گناہوں کے زمرے میں آتے ہیں تو یقیناً ایسا آدمی عذاب وسزا کا سزاوار ہے۔

لیکن اسی کا ایک اور ساتھی اس کے پاس علم بھی نہیں اور مال بھی نہیں وہ اپنے بھائی کو روزانہ باطل میں مال خرچ کرتے دیکھتا ہے، گناہوں کے ارتکاب میں مگن دیکھتا ہے۔ اس کی تمنا اور آرزو ہے کہ اگر اسے بھی مال مل جائے تو وہ بھی وہی کام کرے گا جو اس کا یہ ساتھی کر رہا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

گناہوں میں یہ دونوں شریک ہیں۔

ایک تو گناہ کر کے غضب الٰہی کا سزاوار ہوا دوسرا گناہ کی آرزو کر کے غضب الٰہی میں گرفتار

ہوا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے غضب سے محفوظ فرمائے اور ہماری نیتوں کو درست فرمائے۔اخلاص وللٰہیت کی لازوال نعمت نصیب فرمائے آمین۔

بِبَرَکَةِ سَیِّدِالْاَنْبِیَاءِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ.

اس حدیث پاک میں غور کرنے سے ایک اور بات عیاں ہوتی ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک میں علم وہی ہے جو راہِ حق بتائے، جو انسان کو صراطِ مستقیم پر چلائے۔دین اسلام کی بہاروں سے آشنا کرے اور تعلیمات نبویہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام سے آگاہی بخشے۔

لیکن جو علم راہ باطل پر چلائے، بے راہ روی کی ترغیب دے اور راہِ حق سے دور لے جائے وہ علم نہیں سراپا جہالت ہے۔بیسیوں ڈگریاں حاصل کرنے کے باوجود ایسا علم، علم نہیں سرتاپا جہالت ہے۔

کشتِ ایمان کو تازہ کرنے کیلئے اپنے اسلاف کا ایک تذکرہ ملاحظہ کیجئے:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اکبرآباد میں مرزا محمد زاہد کے درس سے واپسی کے دوران راستہ میں ایک کوچے سے میرا گزر ہوا۔اس وقت میں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ اشعار پڑھ رہا تھا اور خوب ذوق وشوق حاصل تھا:

جز یاد دوست ہرچہ کنی عمر ضائع است
جز سِرِ عشق ہرچہ بخوانی بطالت است
سعدی بشوتو لوح دل از نقشِ غیرِ حق
علمے کہ راہِ حق نماید جہالت است

اللہ تعالیٰ کے ذکر–یاد–کے علاوہ جو کچھ بھی کروگے عمر ضائع کروگے۔عشق الٰہی کے سِرّ کے علاوہ جو کچھ بھی پڑھوگے باطل ومردود ہوگا۔

اے سعدی! اپنے دل سے غیر حق کا نقش دھو دے۔ مٹا دے۔ وہ علم جو راہِ حق نہ بتائے وہ جہالت ہے۔

چوتھا مصرع میرے ذہن سے نکل گیا۔ اس سبب سے میرے دل میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہو گیا۔

اچانک ایک فقیر منش، دراز زلف، ملیح چہرہ، پیر مرد ظاہر ہوا اور کہا:

علمے کہ راہ حق ننماید جہالت است

وہ علم جو راہ حق نہ بتائے جہالت ہے

میں نے کہا: جزاک اللہ خیر الجزاء آپ نے میرے دل سے بہت بڑی بے چینی اور اضطراب دور فرما دیا۔ پھر میں نے ان کی خدمت میں پان پیش کیا۔ مسکرائے اور فرمایا:

کیا یہ یاد دلانے کی اجرت ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں بلکہ یہ شکرانہ ہے۔ فرمایا:

میں نہیں کھاتا۔ پھر فرمایا:

مجھے جلدی جانا چاہیے۔ میں نے کہا: میں بھی چلوں گا۔ فرمایا:

میں بہت جلد جانا چاہتا ہوں۔ قدم اٹھا کر کوچہ کے آخر میں رکھا۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ روح مجسم ہے میں پکار اٹھا مجھے اپنے نام سے تو آگاہ کیجئے تا کہ فاتحہ پڑھ سکوں۔ فرمایا:

سعدی یہی فقیر ہے۔[1]

-☆-

(1) انفاس العارفین ۷۸

خفیہ طور پر کیا گیا صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے

عَنْ أَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلِہٖ وَسَلَّمَ –:

صَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِیءُ غَضَبَ الرَّبِّ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پوشیدہ صدقہ کرنا اللہ تعالٰی کے غضب کو بجھا دیتا ہے۔

-☆-

سلسلة الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۱۹۰۸)	جلد ۴	صفحہ ۵۳۵
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۷۵۹)	جلد ۲	صفحہ ۷۰۴
قال الالبانی	صحیح		

اللہ تعالٰی جب کسی پر اپنی رحمت کے دروازے کھولتا ہے تو اس کا میلان نیکیوں کی طرف ہو جاتا ہے اور ہر اس کام سے رغبت رکھتا ہے جس سے اللہ تعالٰی راضی ہو جائے۔ اگر اس کے پاس مال و دولت ہو تو وہ اسے راہ خدا میں لٹانے سے دریغ نہیں کرتا۔ لیکن کبھی اس پر اخلاص کا اس درجہ غلبہ ہوتا ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے اس صدقہ وخیرات کا اللہ کے علاوہ کسی کو پتہ نہ چلے اس جذبہ صادقہ کے تحت وہ صدقہ چھپ کر کرتا ہے اور اپنا نام تک ظاہر نہیں کرتا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اس آدمی کیلئے کتنا حوصلہ افزا ہے کہ:

چھپ کر کیا گیا صدقہ اللہ تعالٰی کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

انسان جب معصیت کرتا ہے گناہ کی دلدل میں پھنستا جاتا ہے، صبح وشام فسق وفجور کی محفلیں گرم کرتا ہے تو اللہ تعالٰی اس سے ناراض ہوتا ہے۔ اگر کسی سے اس کا اللہ ناراض ہو جائے پھر اس کیلئے امان کی کوئی جگہ نہیں۔

اس غضب الٰہی کو ٹھنڈا کرنے کا ایک طریقہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

چھپ کر، لوگوں کی نظروں سے بچا کر اللہ تعالٰی کی راہ میں مال خرچ کرنا غضب الٰہی کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ یعنی وہ اللہ تعالٰی جو پہلے ناراض تھا خفیہ طور پر صدقہ کرنے سے وہ راضی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالٰی کی ناراضگی سب سے بڑا عذاب ہے اور اللہ تعالٰی کی رضا سب سے بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالٰی محض اپنے لطف وکرم سے ہمیں اس عظیم دولت، نعمت رضا سے مالا مال فرمائے۔

-☆-

سیدنا زین العابدین بن سیدنا الحسین بن سیدنا علی رضی اللہ عنہم

كَانَ يَحْمِلُ جِرَابَ الْخُبْزِ عَلَى ظَهْرِهِ بِاللَّيْلِ وَيَتَصَدَّقُ بِهِ وَيَقُوْلُ:
اِنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ.

ترجمة الحديث،

حضرت سیدنا حسین بن سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ روٹیوں کا تھیلا رات کو اپنی پشت پر اٹھاتے اور اسے صدقہ کرتے اور فرماتے:

بے شک پوشیدگی سے صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے۔

-☆-

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نسل پاک کس درجہ طیب وطاہر ہے اہل بیت اطہار کا تعلق باللہ کتنا مضبوط ہے کہ:

حضرت سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ چھپ چھپ کر صدقہ وخیرات کرتے تھے۔ غرباء

ومساکین کو پتہ بھی نہ چلتا کہ وہ ان کی خدمت کر جاتے۔ یہ ان کے پاک باطن ہونے کی نشانی ہے اور ان کے اس جذبہ صادقہ پر دال ہے کہ انہیں رضائے الٰہی کی وافر دولت نصیب ہے۔

-☆-

حضرت سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ کی پرخلوص سخاوت و دریا دلی کا راز ان کے وصال مبارک کے بعد عیاں ہوا

قَالَ عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ:

لَمَّا مَاتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فَغَسَّلُوْا جَعَلُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلٰى آثَارِ سَوَادٍ بِظَهْرِهٖ ،

فَقَالُوْا: مَا هٰذَا؟ قَالُوْا:

كَانَ يَحْمِلُ جِرَابَ الدَّقِيْقِ لَيْلًا عَلٰى ظَهْرِهٖ يُعْطِيْهِ فُقَرَاءَ الْمَدِيْنَةِ .

ترجمہ:

جناب عمرو بن ثابت فرماتے ہیں:

حضرت علی بن الحسین یعنی حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا جب غسل دینے والوں نے آپ کو غسل دیا تو انہوں نے آپ کی پشت پر سیاہ رنگ کے نشانات دیکھے۔انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اہل خانہ نے جواب دیا:

حضرت رات کو آٹے کی بوری اٹھا کر لے جاتے اور مدینہ منورہ کے فقراء کو عطا فرماتے ۔

-☆-

قَالَ شَيْبَةُ بْنُ نُعَامَةَ :

كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يُبَخَّلُ ،فَلَمَّا مَاتَ وَجَدُوْهُ يَقُوْتُ مِائَةَ اَهْلِ بَيْتٍ بِالْمَدِيْنَةِ.

ترجمہ:

شیبہ بن نعامہ کا بیان ہے:

حضرت علی بن الحسین المعروف حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کو لوگ غیر سخی خیال کرتے تھے لیکن جب ان کا وصال ہوا تو انہیں معلوم ہوا کہ وہ مدینہ منورہ کے ایک سو گھرانوں کو غلہ پہنچایا کرتے تھے۔

-☆-

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاق :

كَانَ نَاسٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ يَعِيْشُوْنَ لَايَدْرُوْنَ مِنْ اَيْنَ كَانَ مَعَاشُهُمْ،فَلَمَّا مَاتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فَقَدُوْامَا كَانُوْا يُؤْتَوْنَ بِهٖ فِي اللَّيْلِ ۔

ترجمہ:

جناب محمد بن اسحاق فرماتے ہیں:

مدینہ منورہ کے باشندے زندگی اچھے طریقے سے گزارتے تھے لیکن انہیں معلوم نہ تھا کہ ان کی روزی کہاں سے آتی ہے۔جب حضرت علی بن الحسین المعروف سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ہوا تو اس کے بعد انہیں غلہ ملنا بند ہو گیا جو رات کی تاریکی میں ان کے گھروں میں پہنچ جاتا تھا۔

-☆-

اخلاص کا فیض عام

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

قَالَ رَجُلٌ : لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ ، فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ ، فَاَصْبَحُوا یَتَحَدَّثُوْنَ : تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی سَارِقٍ، فَقَالَ:

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ ؟ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ ، فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ زَانِیَةٍ ، فَاَصْبَحُوا یَتَحَدَّثُوْنَ : تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی زَانِیَةٍ ،فَقَالَ:

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَةٍ؟ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ ، فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ غَنِیٍّ ، فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ : تُصُدِّقَ عَلٰی غَنِیٍّ،فَقَالَ:

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ ، وَزَانِیَةٍ ، وَغَنِیٍّ؟ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَهٗ:

اَمَّا صَدَقَتُکَ عَلٰی سَارِقٍ ، فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ ، وَاَمَّا الزَّانِیَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ عَنْ زِنَاهَا ، وَاَمَّا الْغَنِیُّ فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَعْتَبِرَ ، فَیُنْفِقَ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پہلی امتوں میں ایک آدمی نے کہا: میں اللہ کی راہ میں مال صدقہ کرونگا وہ اپنے صدقے کا مال لیکر نکلا اور اس نے ایک چور کے ہاتھ پر صدقہ کا مال رکھ دیا۔ صبح لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ آج رات چور پر صدقہ کیا گیا۔ اس صدقہ کرنے والے نے کہا:

اے اللہ! تمام خوبیاں تجھے ہی زیبا ہیں! میں نے چور پر صدقہ کر دیا؟ میں پھر صدقہ کرونگا۔ وہ اپنے صدقہ کا مال لیکر نکلا اور ایک زانیہ کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے آج رات زانیہ پر صدقہ کیا گیا۔ تو اس صدقہ کرنے والے نے کہا:

اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں میں نے زانیہ پر صدقہ کر دیا؟ میں پھر صدقہ کرونگا۔ وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک غنی (مالدار) کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے آج رات غنی پر صدقہ کیا گیا۔ اس صدقہ کرنے والے نے کہا اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں کیا میں نے چور، زانیہ اور غنی پر صدقہ کر دیا؟ تو اس کے پاس ایک آنے والا آیا اور کہا:

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۹
قال المحقق:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۲۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۴۰۴
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۱۹)	جلد ۵	صفحہ ۵۷
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۷۳۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۷۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۶۵)	جلد ۸	صفحہ ۲۶۴
الجامع لاحکام القرآن		جلد ۸	صفحہ ۱۷۶
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۶۶۴)	جلد ۵	صفحہ ۵۷۷

تیرا صدقہ قبول ہوگیا ہے تو نے جو چور پر صدقہ کیا شاید وہ چوری سے رک جائے۔تو نے جو زانیہ پر صدقہ کیا ہوسکتا ہے وہ زنا سے باز آ جائے۔اور تو نے جو غنی کو صدقہ کیا ہے ہوسکتا ہے وہ تیرے اس عمل سے عبرت پکڑے اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو مال دیا ہے اس سے صدقہ کرنے لگے۔

-☆-

اخلاص وللّٰہیت سے کیا جانے والا کوئی بھی عمل بے کار نہیں جاتا۔زیر نظر حدیث پاک میں غور کیجئے۔سابقہ امتوں میں ایک آدمی اخلاص سے لبریز ہوکر صدقہ کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کے صدقے کو قبول ومنظور فرمالیتا ہے تو اس خیر الامم کا کوئی فرد اگر صدقہ کرے گا تو یقیناً اس کا صدقہ قبول منظور ہوگا۔وہ عمل جس میں نام ونمود نہ ہو وہ اللہ ذوالجلال والاکرام کو بڑا محبوب ہوا کرتا ہے۔عمل بے ریا ہی آخرت کیلئے ذخیرہ ہوا کرتا ہے اور یہی عمل رفع درجات کا ذریعہ بنتا ہے۔

اخلاص وللّٰہیت کا فیضان ملاحظہ ہو۔غلطی سے چور پر صدقہ کردیا گیا، زانیہ کو صدقہ دے دیا گیا اور مالدار کے ہاتھ میں صدقہ تھما دیا گیا۔اللہ تعالیٰ نے اس پیکر اخلاص کا یہ صدقہ اس طرح قبول فرمایا کہ ایک ہستی کو اس صدقہ کرنے والے کے پاس بھیجا۔

یہ کون ہوسکتا ہے؟ ہوسکتا ہے کہ کوئی فرشتہ ہو یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ جس نبی کی امت ہو اس نبی علیہ السلام پر وحی آئی ہو اور اللہ کے نبی نے کسی کو حکم الٰہی دے کر اس کے پاس بھیجا ہو۔

یہ آنے والا آیا اور اسے صدقہ کی قبولیت کی بشارت دے گیا۔

صحیح مسلم میں صراحت یہ الفاظ مذکور ہیں

اَمَّا صَدَقَتُکَ فَقَدْ قُبِلَتْ.

تیرا صدقہ بارگاہ الٰہی میں قبول ہوگیا ہے۔

وہ صدقہ دینے والا دل برداشتہ ہورہا تھا اس کا صدقہ کبھی چور کے ہاتھ، کبھی بدکار عورت کے ہاتھ اور کبھی مالدار کے ہاتھ میں لیکن پھر بھی وہ ہمت نہیں ہارتا بلکہ ہر مرتبہ حمد وثنا اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے۔

اپنے صدقہ کو اچھے لفظوں سے یاد نہیں کرتا کیونکہ اس کا یہ عمل ریا کاری کے داغوں سے مُعَرَّا تھا اور اس کا اجر وثواب صرف اللہ وحدہٗ لاشریک سے لینا چاہتا تھا۔

اخلاص سے لبریز اس صدقہ کی قبولیت اس طرح ہوئی کہ جس چور کو صدقہ ملا اللہ تعالیٰ نے اسے مزید چوری کے جرائم سے روک دیا۔ توفیق الٰہی سے وہ اس جرم سے باز آ گیا۔ بدکارہ کو اللہ تعالیٰ نے بدکاری سے روک لیا۔ اور جس غنی کے ہاتھ میں صدقہ کا مال گیا اللہ تعالیٰ نے اس غنی پر اپنی توفیق کے دروازے کھول دیے اور اس نے اپنے مال سے راہ حق میں صدقہ خیرات کرنا شروع کر دیا۔

یہ سابقہ امتوں سے ایک امتی کے اخلاص کا ثمر ہے تو اس امت محمدیہ علیٰ صاحبھا الصلاۃ والسلام کے اخلاص وللّٰہیت سے لبریز افراد کی برکات کا عالم کیا ہوگا۔

اولیاءِ کرام کے دربار کا لنگر ہر ایک کے لیے کھلا ہوتا ہے اور وہ اتنا خیرات وبرکات سے معمور ہوتا ہے کہ اگر کوئی جرائم پیشہ گنہگار ان کے خوان سے چند لقمے کھا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس صاحب آستانہ، پیکر اخلاص ووفا کی برکت سے اس مجرم کو توبہ کی سچی توفیق دے دیتا ہے جس سے اس کی باقی زندگی ذوق عبادت میں گزرتی ہے اور ذکر الٰہی کی مے سے مست ہو کر گزرتی ہے۔

-☆-

حسد و بغض سے پاک

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الخُدْرِیِّ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – اَنَّہٗ قَالَ فِیْ حِجَّۃِ الْوَدَاعِ:

نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَءًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاھَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ لَیْسَ بِفَقِیْہٍ ثَلَاثٌ لَا یَغُلُّ عَلَیْھِنَّ قَلْبُ امْرِئٍ مُؤْمِنٍ:

إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰہِ وَالْمُنَاصَحَۃُ لِأَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِھِمْ فَإِنَّ دُعَاءَ ھُمْ یُحِیْطُ مِنْ وَرَائِھِمْ۔

صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴)	جلد۱	صفحہ۱۰۴
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶)	جلد۱	صفحہ۵۹
قال المحقق	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۷۶۶)	جلد۲	صفحہ۱۱۳۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان (مطولا)	رقم الحدیث (۶۸۰)	جلد۲	صفحہ۴۵۴
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا:

اللہ تعالٰی اس آدمی کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے میرے مقالہ کو سنا بس اسے یاد رکھا۔ کتنے ہی علم دین کے حامل ہوتے ہیں لیکن وہ خود فقیہ نہیں ہوتے۔ تین باتیں ہیں جن پر مومن کا دل خیانت نہیں کرتا (یعنی ان باتوں کو مومن ضرور اختیار کر کے اپنا دل پاک وصاف کرتا ہے)۔

عمل خالصۃً اللہ کیلئے کرنا، مسلمین کے آئمہ (حاکمان وقت) کی خیر خواہی، مسلمین کی بڑی جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ انکی دعا سب طرف سے انہیں گھیر لیتی ہے۔

-☆-

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءً اً سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَوَعَاهَا:

اللہ اس آدمی کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے میری حدیث پاک کو سنا تو اسے یاد رکھا۔

درخت ہرا بھرا ہو تو درخت کہلاتا ہے وہ خوشنما بھی ہوتا ہے سایہ بھی دیتا ہے پھول نکالتا ہے اور پھل بھی دیتا ہے لیکن اگر درخت سوکھ جائے اس میں ہریالی نام کی کوئی چیز نہ رہے تو عرف میں اسے درخت نہیں کہتے بلکہ لکڑی کہا جاتا ہے جسے چیر کر کسی کام میں لایا جاتا ہے یا اسے بطور ایندھن استعمال کیا جاتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آدمی کو سرسبز وشاداب ہونے کی دعا دی ہے جو علم حدیث سے شغف رکھتا ہے احادیث مبارکہ کو سن کر انہیں محفوظ رکھتا ہے گویا حدیث پاک سے محبت رکھنے والا اور اس کی ترویج واشاعت میں حصہ لینے والا وہ ہرا بھرا مومن ہے جس کا دامن روح کی نعمت سے مالا مال ہے وہ مخلوق خدا کو فائدہ بھی دیتا ہے۔

وہ ایسا شاداب وآباد ہے کہ جو بھی اس کے پاس بیٹھتا ہے وہ اس کے دامن کو بھی احادیث

مبارکہ کے موتیوں سے لبریز کر دیتا ہے اور احادیث مبارکہ کی محبت سے یوں معمور ہوتا ہے کہ پھر احادیث مبارکہ پر عمل اس کا زندگی کا مقصد ٹھہرتا ہے۔

اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰہِ:

اہل ایمان جو بھی عمل کرتے ہیں ان کا مطمع نظر اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی ہوتا ہے۔ انکا عمل چھوٹا ہو یا بڑا اس عمل کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ خالق و مالک راضی ہو جائے۔ اھل ایمان اپنے عمل سے اللہ کی رضا چاہتے ہیں اس لیے ان کے عمل میں ریاکاری و دکھلاوا نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ وہ جھوٹی نام ونمود سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ ان کے کردار و گفتار میں انکے سیرت وعمل میں اخلاص کی عطر بیز مہک آیا کرتی ہے۔ وہ اخلاص کی دولت سے خود ہی معمور نہیں ہوتے بلکہ جو مسلم محبت وعقیدت سے چند گھڑیاں ان کے پاس بیٹھ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بھی اخلاص وللٰہیت کی دولت عطا فرما دیتا ہے۔ پھر وہ بھی پیکر اخلاص کے روپ میں اللہ کی بندگی کے مزے لیتا ہے۔

اَلْمُنَاصَحَۃُ لِأَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ :

جو باہمت آدمی مسلمین کے امور کا والی بنتا ہے، زمام اقتدار اس کے پاس آتی ہے، تو اہل ایمان اس کے خیر خواہ ہوا کرتے ہیں اور ہر وقت اس کی بھلائی چاہتے ہیں کیونکہ اس کی بھلائی میں وطن کی بھلائی ہے اور اس کے صحیح ہونے میں وطن کو استحکام ہے۔

اھل ایمان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

عام آدمی جو صبح سے لیکر شام تک اپنی روزی کی تلاش میں نکلتا ہے اسے بچوں کی فکر لاحق رہتی ہے وہ مزدوری یا کاروبار کر کے جسم وجاں کا رشتہ برقرار رکھتا ہے۔

با اثر آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال ودولت کی فراوانی عطا فرمائی ہے۔ علم ودانش سے معمور ہے اور صائب الرائے ہے صاحب اقتدار اس کی آواز کو اہمیت دیتے ہیں۔ کسی بھی محفل یا میٹنگ میں اس کی باتیں بڑے غور سے سنی جاتی ہیں۔

عام آدمی کی حاکمان وقت سے خیر خواہی تو یہ ہے کہ وہ اللہ ذوالجلال والاکرام سے ملک وملت کی بہتری کی دعائیں مانگیں۔اپنا کاروبار دیانت داری سے کریں اور کسی ایسی مہم میں شریک نہ ہوں جوفتنہ وفساد کا موجب بنے۔

بااثر آدمی کی حاکمان وقت سے خیر خواہی یہ ہے کہ وہ اپنے صائب مشوروں سے انہیں نوازے۔اگر وہ کسی وقت پٹری سے اترتے نظر آئیں تو انہیں بروقت تنبیہ کردی جائے اور اگر کسی وقت کلمہ حق کہنے کا موقع آجائے تو وہ بھی کہنے سے دریغ نہ کیا جائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے

اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ(1)

اس سلسلہ میں محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار وعمل بہترین اسوہ ہے کہ آپ نے ظالم وجابر حکمرانوں سے ٹکر لی،بھرے دربار میں کلمہ حق کہا،قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں،لیکن خود اقتدار کی کشمکش سے دور رہے،اور اقتدار کی لالچ وخواہش سے اپنے دامن کو محفوظ ومصون رکھا۔حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کردار وعمل اوراق تاریخ میں سنہری حروف سے جگمگا رہا ہے اور اس بے لوث کردار سے برسوں اس خطہ زمین پر اللہ اور اسکے رسول کے احکامات نافذ رہے اور آج بھی ہزاروں نہیں لاکھوں دل فیضانِ مجدد الف ثانی سے روشن وتاباں ہیں۔

لُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ :

اھل ایمان مسلمانوں کی اجتماعیت کو پارہ پارہ نہیں کرتے بلکہ یہ فکروسوچ بھی ان کے ہاں

(۱)صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۷۴)	جلد۲	صفحہ۴۶۲
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۰۱۲)	جلد۴	صفحہ۴۰۴
قال محمود محمد محمود	حسن صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۸۶۶۸)	جلد۶	صفحہ۴۳۶۹
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۹۸۳)	جلد۴	صفحہ۴۸۷

گوارا نہیں ۔وہ ہمیشہ مسلمانوں کا اجتماعی درد رکھتے ہیں اور اھل اسلام کی قوت وشوکت کے خواہاں ہوا کرتے ہیں ۔

شیطان تنہا آدمی کو دبوچ لیتا ہے جیسے ریوڑ سے الگ بکری بھیڑیے کے لئے تر نوالہ ہوا کرتی ہے ۔اسی طرح مسلمین کی جماعت سے الگ تھلگ اپنا وجود رکھنے والا شیطان کا تر نوالہ بن جاتا ہے۔ شیطان اسے یوں اپنے قابو میں کرتا ہے کہ وہ پھر شیطنت کا ہی ایک پرزہ بن جاتا ہے ۔

غور کیجئے مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہونے والے فرقے کس طرح شیطان کے شکنجے میں پھنسے ہوئے ہیں اور کس طریقہ سے شیطنت کے فروغ میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں ۔

جماعت میں برکت ہوا کرتی ہے ۔مسلمین کی جماعت اس درجہ مضبوط ہے کہ اس کے چاروں طرف ان کی دعائیں گھیرے ہوئے ہوتی ہیں ۔یہ دعائیں حصار کا کام دیتی ہیں اور مسلم ایک مضبوط قلعے میں ہوتے ہیں ۔اس اجتماع میں رہتے ہوئے اگر کوئی مسلمان برائی میں کتنا بھی دور چلا جائے پھر بھی اس کی نعمت ایمان محفوظ رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مسلمانوں کی جماعت سے وابستہ رکھے آمین یارب العالمین ۔

بِبَرَكَةِ سَيِّدِالْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

-☆-

اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کیا گیا عمل پہاڑ سرکا دیتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا – عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

بَیْنَمَا ثَلاَ ثَۃُ نَفَرٍیَتَمَاشَوْنَ اَخَذَھُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا اِلٰی غَارٍ فِی الْجَبَلِ، فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِھِمْ صَخْرَۃٌ مِنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْھِمْ، فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ : اُنْظُرُوا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوھَا لِلّٰہِ صَالِحَۃً فَادْعُوا اللّٰہَ بِھَا لَعَلَّہٗ یُفَرِّجُھَا ۔ فَقَالَ اَحَدُھُمْ :

اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَ لِی وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَلِیْ صِبْیَۃٌ صِغَارٌ کُنْتُ اَرْعٰی عَلَیْھِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَیْھِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَیَّ اَسْقِیْھِمَا قَبْلَ وَلَدِیْ وَاِنَّہٗ نَآیٰ بِیَ الشَّجَرُ فَمَا اَتَیْتُ حَتّٰی اَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُھُمَا قَدْ نَامَافَحَلَبْتُ کَمَا کُنْتُ اَحْلَبُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوسِھِمَا اَکْرَہُ اَنْ اُوْقِظَھُمَا مِنْ نَوْمِھِمَا وَاَکْرَہُ اَنْ اَبْدَأَ بِالصِّبْیَۃِ قَبْلَھُمَا وَالصِّبْیَۃُ یَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمِیْ فَلَمْ یَزَلْ ذَالِکَ دَأْبِی وَدَأْبُھُمْ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ

کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذَالِکَ ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰی مِنْهَا السَّمَاءَ ، فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتّٰی یَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ.

وَقَالَ الثَّانِیْ:

اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِیْ اِبْنَةُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَایُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ مِنْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰی اٰتِیَهَا بِمِائَةِ دِیْنَارٍ فَسَعَیْتُ حَتّٰی جَمَعْتُ مِائَةَ دِیْنَارٍ فَلَقِیْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَیْنَ رِجْلَیْهَا قَالَتْ :

یَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ قَدْفَعَلْتُ ذَالِکَ ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ فَافْرُجْ لَنَامِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً.

وَقَالَ الْاٰخَرُ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِیْرًابِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰی عَمَلَهٗ قَالَ : اَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَعَرَضْتُ عَلَیْهِ حَقَّهٗ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰی جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِیَهَا فَجَاءَنِیْ فَقَالَ :

اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَاتَظْلِمْنِیْ وَاَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَقُلْتُ : اذْهَبْ اِلٰی تِلْکَ الْبَقَرِ وَرَاعِیَهَا فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ وَلَاتَهْزَأْ بِیْ فَقُلْتُ :

اِنِّیْ لَااَهْزَأُ بِکَ فَخُذْ تِلْکَ الْبَقَرَ وَرَاعِیَهَا فَاَخَذَهَا فَانْطَلَقَ ، فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذَالِکَ ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ فَافْرُجْ مَابَقِیَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۹۷۴)	جلد۴	صفحہ۱۸۹۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۶۵)		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۴۳)	جلد۵	صفحہ۲۷۵
السنن الکبریٰ (للبیہقی)	رقم الحدیث (۱۱۶۹۴)	جلد۶	صفحہ۱۹۴
قال المحقق:	رواہ مسلم فی الصحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین آدمی دوران سفر چل رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا تو وہ پہاڑ کی غار میں چلے گئے۔ پہاڑ سے ایک چٹان گر کر پہاڑ کے منہ (دہانے) پر آ گئی تو وہ چٹان غار کے دہانے پر پیوست ہوگئی اور انکے نکلنے کی راہ مسدود ہوگئی۔

تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا:

اپنے اپنے اعمال کا جائزہ لو جو عمل تم نے صرف لوجہ اللہ کیا ہو اس کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا مانگو تا کہ وہ تمہیں اس قید سے رہائی عطا فرمائے۔

تو ان میں سے ایک نے کہا:

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۹۷۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۱۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۹۷۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۲۱
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۷۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۵۱
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۶۶۸)	جلد ۳	صفحہ ۲۱۹
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۴۹۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۵۴
قال الالبانی:	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۶۶۹)	جلد ۳	صفحہ ۲۹۱
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۴۹۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۵۵
قال الالبانی:	حسن صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۳۴۱۱)	جلد ۸	صفحہ ۲۵۹
المعجم الکبیر (للطبرانی)	رقم الحدیث (۱۳۱۸۸)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۳۵

اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے عمر رسیدہ تھے اور میرے چھوٹے بچے بھی تھے میں دن بھر بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب میں ان کے پاس آتا تو بکریوں کا دودھ دوہتا تو اپنے ماں باپ کو اپنے بچوں سے پہلے پلاتا۔ تو ایک مرتبہ سبز درختوں کی طلب مجھے دور لے گئی تو میں اس وقت واپس گھر آیا جب رات چھا چکی تھی۔ تو میں نے اپنے ماں باپ کو پایا کہ وہ دونوں سو چکے تھے۔

تو میں نے ایسے ہی دودھ دوہا جیسے میں پہلے دودھ دوہتا تھا۔ تو میں دوھا ہوا دودھ لے کر آیا اور اپنے ماں باپ کے سرہانے کھڑا ہو گیا اور یہ بات مجھے ناپسند تھی کہ میں ان دونوں کو بے آرام کروں اور مجھے یہ بات بھی ناپسند تھی کہ اپنے ماں باپ سے پہلے بچوں کو دودھ پلاؤں اور میرے بچے میرے قدموں کے پاس فریاد وواویلا کرتے تھے۔ میری اور انکی یہی حالت وکیفیت رہی یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔

اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کیلئے کیا تھا تو ہمیں اتنی کشادگی عطا کردے کہ ہم اس میں سے آسمان کو دیکھ سکیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے (چٹان کو ذرا سرکا کر) اتنی کشادگی کردی کہ جس سے وہ آسمان کو دیکھ سکے۔

دوسرے نے (دعا شروع کی اور) کہا:

اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی تو میں اس سے محبت کرتا تھا جتنی آدمی عورتوں سے محبت کرتے ہیں اس سے بھی شدید تر۔ تو میں نے اس سے اسکا وجود حوالے کر دینے کا کہا تو اس نے انکار کر دیا یہاں تک کہ میں ایک سو دینار اسے پیش کروں۔

میں نے تگ ودو شروع کردی یہاں تک کہ ایک سو دینار جمع کر لیے۔ میں یہ سو دینار لے کر اس سے ملا۔ تو جب میں اسکے قریب بیٹھ گیا تو اس نے کہا:

اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈرو اور مہر کو اس کے حق کے بغیر نہ توڑو۔ تو میں اس سے اٹھ کھڑا ہوا۔

اے اللہ تو جانتا ہے کہ اگر میں نے اس کے پاس سے اٹھ آنا تیری رضا کیلئے کیا ہے تو ہم کو اس قید سے نکال لے تو اللہ نے اس چٹان کو کچھ سرکا کر کچھ اور کشادگی کر دی۔

تیسرے نے (دعا شروع کی اور) کہا:

اے اللہ! میں نے ایک مزدور تین صاع چاول پر لیا جب اس نے اپنا کام ختم کر لیا تو کہا مجھے میرا حق دے دے۔

میں نے اس پر اسکا حق پیش کیا تو اس نے اس سے منہ پھیرا اور اسے چھوڑ کر چل دیا میں ان چاولوں کو کاشت کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس کی رقم سے کئی گائیں اور انکا چرواہا خرید لیا۔

تو وہ ایک دن آیا اور کہا اللہ سے ڈرو اور مجھ پر ظلم نہ کرو اور مجھے میرا حق دے دو۔ تو میں نے کہا: ان گائیوں اور ان کے چرواہے کو لے جاؤ۔ اس نے کہا اللہ سے ڈرو اور مجھ سے مذاق نہ کرو۔ تو میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا۔ ان گائیوں اور ان کے چرواہے کو لے جاؤ یہ تیرا حق ہے تو اس نے وہ سارا مال لیا اور چلا گیا۔

اے اللہ! تو جانتا ہے کہ اگر میں تیری رضا کیلئے ایسا کیا ہے تو تو ہمیں اس قید سے رہائی عطا فرما تو اللہ تعالٰی نے اس چٹان کو سرکا کر ان کو رہائی عطا فرما دی۔

-☆-

اھل ایمان جو کام بھی کریں اللہ تعالٰی کی رضا کیلئے کرنا چاہیے۔ اللہ تعالٰی کی رضا سب سے بڑی دولت ہے۔

زیر نظر حدیث پاک میں جن تین افراد کا ذکر ہے اور انہوں نے جن اعمال کا وسیلہ دیکر اللہ سے دعا مانگی ان کے وہ تینوں کام اخلاص وللٰہیت پر مبنی ہیں۔ انکے خلوص وجذبہ پر اللہ کی نظر رحمت ہوئی تو ہر ایک کی دعا سے اتنی بڑی چٹان تھوڑی تھوڑی سرکنا شروع ہوئی اور وہ تینوں صحیح وسلامت غار سے باہر آ گئے۔

اس حدیث پاک سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ دعا میں بڑی قوت وطاقت ہے۔ اخلاص وللّٰہیت سے مانگی گئی دعا ایک چٹان کو اپنی جگہ سے سرکا دیتی ہے جو کام بیسیوں آدمی نہ کرسکیں وہ ایک دعا کر جاتی ہے۔

یہ تذکرہ یہ واقعہ اس امت کا واقعہ نہیں بلکہ یہ پہلی امتوں میں سے کسی امت کا واقعہ ہے۔ اب یہ امت محمد یہ علی صاحبھا الف الصلاۃ والتحیہ جو خیر الامم کہلاتی ہے اس کے کسی صالح وپارسا آدمی کے اخلاص وللّٰہیت کا عالم کیا ہوگا۔ پھر اس کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات کتنی حیرت انگیز طاقت کے مالک ہونگے۔

اگر اللہ تعالیٰ اخلاص پر مبنی پہلی امتوں کے کسی فرد کی دعاء رد نہیں کرتا تو اس خیر الامم کے نیک وصالح آدمی کی دعا ضرور قبول فرمائے گا۔

یہ امت صدیوں سے اپنی مشکلات کے حل کیلئے اور اپنے مصائب سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے اس امت کے صلحا افراد کی بارگاہ میں حاضری دیتے آئے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اگر اس نیک وصالح آدمی نے خلوص سے ان کے حق میں دعا کردی تو اللہ تعالیٰ فوراً انکی دعا کو قبول کرے گا اور انکی مشکل حل ہوجائے گی اور ان سے مصائب وآلام کے بادل چھٹ جائیں گے۔

والدین کا خدمت گزار:

اللہ کی رضا کیلئے والدین سے حسن سلوک کرنے والا اخلاص سے بھرپور ماں باپ کے خدمتگار کی دعا میں کس درجہ اثر ہے۔ غور کیجئے صرف ایک اسی نیکی کے سبب دعا سے اتنی بڑی چٹان سرک جاتی ہے۔ چٹان سرکانا انسانوں کے بس کی بات نہیں ہوا کرتی تو گویا جو کام انسانوں کے بس میں نہ ہو تو وہ ماں باپ کے خدمت گذار کی دعا سے ہوجاتے ہیں۔

خدمت والدین کے سلسلہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی پیش نظر رہنا چاہیے:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ يُبَايِعُه' عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكَ اَبَوَيْهِ يَبْكِيَانِ، فَقَالَ: اِرْجِعْ اِلَيْهِمَا وَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور وہ ہجرت پر بیعت کرنا چاہتا تھا اور وہ اپنے ماں باپ کو روتا چھوڑ کر آیا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ماں باپ کے پاس واپس لوٹ جاؤ جیسے انہیں روتا چھوڑ کر آئے ہو ایسے ہی انہیں ہنساؤ۔

-☆-

صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۶
قال الالبانی:	صحیح		
شرح مشکل آثار	رقم الحدیث (۳۱۲۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۶۶
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ حسن		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۶۹)	جلد ۷	صفحہ ۱۵۱
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۵۲۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۱
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۵۲۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۳
قال الالبانی:	صحیح		
مصنف عبدالرزاق	رقم الحدیث (۹۲۸۵)	جلد ۵	صفحہ ۱۷۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۳
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۷۸۳۰)	جلد ۹	صفحہ ۲۵
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۲۶۳۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۷۸
المسند الجامع	رقم الحدیث (۸۵۹۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۰۰
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۳۳۲)	جلد ۵	صفحہ ۲۱۰
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۴۹۰)	جلد ۶	صفحہ ۲۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ہجرت ایک عظیم نیکی ہے اللہ کی رضا کی خاطر اپنے گھر کو اپنے وطن کو اور اپنے اہل قبیلہ کو خیر باد کہہ کر دارِ اسلام میں آ جانا معمولی نیکی نہیں اس نیکی کے حصول کیلئے ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کر رہا ہے اس کے ماں باپ زندہ ہیں اور انہیں روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ہجرت کی اجازت نہیں دی بلکہ اسے گھر واپس جانے کا حکم ارشاد فرمایا اور فرمایا:

جیسے ماں باپ کو روتا چھوڑ کر آئے ہو اسی طرح واپس جا کر انہیں ہنساؤ۔

پہلے وہ اس کے آنے سے رنجیدہ ہوئے اب جب وہ واپس جائے گا تو اس کے جانے سے ماں باپ کو خوشی و مسرت ہوگی اور ان کے لبوں پر مسکراہٹ ہوگی۔ اولاد کی طرف سے ایسا عمل جس سے ماں باپ کے لبوں پر مسکراہٹ آجائے اولاد کیلئے باعث سعادت و نیک بختی ہے۔

ہمارے اسلاف ماں باپ کی خوشی کو کیا اہمیت دیتے تھے۔ عارف باللہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنیئے!

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ ابو اسماعیل دباس کہتے ہیں کہ میں حج کی نیت سے گھر سے نکلا اور شیراز پہنچ گیا۔ وہاں ایک مسجد میں گیا جہاں میں نے شیخ مومن کو دیکھا کہ گدڑی سی رہے ہیں۔ میں سلام کر کے بیٹھ گیا جب میری طرف متوجہ ہوئے تو مجھ سے دریافت کیا کہ کس نیت سے گھر سے نکلے ہو؟ کیا حج کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا:

لوٹ جاؤ اور ماں کی خدمت کرو مجھے ان کی یہ بات ناگوار محسوس ہوئی تو فرمانے لگے دل میں کیا پیچ و تاب کھا رہے ہو۔ میں نے پچاس (۵۰) حج کیے ہیں میں ان تمام حجوں کا ثواب تم کو دیتا ہوں اس کے عوض تم اپنی والدہ کی وہ خوشی مجھے دے دو جو تمہاری خدمت سے ان کو ہوگی۔[1]

(۱) نفحات الانس ۵۵۸

گناہوں سے بچنے والا:

جو آدمی اللہ کی رضا کیلئے گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے خوف خدا اس کے دل میں یوں گھر کر جاتا ہے کہ گناہ کے مواقع ہوتے ہوئے بھی وہ گناہ کی غلاظت میں گرنے سے بچ جاتا ہے اس آدمی کی دعا بھی پہاڑوں کو سرکا دیا کرتی ہے۔

گناہوں سے بچنے والا ورع کی دولت سے معمور ضعیف وناتواں نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرتیں اس کے ہاتھوں سے عیاں ہوتی ہیں۔اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو گناہوں سے محفوظ فرمائے۔

عارف باللہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ایک آدمی کا تذکرہ کرتے ہیں کہ جسے گناہ کا موقع ملنے کے باوجود اللہ یاد آ گیا اور اللہ کی رضا کیلئے اور اسکے خوف سے وہ گناہ کرنے سے محفوظ رہا۔

بصرہ کا ایک رئیس اپنے باغ میں ٹہل رہا تھا اچانک اس کی نظر اپنے باغبان کی بیوی پر پڑ گئی۔ اس کے حسن وجمال نے اسے فتنہ میں مبتلا کر دیا۔اس نے اپنے باغبان کو کسی کام کی غرض سے شہر سے باہر بھیج دیا اور اس باغبان کی بیوی کے پاس آیا اور برے ارادے کا اظہار کیا اور ساتھ ہی کہا:

اس مکان کے سب دروازے بند کر دو۔وہ عورت واپس آ کر کہنے لگی: میں نے اس مکان کے سب دروازے بند کر دیے ہیں سوائے ایک دروازے کے وہ مجھ سے بند نہیں ہوتا۔

اس رئیس نے اٹھتے ہوئے پوچھا؟ وہ کونسا دروازہ ہے جو تجھ سے بند نہیں ہوتا؟ میں خود جا کر بند کرتا ہوں۔اس عورت نے جواب دیا:

وہ دروازہ جو ہمارے اور اللہ کے درمیان ہے وہ مجھ سے بند نہیں ہوتا۔اتنا سننے کی دیر تھی کہ رئیس کو خدا یاد آ گیا اور شرمساری سے اپنے سر کو جھکا لیا۔اس وقت خدا یاد آنے پر اس قادر وقیوم نے اسے سچی توبہ کی توفیق عطا فرمادی۔[1]

(۱) کشف المحجوب للعارف الہجویری مطبوعہ

حقدار کو حق پہنچانے والا:

اکثر ایسے ہوتا ہے کہ حقدار کو اس کا حق نہیں پہنچایا جاتا ایسا کرنا بہت بڑی غلطی اور جرم ہے۔ حقوق العباد کی اس وقت تک معافی نہ ہوگی جب تک جس کا حق غصب کیا گیا ہو وہ معاف نہ کردے۔ جو مومن اللہ کی رضا کیلئے حقدار کو اس کا حق لوٹاتا ہو اس کی دعا بڑی با اثر ہوا کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین حنیف کی جملہ تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

-☆-

غنا کی دولت سے لبریز

عَنْ عُمَرَبْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبان يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:
خَرَجَ زَيْدُ بْنَ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِقَالَ : قُلْتُ :مَابَعَثَ إِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا لِشَيْيءٍ سَأَلَهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ :
سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلِيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يَقُوْلَ:
نَضَّرَ اللّٰهُ امْرءَ اً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَبَلَّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ ، ثَلَاثٌ لَايَغُلُّ عَلَيْهِنَّ :
قَلْبُ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الاَمْرِ وَلُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا نِيَّتَهُ فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّامَاكُتِبَ لَهُ وَمَنْ كَانَتِ الآخِرَةُ نِيَّتَهُ جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ أَمْرَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهٖ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ .

ترجمۃ الحدیث:

جناب ابان فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مروان کے ہاں سے نصف النھار کو نکلے میں نے کہا ضرور مروان نے آپ کو اس وقت کسی مسئلہ کیلئے بلا بھیجا ہے۔ میں نے حضرت زید سے عرض کر دی تو آپ نے فرمایا:

صحیح سنن ابو داود	رقم الحدیث (۳۶۶۰)	جلد۲	صفحہ ۴۱۱
قال الالبانی:	صحیح (مختصر)		
جامع بیان العلم وفضلہ	رقم الحدیث (۱۸۴)	جلد۱	صفحہ ۱۷۵
قال ابن عبدالبر:	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۸۹۰)	جلد۵	صفحہ ۱۴۳ (مختصر)
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۸۹۱)	جلد۵	صفحہ ۱۴۳ (مختصر)
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۴۰۴)	جلد۱	صفحہ ۶۸۹
قال الالبانی:	ھذا اسناد صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۷)	جلد۱	صفحہ ۲۷۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح (مختصر)		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۹۴)	جلد۱	صفحہ ۱۲۷
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین (مختصر)		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۴۹۲۵)	جلد۵	صفحہ ۱۵۴
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۲۳۵)	جلد۱	صفحہ ۳۰۲
قال الدارمی	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۳۸۳)	جلد۱۱	صفحہ ۱۵۵
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ حسن (مختصر)		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۶۸۳)	جلد۱۳	صفحہ ۱۳۹
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح (مختصر)		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۳۸۲)	جلد۱۶	صفحہ ۳۲
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۵۴)	جلد۲	صفحہ ۶۰
قال الترمذی	صحیح (مختصر)		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۰)	جلد۱	صفحہ ۱۳۹
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح (مختصر)		

اس مروان نے ہم سے چند چیزوں کے بارے میں دریافت کیا ہے جنہیں ہم نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

اللہ اس آدمی کو سرسبز و شاداب رکھے جس نے ہم سے حدیث پاک کو سنا پھر اسے کسی اور تک پہنچا دیا۔ کتنے ہی فقہ کی بات لے جاتے ہیں اس آدمی تک جو اس سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے۔ کتنے فقہ کا علم رکھنے والے ہیں کہ خود فقیہ نہیں ہیں۔

تین چیزیں ایسی ہیں جن پر مومن کا دل خیانت نہیں کرتا۔

۱۔ اللہ کیلئے عمل کو خالص کرنا۔

۲۔ ولاۃ الامر سے خیر خواہی کرنا۔

۳۔ جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ مسلمانوں کی دعا ان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہوتی ہے۔

کوئی عمل صالح کرتے ہوئے جس کے پیش نظر دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس سے اس کے امور کو منتشر کر دیتا ہے۔ اور اس کے فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور اسے دنیا اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کیلئے لکھ دی جاتی ہے۔

اور وہ خوش نصیب جو عمل صالح کرتے ہوئے آخرت کی نیت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام امور کو ایک جگہ جمع کر دیتا ہے۔ اور اس کے غنا کو اس کے دل میں رکھ دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل و رسوا ہو کر آتی ہے۔

-☆-

عَنْ اَنَسٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ النَّبِیَّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:
مَنْ کَانَتْ نِیَّتُهٗ طَلَبَ الْاٰخِرَةِ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِیْ قَلْبِهٖ وَجَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ وَاَتَتْهُ الدُّنْیَا وَهِیَ رَاغِمَةٌ ، وَمَنْ کَانَتْ نِیَّتُهٗ طَلَبَ الدُّنْیَا جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَیْنَ عَیْنَیْهِ وَشَتَّتَ عَلَیْهِ اَمْرَهٗ وَلَا یَاْتِیْهِ مِنْهَا اِلَّا مَا کُتِبَ لَهٗ.

ترجمة الحديث،

حضرت انس بن مالک –رضی اللہ عنہ– سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

جس کی نیت طلب آخرت ہو اللہ تعالیٰ اپنے غنا کی دولت اس کے دل میں انڈیل دیتا ہے اور اسکے تمام امور و حاجات کو ایک جگہ جمع فرما دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل وخوار ہو کر آتی ہے۔
اور جس کی نیت (تمام اعمال میں) طلب دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ محتاجی کو اس کی آنکھوں کے درمیان رکھ دیتا ہے اور اس کے تمام امور اور حاجتیں بکھر جاتی ہیں اور اسے اس دنیا سے اتنا ہی حصہ ملتا ہے جو (بدنصیبی میں لپیٹ کر) اس کے لئے لکھ دیا گیا ہے۔

–☆–

سلسلة الاحاديث الصحيحه	رقم الحدیث (۹۴۹)	جلد۲	صفحہ۶۳۴
سلسلة الاحاديث الصحيحه	رقم الحدیث (۹۵۰)	جلد۲	صفحہ۶۳۴
مشكوة المصابيح	رقم الحدیث (۵۲۵۰)	جلد۵	صفحہ۴۲
صحيح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۶۵)	جلد۲	صفحہ۵۹۴
قال الالبانی:	صحيح		
صحيح الترغيب والترهيب	رقم الحدیث (۳۱۶۹)	جلد۳	صفحہ۲۳۱
قال الالبانی:	صحيح لغيره		
صحيح الجامع الصغير	رقم الحدیث (۶۵۱۰)	جلد۲	صفحہ۱۱۰۹
قال الالبانی	صحيح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۷۴۳)	جلد۱۱	صفحہ۱۱

کتنا بڑا فرق ہے اس خوش نصیب میں جو فکر آخرت کی دولت سے لبریز ہے اور اس بدنصیب میں جس کے دل ودماغ میں دنیا کا حصول سرایت کیا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کتنا کریم ہے اس مسلم بھائی پر جو ہر عمل صالح میں آخرت پر نظر رکھتا ہے۔اس کی نیت،سوچ اور ارادہ میں دنیا کی ناپیدار چیزیں نہیں بلکہ اللہ الباقی کی باقی رہنے والی نعمتیں ہیں۔اس کی نیت میں صرف باقی رہنے والی نعمتیں ہی نہیں بلکہ انکی روح اور جوہر رضائے الٰہی ہے۔

کریم اللہ اپنے لطف وکرم سے اسے اس دنیا میں بھی محروم نہیں رکھتا بلکہ

۱- جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ:

اللہ تعالیٰ اپنے غنا کی دولت اس دل میں انڈیل دیتا ہے۔

جسے اللہ کی جانب سے غنا کی دولت ملے اسے کسی کی کیا پروا۔اس چشم فلک نے یہ نظارہ کئی مرتبہ دیکھا غنا کی دولت دل سے سمیٹنے والا فقیر،بادشاہ وقت بھی اس کے در پر آجائے تو اس نے کبھی آنکھ اٹھا کر بھی اس کی طرف نہ دیکھا جسے بے پروائی کی الٰہی دولت نصیب ہوا سے غیر کی کیا پرواہ۔

۲- جَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ:

جس کے ہر عمل صالح میں نیت اللہ کی رضا اور طلب آخرت ہو اللہ اس کی تمام حاجات کو اور اس کے جملہ امور کو ایک جگہ جمع فرما دیتا ہے۔وہ جہاں بھی بیٹھ جائے اسکی تمام حاجات وہیں بیٹھے بیٹھے پوری ہوتی ہیں اس کے تمام کام خودبخود سرانجام پا جاتے ہیں۔

وجہ واضح ہے قاضی الحاجات اس کی حاجتیں خود پوری فرماتا ہے۔بلکہ لوگوں کی حاجتیں بھی اس کے در سے پوری ہوتی ہیں۔اس لئے حسن نیت کی دولت رکھنے والے مرد حق آگاہ کے در پر ہر وقت بھیڑ لگی رہتی ہے۔کیونکہ اللہ اس کے در کو دکھی انسانیت کے لئے وجہ سکون اور پریشان حال افراد کے لئے باعث اطمینان بنا دیتا ہے۔

۳۔ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِىَ رَاغِمَةٌ'':

دنیا اس کے پاس ذلیل ورسوا ہوکر آتی ہے۔

دنیا اپنے چاہنے والوں کو خوار کرتی ہے۔ دنیا بڑی خودغرض اور بے وفا ہے یہ اپنے چاہنے والوں کی قبائے عزت کو تار تار کرنے سے باز نہیں آتی۔

لیکن محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ غلام جس کی نظر آخرت پر ہے اور جمال الٰہی کا شوق اس کی نیت کو اور اجلا اور مصفٰی کرتا ہے۔ وہ اس دنیا میں اس شان ووقار سے رہتا ہے کہ خودغرض اور متکبر دنیا اس کے پاس ایک ذلیل ورسوا کی طرح سر جھکائے کھڑی ہوتی ہے۔ بڑے بڑے شاہ اپنی تجوریاں لیکر اس کے پاس آتے ہیں تو وہ پائے حقارت سے انہیں ٹھکرا دیتا ہے۔

حاجت مندوں کا اژدھام، مفلوک الحال افراد کی کثرت، پھر اس پر لطف یہ کہ ہر ایک گوہر مراد لے کر واپس پلٹتا ہے۔ یہ سب کچھ ان کے ہاں دنیا کی حقارت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اور دوسری طرف وہ آدمی جو خالق کو بھول گیا اور دنیا کی دلدل میں یوں پھنسا کہ اس کے قلب ونظر پر دنیا ہی چھا گئی اور اس کے ارادے ونیت پر دنیا نے اپنے بے رحم پنجے گاڑ دیئے۔ پھر اللہ کی ناراضگی کا اس پر یوں اظہار ہوا:

۴۔ جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَبَيْنَ عَيْنَيْهِ:

اللہ محتاجی کو اس کے سامنے کر دیتا ہے۔

جس کی نظر دنیا پر ہو اللہ اسے محتاج بنا دیتا ہے۔ ظاہری طور پر چاہے اس کے ہاں دنیا کی ریل پیل ہو، متاع دنیا کی فروانی ہو، اس کے باوجود وہ محتاج رہتا ہے۔ دنیا کی حرص اسے رات کو سونے نہیں دیتی اور دنیاوی زندگی کے چند روز حرص کا بندہ بن کر گزارتا ہے۔

۵۔ وَشَتَّتَ عَلَيْهِ اَمْرُهٗ:

اس کے اموراوراسکی حاجتیں اللہ اس پر منتشر کردیتا ہے۔

اسے ایک جگہ قرارنہیں ملتا اسے ایک حالت میں چین نصیب نہیں ہوتا۔اللہ سے روگردانی کرنے والے کا یہ حشر کہ کبھی کسی چیز کی فکر کبھی کسی چیز کی احتیاجی۔غم واندوہ اورفکروانتشار اسے یوں گھیرتے ہیں کہ پل بھر چین نہیں ملتا۔

٦- وَلَايَأْتِيهِ مِنْهَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهٗ:

یہ دنیا اسے اتنی ہی ملے گی جتنی اس کے لئے لکھ دی گئی ہے۔

اللہ کو بھول جانے والا دنیا کے پیچھے پیچھے پھرتا ہے یہ دنیا ہاتھ نہیں آتی بجز اتنی مقدار کے جو اللہ نے اس کے لئے لکھ دی ہے۔

اللہ کی ناراضگی کا یہ کیسا انداز ہے اس چیز کے پیچھے وہ عمر بھر دیوانوں کی طرح پھرتا ہے جو اسے ملنے والی نہیں۔ایسا غافل مال کی کثرت تو لے لیتا ہے لیکن مال کی برکت سے یکسر محروم رہتا ہے۔

اللہ سب مسلم بھائیوں کو اپنے غضب وناراضگی سے محفوظ فرمائے۔

اس جملہ پر ایک اور رنگ سے غور کیجئے۔

جس کی نظر دنیا پر ہے اسے اتنی ہی دنیا ملے گی جو اس کے لئے لکھ دی گئی ہے۔تو بات واضح ہوئی جس کی نظر دنیا کے خالق پر ہو اور جس کی نگاہ آخرت پر ہو اسے صرف وہی انعامات نہیں ملیں گے جو اس کے لئے لکھ دیئے گئے ہیں بلکہ ان کے علاوہ بھی ملیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور رحمت سے لکھتا رہے گا اور اس کے مقدر کو مزید سنوارتا رہے گا۔

يَمْحُو اللّٰهُ مَايَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ:

اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے لکھتا ہے لوح محفوظ اسی کے پاس ہے۔

-☆-

ہر عملِ صالح کا اجر پانے والا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :

رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ مَعَ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ :

إِنَّ أَقْوَاماً خَلْفَنَابِالْمَدِیْنَۃِ مَاسَلَکْنَا شِعْباً وَلَا وَادِیاً إِلَّا وَھُم مَعَنَا، حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ.

ترجمة الحديث،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے:

ہم حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں غزوۂ تبوک سے واپس آرہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک کچھ لوگ ہمارے پیچھے مدینہ منورہ میں ہیں ہم جس بھی گھاٹی میں یا وادی میں چلے وہ ہمارے ساتھ ہی تھے انہیں معذوری نے روک رکھا ہے۔

–☆–

صحیح البخاری رقم الحدیث (۴۴۲۳) جلد۲ صفحہ۸۷۸

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وِآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ : لَقَدْ تَرَكْتُمْ بِالْمَدِيْنَةِ أَقْوَاماً مَا سِرْتُمْ مَسِيْراً وَلاَ أَنْفَقْتُمْ مِن نَفَقَةٍ وَلاَ قَطَعْتُمْ مِن وَادٍ إِلَّا وَهُمْ مَعَكُمْ ، قَالُوْا :

يَارَسُوْلَ اللّٰه ! وَكَيْفَ يَكُوْنُوْنَ مَعَنَا وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ ؟ قَالَ :

حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ.

ترجمة الحديث،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح البخاری	رقم الحدیث(٢٨٣٩)	جلد٢	صفحہ٨٧٨
صحیح البخاری	رقم الحدیث(٤٤٢٣)	جلد٣	صفحہ١٣٣٧
صحیح مسلم	رقم الحدیث(١٩١١)	جلد٤	صفحہ١٢٦
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(١٥٧٥)	جلد١	صفحہ٣٢٧
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(١٢)	جلد١	صفحہ١٠٨
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(١٨)	جلد١	صفحہ٦٥
قال المحقق	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(٢٧٦٤)	جلد٣	صفحہ٣٢٧
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث(٢٥٠٨)	جلد٢	صفحہ٩٨
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(٢٢٥٠)	جلد٢	صفحہ٣٨٣
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(١١٩٢٨)	جلد١٠	صفحہ٣٣٠
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

یقیناً تم مدینہ میں ایسی اقوام کو چھوڑ کر آئے ہو تم جو بھی سفر طے کرتے ہو تم اللہ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کرتے ہو یا تم کوئی وادی عبور کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی:

یا رسول اللہ! وہ مدینہ منورہ میں ہوتے ہوئے ہمارے ساتھ کیسے ہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً فرمایا:

انہیں عذر روکے ہوئے ہے۔

-☆-

حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کرنا کتنا بڑا ثواب ہے۔ اور غزوہ تبوک میں شریک ہونا تو بہت بڑی سعادت ہے۔ کچھ لوگ بیماری کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جا سکے لیکن ان کی نیت تھی کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کریں۔

امت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ صرف نیت کر لینے سے ہی اجر و ثواب میں شریک ہو گئے ہیں۔

اسی لئے تو کہتے ہیں:

نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِه

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

اس کا مفہوم یوں بھی ہے:

إِنَّ النِّيَّةَ الْمُجَرَّدَةَ مِنَ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ الْمُجَرَّدِ عَنِ النِّيَّةِ. (1)

مومن کی وہ نیت جو عمل سے مجرد ہو اس عمل سے بہتر ہے جو بغیر نیت کے کیا گیا ہو لیکن ایک رائے اس سے مختلف ہے اور اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

(1) المجالس السعیہ 11

اِنَّ نِیَّةَ الْمُؤْمِنِ تَبْلُغُ اِلٰی حَیْثُ لَایَبْلُغُ الْعَمَلُ لِاَنَّ نِیَّتَهٗ اَنْ یَعْبُدَاللّٰهَ تَعَالٰی وَلَوْعَاشَ اَلْفَ سَنَةٍ وَعَمَلُهٗ لَایَبْلُغُ ذَالِکَ۔

مومن کی نیت وہاں تک پہنچتی ہے جہاں تک اس کا عمل نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اس کی نیت ہوتی ہے کہ اگر وہ ہزار سال بھی زندہ رہے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا لیکن اس کا عمل وہاں تک نہیں پہنچتا۔

انسانی زندگی ایک مقررہ وقت تک ہے اس کے بعد اسے اس دار فانی سے کوچ کرنا ہے لیکن بندہ مومن کی یہ نیت ہوتی ہے کہ اگر اللہ مجھے قیامت تک زندگی دے تو میں اپنا سر بندگی اس کی بارگاہ میں جھکا دوں گا تو اللہ وحدہ لاشریک ایسے بندہ مومن کو قیامت تک عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔

وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ۔

انسان کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو اس کے اعمال نامہ میں بدیوں کی تعداد اگرچہ حدوشمار سے باہر ہو لیکن اگر وہ خلوص نیت سے اللہ تعالیٰ جانب اپنا قدم اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس اقدام کو کبھی رائیگاں نہیں فرماتا۔

لیکن دوسری طرف ایک آدمی چاہے کتنا ہی پرہیز گار کیوں نہ ہو اس کے ماتھے پر سجدوں کے نشانات چمک رہے ہوں لیکن جب بھی شیطان کے پھسلاوے سے اس کی نیت میں فتور آئے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے نہیں بچ سکے گا۔

غزوہ تبوک کو جیش العسرہ بھی کہتے ہیں اس جہاد میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود شریک ہوئے۔ یہ مدینہ منورہ سے کافی مسافت پر تھا اور موسم بھی انتہائی گرم تھا۔ شریک ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو راستہ میں کافی تکالیف اٹھانی پڑیں۔

اس غزوہ سے فراغت کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب واپس آرہے تھے تو راستہ میں ارشاد فرمایا:

کچھ لوگ ہمارے پیچھے مدینہ منورہ میں رہ گئے ہیں ہم جس بھی گھاٹی کو عبور کرتے ہیں یا جس

بھی وادی میں جاتے ہیں وہ ہمارے ساتھ ہیں وہ کسی عذر کی بنا پر شریک نہ ہو سکے۔

غور فرمایئے!

کچھ لوگوں کی دلی تمنا تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں جہاد میں شریک ہوں۔ اللہ کی رضا کیلئے دشمن اسلام سے لڑ جائیں لیکن کسی بیماری یا کسی اور معقول وجہ سے وہ اس جہاد میں شریک نہ ہو سکے تو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں محروم نہیں رکھا بلکہ اپنے شریک صحابہ سے فرمایا:

وہ ہمارے ساتھ ہیں وجہ واضح ہے کہ ان کے آنے کی نیت تھی۔ وہ سراپا اخلاص بن کر شرکت چاہتے تھے لیکن کسی معذوری کی بنا پر شریک نہ ہو سکے تو حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے یہ اعلان فرما کر صحابہ کرام پر واضح کر دیا کہ اصل چیز اخلاص وللٰہیت ہے۔ جو اخلاص سے کسی کام کا ارادہ کرتا ہے، نیت کرتا ہے، اگر چہ وہ کام نہ کر سکے پھر بھی وحدہٗ لاشریک اسے اس کام کا اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔

اسلام کتنا سچا اور سادہ دین ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کتنی عمدہ اور پیاری ہیں۔ ان تعلیمات پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔ اگر ایک آدمی کے پاس وسائل نہیں ہیں لیکن وہ جذبہ صادق رکھتا ہے۔ اس کی نیت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے یہ وسائل عطا فرما دے تو میں ہر نیک کام کروں گا۔ ایسا آدمی بلاشبہ بڑا سعید ہے اسے اگر چہ اسباب نہ بھی ملیں پھر بھی وہ رحمت الٰہیہ سے محروم نہیں ہے بلکہ اسکے اخلاص وللٰہیت کی بنا پر اسے اجر وثواب ملے گا۔

آج کے اس پرفتن دور میں بھی دین اسلام کا درد رکھنے والے کتنے ہی افراد ہیں جو صبح وشام دین حق کی ترویج میں مگن ہیں۔ ان کے پاس اسباب نہیں انکے پاس وسائل کی کمی ہے۔ اگر انہیں اسباب مہیا کر دیے جائیں تو وہ اپنے اپنے علاقہ میں دین اسلام کی تعلیمات کو خوب اجاگر کریں جس سے سارا علاقہ عظمت رفتہ کی یاد تازہ کر دے اور اسلام کی مہک سے معطر ہو جائے۔

ایسا ہو رہا ہے کہ اسلام دشمن قوتیں خطہ پاک میں جگہ جگہ مشنری سکول کھول رہی ہیں۔ دردِ اسلام رکھنے والا اس صورت حال سے تڑپتا ہے کہ کاش اس کے پاس وسائل ہوں تو وہ بھی اسلام کی سربلندی کیلئے جگہ جگہ دینی درسگاہیں تعمیر کردے جہاں بچے قرآن وسنت کے انوار سینوں میں لیکر اپنے گھروں کو پلٹیں۔

غیر مسلم قومیں غرباء ومساکین کی مالی امداد کر کے انہیں اسلام سے برگشتہ کرنے کی سعی کرتی ہیں۔ ایک مومن ومسلم کی تمنا ہے کہ اگر اس کے پاس دولت کی فراوانی ہو تو وہ اپنے دینی بھائیوں کی مدد واعانت کرے جس سے وہ غیر مسلموں کے جال میں پھنسنے سے بچ جائیں۔

الغرض سینکڑوں ایسے کام ہیں جن کی تمنا وآرزو ایمان والے کرتے ہیں لیکن حالات سے مجبور وہ کچھ کر نہیں سکتے۔ تو اللہ الکریم کا وعدہ ہے کہ جو ایسی تمنا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس کا پورا اجر وثواب عطا فرمائے گا۔

کائنات میں کیا ہونا ہے اور کیا نہیں ہونا یہ اس کے تکوینی امور ہیں۔ بندے کا کام فقط بندگی سے ہے۔ وہ اپنی ہمت وحیثیت کے مطابق کام کرتا جائے اس پر ثمرات عطا کرنا خالق ومالک کا کام ہے۔ وہ اگر اس دنیا میں نہ عطا کرے تو رنجیدہ نہیں ہونا کیونکہ اس کا وعدہ سچا ہے وہ آخرت میں یقیناً سرفراز فرمائے گا۔

-☆-

امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد واعانت

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّهُ ظَنَّ اَنَّ لَهُ فَضْلاً عَلٰى مَنْ دُوْنَهُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ – فَقَالَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ –:

اِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِضَعِيْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَاِخْلَاصِهِمْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸۹۶)	جلد۲	صفحہ۸۹۳
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۷۷۹)	جلد۲	صفحہ۴۰۹
قال الالبانی	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۸۶۵)	جلد۲	صفحہ۵۱۴
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۱۵۹)	جلد۵	صفحہ۲۹
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۷۸)	جلد۲	صفحہ۳۹۹
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۲۰۵)	جلد۳	صفحہ۲۳۹
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۰۳۳)	جلد۲	صفحہ۱۱۸۲
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۷۸۱)	جلد۲	صفحہ۶۱۳

ترجمۃ الحدیث:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہیں (حضرت سعد کو) یہ گمان ہوا کہ انہیں حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے غریب صحابہ پر شرف وفضل ہے۔حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشادفرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ اس امت پر مدد ونصرت فرماتا ہےاس کے ضعیف کی وجہ سے انکی دعاء انکی صلاۃ اورا نکےاخلاص کی وجہ سے۔

-☆-

اس امت کا ضعیف جو دنیاوی کروفر سے بے نیاز ہو چکا ہے عبادت الٰہی اس کے رگ وریشہ میں یوں سمائی ہے کہ اسے غیر کا خیال تک نہیں رہتا۔وہ دنیا داروں سے راہ ورسم نہیں رکھتا اس لیئے وہ دنیاوی قوت سے تہی دامن ضعیف ہوتا ہے۔لیکن وہ عنداللہ ضعیف نہیں بلکہ وجیہہ ہے۔اس کی دعامیں بڑا اثر ہے اس کی دعا تقدیر بدل دیتی ہے اس کی دل سے مانگی ہوئی دعا کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔

اسکی صلاۃ اسکی بندگی اپنی الگ شان رکھتی ہے وہ بندگی کے کیف میں یوں مست ہوتا ہے کہ دنیا کی ہرلذت اس کے سامنے بے کیف ہوتی ہے اوراس عارضی جہاں کے پردے کوچیر کر اللہ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں حاضری دیتا ہے وہ سب سے کٹ کراس کا ہوجاتا ہےاور جواللہ کا ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس کا ہوجاتا ہے۔

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۰۳۵)	جلد۲	صفحہ۱۱۸۲
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۴۳۷۴)	جلد۳	صفحہ۳۰۵
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۶)	جلد۱	صفحہ۱۰۵
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۷)	جلد۱	صفحہ۲۰
قال المحقق	صحیح		

ایسے ضعیف کے پاس دنیا کی قوت نہیں لیکن اخلاص کی قوت ہے جس کے سامنے عارضی قوتیں ہیچ ہیں۔ وہ پیکر اخلاص جس طرف بھی توجہ کرتا ہے اللہ کی رحمتیں اس طرف متوجہ ہو جاتی ہیں۔ ایسے ضعیف کا وجود ایک کمزور وجود نہیں بلکہ یہ برکات سے لبریز وجود ہے۔ اتنا برکات سے لبریز ہے کہ پوری امت محمدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوات واکمل التحیات فیض یاب ہوتی ہے۔

اگر امت پر کوئی مشکل وقت آجائے تو اسی ضعیف سے مدد لی جاتی ہے۔ امت پر ابتلاء کے وقت اھل اسلام انہیں اھل اللہ کے آستانوں پر حاضری دیا کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے آستانے اللہ کی مدد ورحمت سے لبریز ہوا کرتے ہیں اور یہ وہ مراکز ہیں جہاں مخلوق خدا کو خیرات ملا کرتی ہے۔

عارف باللہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سرزمین خرقان میں عرفان خداوندی کی دولت تقسیم کر رہے تھے آپ کے آستانہ پر مخلوق خدا حاضر ہوتی تھی اور وعدہ الٰہی بزبان خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اِنَّمَا يَنْصُرُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِضَعِيْفِهَا.

بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کے ضعیف کی وجہ سے اس امت کی مدد فرماتا ہے۔

پورا ہو رہا تھا کہ بادشاہِ وقت سلطان محمود غزنوی حاضر خدمت ہوا اس نے ملاقات کے اختتام پر کہا:

حضور! مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔

تو حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا چار چیزیں اختیار کرو۔

۱۔ پرہیزگاری ۲۔ باجماعت نماز

۳۔ سخاوت ۴۔ خلق خدا پر شفقت

حضرت خواجہ کی یہ نصیحت آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

پھر سلطان محمود نے عرض کی حضور! مجھے کوئی یادگار عطا کیجئے تو حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی

رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا پیرہن عطا فرمایا۔ جب سلطان محمود واپس ہوا تو شیخ اس کی تعظیم کو اٹھے۔ سلطان نے کہا جس وقت میں آیا تو آپ نے کچھ التفات نہ فرمایا اور اب آپ کھڑے ہو گئے ہیں۔

حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

تو بادشاہی کی رعونت اور امتحان کی نخوت میں آیا تھا اور اب انکساری و درویشی میں جاتا ہے اس لیے پہلے تیری بادشاہی کیلئے نہ اٹھا اب تیری درویشی کیلئے کھڑا ہوا ہوں۔ غرض سلطان وہاں سے چلا گیا۔

جب سومنات پر چڑھائی کی اور شکست کھانے لگا تو اضطراب کی حالت میں ایک گوشہ میں اترا اور حضرت خواجہ ابوالحسن کے پیرہن مبارک کو ہاتھ میں لیکر اپنی پیشانی زمین پر رکھ دی اور اللہ کی بارگاہ میں دعا کی:

الٰہی بآبروئے ایں خرقہ مرا بریں کفار ظفر دہ کہ ہر چہ از ینجا غنیمت بگیرم بدرویشان بدہم۔

اے اللہ! اس خرقہ مبارکہ کی آبرو کے صدقے مجھے ان کافروں پر فتح عطا فرما میں یہاں سے جو غنیمت لوں گا درویشوں میں تقسیم کردوں گا۔

جب سلطان نے خواجہ کے پیرہن کا واسطہ دیکر آپ کے خرقہ کے وسیلہ سے دعا کی تو فوراً وعدہ الٰہی بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

إِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ .

بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کی اس کے ضعفا کے وسیلہ سے مدد و نصرت فرماتا ہے انکی دعا انکی صلاۃ انکے اخلاص کی وجہ سے۔

کا عملی اظہار ہوا۔ ناگاہ کفار کی طرف سے رعد و ظلمت ایسی نمودار ہوئی کہ انہوں نے ایک دوسرے کو تہ تیغ کیا اور بہت سے پراگندہ ہو گئے۔ اس طرح لشکر اسلام کو فتح نصیب ہوئی۔

اسی رات سلطان محمود نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرما

رہے ہیں:

اے محمود! تو نے ہمارے خرقہ کی آبرو ضائع کردی اگر تو اس وقت خدا تعالیٰ سے دعا کرتا کہ یہ تمام کفار مسلمان ہو جائیں تو یہ سب مسلمان ہو جاتے اور انکی زبانیں فوراً کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے ورد سے معطر ہو جاتیں۔[1]

-☆-

(1) تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ۶۲،۶۱

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – یَقُوْلُ:

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ.

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۷۷۹)	جلد۲	صفحہ۴۰۹
قال الالبانی	اسنادہ حسن صحیح		
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۸۷۳)	جلد۳	صفحہ۵۷
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۱۷۳)	جلد۵	صفحہ۳۴
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۷۵)	جلد۲	صفحہ۳۹۹
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۲۰۶)	جلد۳	صفحہ۲۳۹
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۱)	جلد۱	صفحہ۲۹
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۴۳۷۳)	جلد۴	صفحہ۳۰۵
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۷۰۲)	جلد۲	صفحہ۲۵۶
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:
مجھے اپنے ضعفاء میں تلاش کرو کیونکہ تمہارے ضعفاء کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے

-☆-

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ :

اے اھل ایمان تم مجھے اپنے ضعفاء میں تلاش کرو۔

ہر مومن کی خواہش وتمنا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پالے، اسے حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت نصیب ہو۔ یہ وہ سرمایہ ہے جس کے مقابل تمام دولتیں ہیچ ہیں۔ جسے اس جہاں میں اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مل جائیں وہ بڑے نصیبوں والا ہے۔ حضور رسول

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۶۲۸)	جلد۱۶	صفحہ۷۷
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۷۸۰)	جلد۴	صفحہ۶۱۲
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۳۳۵)	جلد۷	صفحہ۳۳۵
قال المحقق:	صحیح		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۵۹۴)	جلد۲	صفحہ۱۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۷۶۷)	جلد۱۱	صفحہ۸۵
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الصحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۵۰۹)	جلد۳	صفحہ۹۴۳
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۶۴۱)	جلد۳	صفحہ۹۹۰
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔وہ ایمان والا سعادتوں سے لبریز ہے جو جستجوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لگا رہتا ہے جوئندہ یابندہ تلاش کرنے والا آخر کبھی نہ کبھی پالیا کرتا ہے۔

ضعیف وہ لوگ ہیں جو اس دنیا میں رہتے ہوئے متاع دنیا سے کنارہ کش عالم رنگ وبو میں ہوتے ہوئے اس کی رنگینیوں سے اعراض برتتے ہیں۔حاکمان وقت کی قوت سے دور بہت دور اپنے ہی جہاں میں شاداں وفرحاں ہیں۔انہوں نے نفس کی قوت کو زائل کردیا۔وہ لوگوں کی نظروں میں دنیا داروں کے خیال میں ضعیف وناتواں ہیں۔لیکن وہ عنداللہ وجیہہ ہیں۔یہ ضعفاء اخلاص کی دولت سے لبریز ہیں۔ان کا مطمع نظر اللہ الکریم کی رضاوخوشنودی ہے۔یہ پیکر صدق وصفا دنیاوی قوتوں اور طاقتوں سے تہی دامن ہوتے ہیں۔لیکن ان کے پاس ربانی قوت ہوا کرتی ہے۔ان کے پاس دنیا داروں کا جھمگھٹا نہیں ہوتا نہ احباب ثروت کی آمدورفت ہوتی ہے بلکہ ان کے پاس اگر کوئی ہے تو وہ ساری کائنات کے ہادی ورہبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار ہیں۔یہ اگر کسی بند کمرے میں بیٹھے ہیں تو انہیں تنہا نہ سمجھا جائے اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی نظر کرم ان پر ہے۔

پوچھیے حضرت امام غزالی سے کہ ان پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم کس درجہ ہے اور اگر کوئی تلاش کرنے والا غزالی جیسے ضعیف آدمی کے پاس پہنچ جائے تو یقیناً اسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری نصیب ہوگی۔

حضرت امام غزالی حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنی شہرۂ آفاق کتاب "**احیاء العلوم الدین**" تحریر فرمائی تو حاسدین نے ایک طوفان کھڑا کردیا اور امام غزالی کے بے دین ہونے کا فتویٰ صادر کردیا اور فتویٰ دیا کہ غزالی کی احیاء العلوم چورا ہے میں رکھ کر نذر آتش کردی جائے۔

امام غزالی جس کا ہر قدم رضائے الٰہی کے لیے تھا جس کی احیاء العلوم کی ہر سطر خالق ومالک

کی رضا کی خاطر لکھی گئی تھی ۔اس پر یہ فتویٰ غزالی علیہ الرحمۃ کا دل دُکھا، دل ٹوٹا، رات سوئے تو وہ ہستی تشریف لائی جس نے فرمایا ہے:

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ

مجھے اپنے ضعفاء میں تلاش کرو۔

آج ایک ضعیف لیکن عنداللہ وجیہہ کی دلجوئی کر رہے ہیں۔

غزالی روتے ہوئے عرض کر رہے ہیں یارسول اللہ! میں نے اللہ کی رضا کیلئے اور دین حق کی سربلندی کیلئے شریعت مطہرہ پر چلتے ہوئے کتاب لکھی لیکن فتویٰ لگا کہ اسے نذر آتش کر دیا جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلال میں فرمایا: کس نے فتویٰ لگایا؟

عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں نے فتویٰ لگایا۔

اسے بارگاہ خیرالورائی میں حاضر کیا گیا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اسے سزا دو! حضور عمر رضی اللہ عنہ نے اسے لٹا کر دُرّے لگائے۔

امام غزالی کی آنکھ کھلی تو دل مطمئن تھا کہ جس ہستی کو راضی کرنے کیلئے کتاب لکھی ہے۔وہ راضی ہے مجھے کسی اور کی کیا پرواہ ادھر جس نے فتویٰ لگایا اس نے صبح توبہ کی اعلان کر دیا۔اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دل احیاء العلوم کی طرف مائل کر دیے۔

اس فتویٰ لگانے والے کا دس سال بعد جب انتقال ہوا غسل دینے کیلئے جب اسکی قمیص اتاری گئی تو اس کے جسم پر اس وقت بھی دُرّوں کے نشانات موجود تھے۔

غزالی کو ضعیف وکمتر سمجھنے والا غزالی کے صحیح مرتبہ کا ادراک نہ کر سکا کہ یہ وہ ضعیف ہے جسے بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری نصیب ہے۔

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ.

دور کیا جانا ہے پاکستان کے شہر قصور چلیے! شہر قصور سے باہر قبرستان میں ایک بڑا گنبد نظر آتا

ہے۔ یہ مردِ حق آگاہ عارف باللہ حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پرانوار ہے۔

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ کی تفسیر یوں ہوئی کہ

حضرت خواجہ ایک دن عشق نبوی میں بے تاب ہوگئے اور گھر کے ایک کمرے میں رو رو کر اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کررہے ہیں اور کرم کی درخواست کررہے ہیں کہ اچانک انہیں یوں محسوس ہوا کہ ان کے مکان کی دیوار ختم ہوگئی ہے، آہستہ آہستہ تمام دوریاں مٹ رہی ہیں، بڑے بڑے شہر دریا وصحرا جنگلات و پہاڑوں کا سلسلہ سب ختم ہوتا دکھائی دیتا ہے۔قصور اپنے گھر بیٹھے انہیں گنبد خضرا نظر آجاتا ہے۔پھر سنہری جالیوں سے نور نکلتا نظر آیا وہ نور آسمان پر پھیلتا چلا گیا۔ یہ قافلہ نور انکی طرف بڑھ رہا ہے۔وہ حیرت ومسرت کے ملے جلے جذبات سے یہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔ انہیں خبر اس وقت ہوئی جب انکے گھر کی ہر اینٹ کہتی تھی:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمال شفقت سے فرمایا:

اے غلام محی الدین کیوں روتے ہو؟ عرض کی یا رسول اللہ روتا ہوں تو آپ کے فراق میں روتا ہوں۔اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا:

اے غلام محی الدین! آج کے بعد جب تیرا جی چاہے کہ تو میرا دیدار کرے تو اس کمرے میں آجایا کرنا تجھے میرا دیدار ہوجایا کرے گا۔

تاریخ گواہ ہے اس دن کے بعد حضرت خواجہ کو دن میں ایک مرتبہ دیدار کی تمنا ہوتی یا دس مرتبہ جب بھی وہ اس کمرے میں داخل ہوتے تو سامنے جلوہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر آتا۔

اس سعادت عظمیٰ کی بنا پر آپ کو خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ مجھے اپنے ضعفا میں تلاش کرو۔

جسے بھی تڑپ ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پالے تو اسے چاہیے کہ وہ کسی خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری کی بارگاہ میں حاضر ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم سے سرفراز فرمائے۔

اِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ:

رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہے وہ جسے چاہے رزق عطا فرماتا ہے۔دشمن کے مقابل فتح ونصرت بھی اللہ عطا کرتا ہے۔وہ جسے چاہے نصرت سے سرفراز فرماتا ہے۔یہ رزق یہ فتح نصرت دینے والا اللہ ہے۔لیکن بے وسیلہ عطا نہیں فرماتا بلکہ یہ ضعفاء کے وسیلہ سے عطا فرماتا ہے۔

یہ وہی سعید لوگ ہیں کہ دنیا کے بوجھ سے ہلکے اور دنیاوی طاقتوں سے دامن چھڑائے فقط ربانی اعانت وطاقت پر بھروسہ کیے ہوئے ہیں۔ان کے اخلاص، انکی للّٰہیت،انکی صلوات،انکی تسبیحات،انکی مناجاتیں اور انکی دعائیں اہل ایمان کی مدد ومعاون ہیں اور انکی دستگیری کرتی ہیں۔

جہاں کہیں رزق کے دروازے بند ہو جاتے ہیں ان اھل اللہ میں سے کوئی بارگاہ ذوالجلال میں عرض کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی شانِ بے نیازی کے باوجود انکی التجا رد نہیں کرتا بلکہ رزق کے دروازے کھول دیتا ہے اور مخلوق خدا راحت وآرام پاتی ہے۔

رزق کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ حسی رزق

۲۔ معنوی رزق

حسی رزق یہ کھانے پینے اور پہننے کی چیزیں ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کافر ومسلم سب کو دیتا ہے۔اس میں اپنے اور بیگانے میں کوئی تخصیص نہیں یہ اس کا فضل ہے جس سے بلا استثناء سب سیراب ہو رہے ہیں لیکن

معنوی رزق علم وحکمت ،زھد وورع،اخلاص وللّٰہیت،صلاۃ وصوم کی پابندی،غرباء

ومساکین کی لوجہ اللہ دلجوئی، یہ سب کچھ صرف اور صرف اھل ایمان کیلئے ہے۔تقویٰ وطھارت کی دولت صرف مومن ومسلم کیلئے ہے۔یہ معنوی رزق اللہ تعالیٰ ان ضعفاء کے وسیلہ سے عطا فرماتا ہے۔ ان اھل اللہ کے توسل سے کرم ہوتا ہے۔

اگر کسی کو صلاۃ وصوم کی توفیق ملی ہے زھد وورع سے آراستہ ہے ذکر الٰہی اس کی غذا ہے تو یہ مت سمجھے کہ اس کا ذاتی کمال ہے اور کسی کے وسیلہ کے بغیر ہوگیا ہے۔نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ سارا کرم ان گدڑی پوشوں کی وجہ سے ہے جن کا وجود اہل ایمان کیلئے نعمت عظمیٰ ہے اور جنکی صحبت کبریت احمر ہے کہ جو کھوٹا بھی ان سے مس ہوا چند دن انکی صحبت میں رہا اس کا باطن بھی اجلا و مصفّٰی ہو گیا۔

اِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ.

تمہاری مدد واعانت کی جاتی ہے اور تم پر رزق کے دروازے کشادہ کیے جاتے ہیں تو ان ضعفاء کی وجہ سے۔یہی وہ پیکر اخلاص اھل اللہ ہیں جن کا وجود فتح ونصرت کا بھی ضامن ہے۔

ظاہری دشمن کے مقابل فتح اور چیز ہے اور حقیقی دشمن کے مقابل فتح اور چیز ہے۔کامیاب وکامران وہی ہے جو اس رزم گاہ حیات میں شیطان کے داؤ پیچ سے محفوظ رہا۔اس کا شیطان سے بچ جانا یہ اس کا کمال نہیں بلکہ یہ کسی اللہ والے کی نظر کرم کا کمال ہے۔اس ضعیف کا کمال ہے جو عند اللہ وجیہہ ہے۔اسکی ایک نظر شیطانی قلعوں کو مسمار کردیتی ہے اور رحمانی انوار سے باطن کو منور ومعطر کردیتی ہے۔

-☆-

رحمتِ الٰہی سے لبریز

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ – رَضِی اللّٰہُ عَنْہُ – عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ وَمَلْعُوْنٌ مَافِیْھَااِلَّامَاابْتُغِیَ بِہٖ وَجْہُ اللّٰہِ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

دنیاملعون ہےاور جوکچھ دنیامیں ہے وہ بھی ملعون ہےسوائے اس عمل کے جس کے کرنے میں مقصوداللہ تعالٰی کی رضاہو۔

-☆-

مجمع الزوائد	رقم الحدیث(۱۷۶۵۹)	جلد۱۰	صفحہ۳۸۱
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۱۰)	جلد۱	صفحہ۶۱
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۹)	جلد۱	صفحہ۱۰۷
قال الالبانی:	حسن لغیرہ		

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشادگرامی اخلاص وللٰہیت کی اہمیت کو واضح کرتا ہے ۔لیکن یہ جلال بھرے الفاظ ہم سب کوجھنجھوڑنے کیلئے کافی ہیں ۔جس دنیا سے ہم محبت کرر ہے ہیں اور جس کے حصول میں حلال وحرام کی تمیز ختم ہوگئی ہے ۔جس کی طلب میں اوامر الٰہیہ کوفراموش کردیا گیا ہے اورنواھی کو کوئی اہمیت نہیں دی جارہی وہ دنیا ملعون ہے ۔

کیا اس لفظ ملعون سے بڑھ کر کوئی ایسا لفظ ہے جو اس کی قباحت کو ظاہر کرے ۔

اللہ کے پیارے حبیب امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں اگر اس دنیا اور متاع دنیا کا ایمان والوں کیلئے کوئی فائدہ ہوتا تو آپ ہرگز یہ لفظ استعمال نہ فرماتے ۔اس لفظ کا استعمال بتاتا ہے کہ دنیا اس قابل نہیں کہ اھل ایمان اسے منہ لگائیں ۔اھل ایمان تو ذات الٰہی کے طلب گار ہوا کرتے ہیں ۔خالق و مالک کی رضا کو چاہنے والے اور اس کی مرضی پر قربان ہونے والے ہیں ۔انہیں محبت ہے تو ہر اس چیز سے جس سے ان کا خالق و مالک راضی ہوجائے اور اس کا پیارا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوید رضا عطا کردے ۔

ہاں اللہ ذوالجلال والاکرام کو وہی کام پسند ہے جو اس کیلئے ہو بندہ مومن کو اپنے تمام احوال اپنے افعال وکردار کو درست کرنا چاہیے ۔اسکے معاملات اس کا کاروبار اسکی عادات اسکا برتاؤ، اسکی محبتیں، اسکی چاہتیں، اس کی نفرتیں، اسکی ناپسندیدگیاں یہ سب کچھ اللہ الواحد کیلئے ہونا چاہیے ۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کی نظر کرم میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:
إِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ إِلٰی أَجْسَامِكُمْ وَلَاَ إِلٰی صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ یَنْظُرُ إِلٰی قُلُوْبِكُمْ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۹)	جلد۱	صفحہ۲۵
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵)	جلد۱	صفحہ۱۰۹
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۶۴)	جلد۴	صفحہ۱۹۸۶
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۴۰۹۷)	جلد۳	صفحہ۴۲۷
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۷۱۷)	جلد۱۰	صفحہ۴۰۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۸۱۴)	جلد۷	صفحہ۴۹۵
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۹۰۲)	جلد۹	صفحہ۲۱۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۴۳)	جلد۴	صفحہ۴۸۵
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۳۵۹)	جلد۳	صفحہ۳۵۶
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے قلوب کو دیکھتا ہے۔

-☆-

اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں کسی کے برگزیدہ ہونے کا معیار اس کی جسمانی ساخت نہیں کہ جس کا جسم عمدہ ہے، جو خوش شکل ہے یا جس کی رنگت چمکدار ہے یا جس کے اعضا مناسب ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا پیارا ہے۔نہیں ہرگز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرب ومحبوب وہ ہے جس کا دل اچھا ہے۔ جو نیت صالح رکھتا ہے،اس کا اٹھنا،اسکا بیٹھنا،اس کا چلنا، پھرنا،اس کی عبادات،اسکے معاملات اس کا لین دین سب اخلاص پر مبنی ہے۔

دنیا میں بڑے بڑے حسین ہوئے ہیں اور کوئی زمانہ حسینوں سے خالی نہیں۔بڑے بڑے زورآور اور طاقت والے ہوئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں صرف اسی بنا پر ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی محبوب ہے جو اچھے دل والا ہے جو حسن نیت کی سعادت سے لبریز ہے۔

اِنّ اللّٰہَ لَایَنْظُرُ اِلٰی أَجْسَامِکُمْ وَلَا اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ.

اللہ نہ تمہارے جسموں کو دیکھتا ہے اور نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے بلکہ وہ تو تمہارے قلوب

سلسلة الاحاديث الصحيحة	رقم الحديث (۲۶۵۶)	جلد۶	صفحہ ۳۲۸
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحديث (۱۸۶۲)	جلد۱	صفحہ ۳۸۰
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحديث (۵۳۱۴)	جلد۵	صفحہ ۲۰
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۳۹۴)	جلد۲	صفحہ ۱۱۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحديث (۲۷۳۱)	جلد۵	صفحہ ۲۲۷

اورتمہاری نیات کو دیکھتا ہے۔

کسی کے ظاہری اعمال چاہے جتنے بھی اچھے ہوں جب تک اخلاص نہ ہوگا ان ظاہری اعمال کی کوئی حیثیت نہیں ۔روح کے بغیر جسم مردہ ہوا کرتا ہے لوگ اس جسم کو قبرستان چھوڑ آتے ہیں اور جس عمل میں حسنِ نیت نہ ہو وہ عمل بے جان ہے ۔اس کا ٹھکانا کچھ اور ہوگا اللہ کی رضا کی جگہ جنت اسکا ٹھکانہ نہیں ۔اے اہل ایمان! آیئے اپنے اعمال کے ساتھ اپنی نیت بھی درست کریں ۔ظاہر کے ساتھ باطن کو اجلا بنالیں کیونکہ ہمارا خالق ومالک ہمارے باطن کو دیکھتا ہے۔

آج ظاہر بیماری کا شکار ہو جائے جسم کو کوئی مرض لگ جائے ہم فوراً ڈاکٹر یا طبیب سے رجوع کرتے ہیں جو ہمارا علاج کرتا ہے، دوائی تجویز کرتا ہے، پرہیز بتاتا ہے، ہم اس کی ہدایات پر عمل کرتے ہیں کہ ہمیں شفامل جائے ۔اور اسکی ہدایات کونظر انداز نہیں کرتے کہ کہیں مرض طویل نہ ہو جائے اور وبال جان نہ بن جائے۔

اسی طرح ہماری روح ہمارا قلب بھی بیماری کا شکار ہوتا ہے لیکن صد افسوس کہ ہمیں اسکی بیماری کا احساس تک نہیں ہوتا اور نہ اسکے علاج ومعالجہ کی فکر ہوتی ہے ہاں جیسے جسم کے علاج کیلئے طبیب موجود ہیں اسی طرح قلب وروح کے علاج کیلئے بھی اطباء موجود ہیں ۔ہمیں ان کی طرف رجوع کرنا چاہیے ۔انکی ہدایات پرعمل کرنا چاہیے ۔جونسخہ بتائیں اس پر عمل کرنا چاہیے ۔اور جس چیز سے پرہیز بتائیں اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔کہیں ایسا نہ ہو کہ غفلت کی بناپر بیماری طویل ہو جائے اور خطرناک صورت اختیار کر جائے اور دیکھتے ہی دیکھتے روح کی موت واقع ہو جائے اور بدنصیبی کی اتھاہ گہرائیوں میں چلے جائیں۔

آیئے اس خطرناک صورت سے پہلے سنبھل جائیں اور قلب وروح کو درست کرنے کی فکر کریں کیونکہ ہمارا خالق ومالک ظاہر کونہیں قلب کو دیکھتا ہے اس کے ہاں وہی اچھا ہے جس کے قلب وروح اچھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کامحبوب

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ – :

اِنَّ رَجُلاً زَارَ اَخاً لَهٗ فِیْ قَرْیَةٍ اُخْرٰی ، فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَکاً فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْهِ قَالَ :

اَیْنَ تُرِیْدُ ؟ قَالَ : اُرِیْدُ اَخاً فِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ ، قَالَ :

هَلْ لَکَ عَلَیْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ : لَا غَیْرَ اِنِّیْ اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ، قَالَ :

فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِیْهِ۔

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۴۳۶)	جلد۳	صفحہ۲۰۵
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۵۷۷)	جلد۲	صفحہ۲۸۹
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۰۱۷)	جلد۳	صفحہ۱۶۰
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

ایک آدمی اپنے ایک بھائی سے ملنے کے لئے دوسری بستی گیا۔اللہ تعالیٰ نے اس کی گزرگاہ میں ایک فرشتہ اس کے انتظار میں مقرر فرمادیا۔جب اس آدمی کا اس فرشتہ کے قریب سے گزرہوا تو فرشتے نے پوچھا کہاں کاارادہ ہے؟

تواس نے جواباً کہا:اس بستی میں میراایک بھائی ہےاس سے ملنےکاارادہ رکھتاہوں۔

فرشتے نے پھرپوچھا؟ کیا تیرااس پرکوئی احسان ہےجسےتومکمل کرنا چاہتاہے؟

اس نے کہا:ایسی کوئی وجہ نہیں۔میرےاس سے ملنےکاسبب سوائے اس کے کچھ نہیں کہ میں

صحیح مسلم	رقم الحدیث(۲۵۶۷)	جلد۴	صفحہ۱۹۸۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۶۵۴۹)	جلد۴	صفحہ۱۷۸
جامع الاصول	رقم الحدیث(۴۷۸۲)	جلد۵	صفحہ۲۳۹
قال المحقق	صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث(۹۲۶۲)	جلد۹	صفحہ۱۲۴
قال حمزہ احمدالزین	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث(۷۹۰۶)	جلد۸	صفحہ۱۳۴
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث(۱۰۱۹۸)	جلد۹	صفحہ۴۲۶
قال حمزہ احمدالزین	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث(۱۰۵۴۹)	جلد۹	صفحہ۴۱۴
قال حمزہ احمدالزین	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۴۹۳۵)	جلد۴	صفحہ۴۲۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۵۷۲)	جلد۲	صفحہ۳۳۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(۳۵۶۷)	جلد۱	صفحہ۶۶۷
قال الالبانی:	صحیح		

اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتا ہوں۔تب اس فرشتہ نے کہا:

میں آپ کی طرف اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا فرشتہ ہوں اور یہ پیغام ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے محبت کرتا ہے جیسے آپ اپنے بھائی سے اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتے ہیں۔

-☆-

اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے بے شمار لیکن اس آدمی کی قسمت پر قربان جائیں جس سے خود اللہ محبت کرتا ہے۔

اللہ اس سے محبت کرتا ہے جس کی ہر نیک کام میں نیت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے بلکہ اگر وہ کسی سے ملنے کے لئے بھی جاتا ہے تو اس ملاقات میں اس کی نیت اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہر مسلم بھائی کو یہی سوچ عطا فرمائے اور اس کی نیتوں کا قبلہ اللہ تعالیٰ اپنی رضا بنائے۔

-☆-

حشر ونشر نیتوں پر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

اِنَّمَا یُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ۔

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳۰۵)	جلد۳	صفحہ۳۷۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۲۹)	جلد۴	صفحہ۵۴۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۰۶۶)	جلد۹	صفحہ۱۰۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۷)	جلد۱	صفحہ۲۵
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۳۷۹)	جلد۱	صفحہ۴۶۸
قال الالبانی:	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳)	جلد۱	صفحہ۱۰۹
قال الالبانی:	صحیح لغیرہ		

ترجمۃ الحدیث،

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

بیشک قیامت کے دن لوگوں کوانکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

-☆-

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ:

يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ.

ترجمۃ الحدیث،

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

قیامت کے دن لوگوں کوانکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۸۰۴۲)	جلد۱	صفحہ۱۳۳۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳۰۶)	جلد۳	صفحہ۳۷۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۳۰)	جلد۴	صفحہ۵۲۵
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۷۸)	جلد۴	صفحہ۲۲۰۶
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۷)	جلد۱	صفحہ۲۵
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴)	جلد۱	صفحہ۱۰۹
قال الالبانی:	صحیح لغیرہ		

اے مسلم بھائی!

کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ اپنے حسن نیت کے سبب قیامت کے دن ظل الٰہی کے مزے لے رہے ہوں اور ہم نیت نیک نہ ہونے کی وجہ سے اللہ کی گرفت میں ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا بِبَرَکَةِ مَنْ بَعَثْتَہٗ رَحْمَةً لِلْعَالَمِیْنَ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ –۔

ہر کام میں نیت خالص کرنے والے اور اللہ کی رضا تلاش کرنے والے کتنے فیروز بخت ہیں۔

-☆-

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا – قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ – :

یَغْزُوْ جَیْشُ الْکَعْبَةَ فَاِذَا کَانُوا بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ یُخْسَفُ بِاَوَّلِھِمْ وَآخِرِھِمْ ، قَالَتْ : قُلْتُ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! کَیْفَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِھِمْ وَآخِرِھِمْ وَفِیْھِمْ اَسْوَاقُھُمْ وَمَنْ لَّیْسَ مِنْھُمْ. قَالَ:

یُخْسَفُ بِاَوَّلِھِمْ وَاٰخِرِھِمْ ثُمَّ یُبْعَثُوْنَ عَلٰی نِیَّاتِھِمْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۱۱۸)	جلد۲	صفحہ۲۳۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۸۴)	جلد۴	صفحہ۲۲۱۰
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۸۱۱۳)	جلد۲	صفحہ۱۳۲۸
قال الالبانی:	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۶)	جلد۱	صفحہ۲۴
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۱)	جلد۱	صفحہ۱۰۸
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث (۱۲۴۲)	جلد۴	صفحہ۱۵۷
مشکاة المصابیح	رقم الحدیث (۲۶۵۲)	جلد۳	صفحہ۱۱۶
قال الالبانی:	متفق علیہ		

ترجمة الحديث،

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرنے کیلئے نکلے گا جب وہ بیداء (چٹیل میدان) میں پہنچے گا تو اس کے اول وآخر (تمام شرکاء) کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے عرض کی:

یا رسول اللہ! اس لشکر کے اول وآخر (سب کو) کیسے زمین میں دھنسایا جائے گا حالانکہ ان میں وہ لوگ بھی ہوں گے جنہیں جبراً لایا گیا ہوگا اور وہ بھی ہوں گے جو ان میں سے نہ ہوں گے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان کے اول وآخر (سب کو) زمین میں دھنسا دیا جائے گا لیکن قیامت کے دن انہیں انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

-☆-

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ نبوت قیامت تک آنے والے تمام واقعات کا مشاہدہ کر رہی ہے۔ انہیں مشاہدات میں سے ایک وقوعہ کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ سے کر دیا۔

ایک لشکر کعبہ مکرمہ پر حملہ کی خاطر نکلے گا۔ یہ برے ارادہ سے نکلنے والا لشکر جب ایک چٹیل

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٧٥٥)	جلد ١٥	صفحہ ١٥٥
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٤٠٦٣)	جلد ٤	صفحہ ٤٣٣
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلة الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (٢٣٣٢)	جلد ٥	صفحہ ٥٥٨

میدان میں پہنچے گا تو لشکر کے تمام شرکاء کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سوچا یہ بری نیت سے نکلنے والا لشکر جس کے اول و آخر سب کو زمین میں دہنسا دیا جائے گا۔ پورے کا پورا لشکر اتنا بدنصیب نہیں ہوسکتا کہ کعبہ مکرمہ کو منہدم کرنے نکل کھڑا ہو۔ یقیناً اس لشکر میں ایسے لوگ بھی ہونگے جنہیں ان کی مرضی کے خلاف شامل کیا جائے گا۔ وہ جبر کے ہاتھوں مجبور ہوکر نکلے ہوں گے ان کا جرم اتنا بڑا نہیں جتنا اس لشکر کو ترتیب دینے والوں کا ہے۔ اس پر انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کردی:

یارسول اللہ! سب کو کیونکر زمین میں دہنسایا جائے گا جبکہ ان کا جرم ایک جیسا نہیں؟ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

زمین میں دہنسایا تو سارے لشکر کو جائے گا لیکن قیامت کے دن ان کو انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

ایک آدمی کو کسی غلط کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے اس کی نیت وہ کام کرنے کی نہیں بلکہ وہ دل ہی دل میں اللہ تعالی سے ڈر بھی رہا ہے تو یاد رکھیئے یہ نیت اس کی رائیگاں نہیں جائے گی بلکہ اس کا کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوگا۔

کعبہ مشرفہ کو منہدم کرنے کیلئے نکلنا بہت بڑا گناہ ہے اور ایسا کوئی کافر ہی کرسکتا ہے بلکہ وہ بدنصیب کرسکتا ہے جو کفر میں بھی حدود کو پھلانگ گیا ہو۔ ایسی صورت میں وہ اپنے ساتھ جبراً کسی مسلم کو لے جاتا ہے۔ اس صحبت کا اثر اسی مسلم پر تو ہوا کہ ظاہراً جو سزا کافر کو ملی وہی ایک مسلم کو بھی ملی۔ زمین میں اگر کافر دھنسائے گئے تو ان کے ساتھ صحبت بد کی وجہ سے مسلم بھی دھنسا دیئے گئے۔

لیکن ایک مسلم کی نیت اسے دائمی وابدی عذاب سے بچالے گی۔ یہ دائمی عذاب سے بچنا نیت کی وجہ سے ہے۔ جنکی نیتیں صحیح ہیں اگرچہ بظاہر ان سے کوئی غلط کام سرزد ہوجائے تو اس کام کی سزا کے بعد آخر نیت کی وجہ سے چھٹکارا ہوجائے گا۔ اللہ تعالی ہر اھل ایمان کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

ظِلِّ الٰہی میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ :

اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ۔

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۹۱۵)	جلد۱	صفحہ۳۸۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۰۱۱)	جلد۳	صفحہ۱۵۸
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۲۴۸)	جلد۳	صفحہ۲۰۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۶۶)	جلد۴	صفحہ۱۹۸۸
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۹۳۴)	جلد۴	صفحہ۴۳۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۷۴)	جلد۲	صفحہ۳۳۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۳۶)	جلد۹	صفحہ۵۶۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

میرے جلال وعظمت کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ میں انہیں اپنے سایہ میں بٹھاؤں گا آج میرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہے۔

-☆-

آج ہر آدمی کسی نہ کسی سے محبت کرتا ہے۔ ہر سینہ میں کسی نہ کسی کی چاہت کا چراغ فروزاں ہے۔

کاش!

مسلم بھائی محبت کرنے سے پہلے نیت کو صحیح کرلے اگر نیت صرف اللہ کی رضا ہو تو وہ مسلم بھائی چلتا پھرتا جنتی ہے اور قیامت کے دن اس کی عزت قابل دید ہوگی۔

نفسی نفسی کا عالم، رشتہ داریاں اور تعلقات منقطع ہشدت تپش اور غضب الٰہی الامان الحفیظ،

المعجم الكبير للطبراني	رقم الحديث (١٤٤)	جلد٢٠	صفحہ٧٨
المعجم الكبير للطبراني	رقم الحديث (١٤٥)	جلد٢٠	صفحہ٧٨
المعجم الكبير للطبراني	رقم الحديث (١٤٦)	جلد٢٠	صفحہ٧٩
المعجم الكبير للطبراني	رقم الحديث (١٤٧)	جلد٢٠	صفحہ٧٩
المعجم الكبير للطبراني	رقم الحديث (١٤٨)	جلد٢٠	صفحہ٧٩
المعجم الكبير للطبراني	رقم الحديث (١٤٩)	جلد٢٠	صفحہ٧٩
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٧٢٣٠)	جلد٧	صفحہ٧٠
قال احمد محمد شاكر	اسناده صحيح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (١٠٨٥٣)	جلد٩	صفحہ٢٠١
قال حمزة احمد الزين	اسناده صحيح		

ان ہولناک گھڑیوں میں اللہ کا ایک محبت بھرا ارشاد اہل محشر کے کانوں سے ٹکرائے گا۔

اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلاَلِیْ۔

میری رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ اس ارشاد گرامی میں کتنی مٹھاس ہوگی، کتنا کیف وسرور ہوگا، کتنی چاشنی اور کتنا مزہ ہوگا ان لوگوں کے لئے جو کسی سے محبت کرنے سے پہلے اپنی نیت درست کرلیتے ہیں۔

اے اللہ!

ہمیں بھی ان خوش نصیب افراد میں کردے جو کوئی بھی نیک عمل کریں حتی کہ کسی سے محبت بھی کریں تو ان کی نیت تیری رضا اور خوشنودی ہو۔

-☆-

عذاب الٰہی سے محفوظ

ابدی انعامات سے سرور

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْناً وَّيَتِيْماً وَّاَسِيْراً – اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَّلَا شُكُوراً – اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْماً عَبُوْساً قَمْطَرِيْراً فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذَالِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْراً۔[۱]

ترجمہ:

اور وہ خوش نصیب جو کھانا کھلاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی محبت میں مسکین ویتیم اور اسیر کو اور وہ کہتے ہیں ہم تمہیں اللہ کی رضا کیلئے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی اجر چاہتے ہیں اور نہ چاہتے ہیں کہ تم ہمارا شکر یہ ادا کرو۔ ہم اپنے رب سے ڈرتے ہیں اس دن کیلئے جو بڑا ترش اور سخت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ بچالے گا انہیں اس دن کے شر سے اور انہیں چہروں کی تازگی اور دلوں کا سرور عطا فرمائے گا۔

-☆-

(۱) الدھر ۷۶-۸تا۱۱

اس رنگ برنگی دنیا میں کچھ ایسے افراد بھی ہیں جو دنیا کی رنگینیوں سے منہ موڑ چکے ہیں۔انکی زندگی کا نصب العین اللہ تعالی کی رضا ہے۔وہ رضاءِ الٰہی کے حصول میں سر دھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں۔یہ دنیا اس کا مال ومتاع ان کے ہاں کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔وہ خالق ومالک کو پانے کیلئے ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہوتے ہیں۔ان کی رگوں میں جذبہ ایثار پوری توانائی سے موجزن ہوتا ہے۔انکی فکروسوچ کا محور ذات باری تعالی ہوا کرتا ہے۔

جن افراد کا اللہ تعالی تذکرہ فرما رہا ہے وہ وہی ہیں جن کے اندر مادہ اخلاص موجود ہے۔اللہ کے دیے ہوئے رزق سے اگر کسی کو دیتے ہیں تو ظاہری نام ونمود سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔یہ دنیاوی شہرت ان کیلئے وجہ سکون نہیں ہوتی بلکہ انہیں سکون واطمینان خالق ومالک کی خوشنودی میں ملتا ہے۔

یہ سعید لوگ اگر کسی مسکین ویتیم یا کسی قیدی کو کھانے کی کوئی چیز دیتے ہیں تو یہاں بھی ان کا مطمع نظر اللہ کی رضا ہوتا ہے۔پھر اگر کوئی ان سے پوچھ لے کہ تم اتنا مال ودولت کیوں خرچ کر رہے ہو تو وہ جواب دیتے ہیں:

اِنَّمَا نُطۡعِمُكُمۡ لِوَجۡهِ اللّٰهِ .

ہم اللہ کی رضا کیلئے تمہیں کھانا کھلا رہے ہیں۔اس اطعام الطعام میں ہماری کوئی ذاتی غرض نہیں۔ہم کسی لالچ میں آ کر تمہیں کھانا نہیں دے رہے۔ہم یہ نہیں چاہتے کہ تم اس کا کوئی معاوضہ دو۔ہم یہ کام بلا معاوضہ اللہ تعالی کی رضا کیلئے کر رہے ہیں اور نہ ہی ہماری یہ تمنا ہے کہ تم ہمارا شکریہ ادا کرو۔نہیں ہرگز نہیں ہم اپنے اس کام کو تمہارے ان دو لفظوں کے عوض برباد نہیں کرنا چاہتے۔ہمارے جملہ امور کو نیلی چھت والا دیکھ رہا ہے۔وہ ہمارے دلوں کی دھڑکنوں سے واقف ہے ہم جو کچھ بھی کر رہے ہیں صرف اس امید پر کہ ہمارا اللہ ہمیں اتنا فرما دے:

اے میرے بندو! میں تم سے راضی ہوں۔

ہم قیامت کی ہولناکیوں سے ترساں ہیں۔اس دن کی ہیبت سے ہمارے رونگٹے کھڑے

ہورہے ہیں ۔اس دن کے غضب کا سن کر پتہ پانی ہورہا ہے۔

ان جذبات واحساسات والے پیکرانِ اخلاص کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نوید ہو

فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

اللہ تعالیٰ انہیں اس دن یوم القیامۃ کے شر سے محفوظ فرمائے گا۔اس کی گرفت اس دن کی رسوائی اس دن کےعذاب سے انہیں بچالیا جائے گا۔

اے وہ روح ارجمند! جو چشمہ اخلاص سے ڈھلی ہوئی ہے! تیرے لیے تیرے رب کا وعدہ ہے کہ قیامت کےدن اسکی ہولنا کیوں سے تجھ بچالیا جائے گااور جوقیامت کی ہولنا کیوں سے محفوظ ہوگا وہ حقیقی سعادت سے لبریز ہوگا۔

وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا.

اللہ تعالیٰ ایسے خوش بخت افراد کوچہروں کی تر وتازگی اوردل کا سروروسکون عطافرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ ان پاک باز مخلصین کوقیامت کے دن حسن ظاہراورحسن باطن سے نوازے گا۔حسن ظاہرتو یہ کہ ان کے چہرے تر وتازہ ہونگے اورشادابی عیاں ہوگی ۔شادمانی کا نورہالہ کیےہوئے ہوگا۔ اور باطنی حسن یہ کہ ان کا دل اطمینان وسکون کی دولت سے لبریز ہوگا۔ان کے قلب سے طمانیت کے سوتے پھوٹ رہے ہونگے اور رضائے الٰہی کا پروانہ ہاتھوں میں تھامے جنت کے مزے لے رہے ہونگے ۔

یہی لوگ جب جنت جائیں گے جنت کے انعامات کودیکھ کران کے چہروں کی شادابی دوبالا ہوجائے گی۔ان کے حسن سے حسن کوخیرات مل رہی ہوگی اوران کا باطن انوار سے لبریز مہکتا وشگفتہ ہوگا۔

اخلاص وللّٰہیت کے بارے میں یہ چندکلمات پیش خدمت ہیں اللہ ذوالجلال والاکرام ہم سب بھائیوں کواخلاص کی توفیق عطا فرمائے اور جوبھی کام کریں اللہ تعالیٰ وہ کام ہمیں اپنی رضا کی

خاطر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اے اللہ! ہم سب کو نفس وشیطان کے شر سے محفوظ فرما۔ ہمارے سیرت وکردار کو ریاکاری اور بناوٹ کے زخموں سے محفوظ فرما اور زندگی کے روز وشب شریعت مطہرہ کے مطابق بسر کرنے کی سعادت عطا فرما۔

-☆-

اخلاص

تمام نیکیوں کا جامع ہے

قَالَ الْجُنَیْد:

اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا عَقَلُوْا ، فَلَمَّا عَقَلُوْا عَمَلُوْا ، فَلَمَّا عَمَلُوْا اَخْلَصُوْا ، فَاسْتَدْعَاهُمُ الْاِخْلَاصُ اِلٰی اَبْوَابِ الْبِرِّ اَجْمَعَ.

ترجمہ:

حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اللہ تعالٰی کے کچھ بندے ایسے ہیں جو (حقیقت دنیا) سمجھ گئے، جب وہ سمجھ گئے تو وہ اعمال صالحہ بجالائے، جب انہوں نے نیک اعمال کئے تو اخلاص سے اعمال کئے اخلاص انہیں نیکی و بِرّ کے تمام دروازوں کی طرف لے گیا۔

انسان پر جب دنیا کی حقیقت سے آشکارا ہو جائے تو وہ اس فانی دنیا پر فریفتہ نہیں ہوتا بلکہ اخروی زندگی کیلئے تگ و دو کرتا ہے۔اللہ تعالٰی کی توفیق وعنایت سے اعمال صالحہ بجالاتا ہے۔اعمال

صالحہ کی ادائیگی کے دوران اللہ تعالیٰ محض اپنے لطف وکرم سے انہیں اخلاص کی سعادت سے بہرہ ور فرماتا ہے۔جب وہ اخلاص کے وصف سے متصف ہوجاتے ہیں تو یہ اخلاص اسے ہر اس راستہ پر لے جاتا ہے جو نیکی اور بھلائی کا راستہ کہلاتا ہے۔

جو خوش نصیب نیکی وخیر کا دلدادہ ہوجائے اور ہمیشہ خالق و مالک کو راضی کرنے کی کوشش کرے وہ یقیناً دونوں جہاں کی سعادتیں اپنے دامن میں سمیٹ لیتا ہے۔

اعمال صالحہ کی ادائیگی کے وقت نیت حسنہ بہت بڑی دولت ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کا خاص عطیہ ہے جو وہ کسی کسی کو عطا فرمایا کرتا ہے۔وہ آدمی جس کی تمنا اور حسرت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شہادت کی موت عطا فرمائے اور جہاد میں شریک ہونے کی نیت بھی کرتا ہے لیکن اس کے مقدر میں اس ظاہری جہاد میں شریک ہونا نہ تھا، اللہ رب العزت اس کو اس کی نیت صالحہ کا اجر یہ عطا فرمائے گا کہ قیامت کے دن وہ شہداء کی صف میں کھڑا ہوگا۔

اسی چیز کو مدنظر رکھ کر بعض بزرگان دین نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَكْمُلَ لَهُ عَمَلُهُ فَلْيُحْسِنْ نِيَّتَهُ. [1]

جسے یہ بات پسند ہو کہ اس کا عمل پایہ تکمیل تک پہنچا سے چاہئے کہ وہ اپنی نیت درست کرے۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْكَ نِيَّتَكَ وَاِرَادَتَكَ. [2]

اے بندے! اللہ تعالیٰ تجھ سے تیرے حسن نیت اور نیک ارادے کا طلبگار ہے۔

دل کا فساد و بگاڑ انسان کی زندگی کی کمائی ضائع کردیتا ہے۔دل کے فساد سے انسان مقربین کی فہرست سے اپنا نام خارج کروادیتا ہے اور نیت کی خرابی اسے بدبختوں کے زمرے میں دھکیل دیتی ہے۔

(۱)جامع العلوم والحکم ۱۰

(۲)جامع العلوم والحکم ۹

دو سگے بھائی دنیا میں رہتے تھے ایک عابد وزاہد تھا اور وہ پہاڑ کی چوٹی پر فروکش تھا وہیں اس کی زندگی کے شب وروز عبادت الٰہی میں گزر رہے تھے۔اس کا دوسرا بھائی پہاڑ کے دامن میں رہتا تھا اس کے شب وروز فسق وفجور میں بسر ہور ہے تھے اور معصیت وگناہ اس کا شیوہ تھا۔ایک دن اس عابدو زاہد نے خواہش کی کہ ابلیس کو دیکھنا چاہیئے تو ابلیس اس کے سامنے ظاہر ہوا اور فورا بولا:

اے عابدوزاہد !تو نے اپنی زندگی کے چالیس سال خواہ مخواہ مصیبت میں گزار دیئے ابھی چالیس سال مزید تیری زندگی کے باقی ہیں۔

اس عابد کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی اور وہ سوچنے لگا میں نے واقعی چالیس سال کا طویل عرصہ عبادت وریاضت میں گزار دیا۔دنیا کی عیش وآرام کا خیال تک نہ رکھا اب بیس سال دنیاوی عیش وعشرت میں گزارنے چاہئیں اور پھر بیس سال تو بہ واستغفار کر کے عبادت میں گزارنے چاہئیں۔

اتنا سوچ کر وہ اپنے عبادت خانہ کو خیر باد کہہ کر پہاڑ سے نیچے اترنے لگا۔اور اس کا رخ اپنے بھائی کی طرف تھا جس کے گھر ہر قسم کی عیش وعشرت کا سامان تھا اور خدا سے غافل کرنے والی اور شیطان کا دوست بنانے والی ہر چیز موجود تھی۔

دوسری طرف اس کا بد کردار بھائی اپنی عیش وعشرت کی زندگی میں مست تھا کہ اچانک اسے خیال آیا۔

میں نے اپنی ساری زندگی اللہ تعالٰی کی نافرمانیوں میں گزار دی میرا سگا بھائی اللہ تعالٰی سے مناجات کا لطف حاصل کر رہا ہے اور اس کی عبادت کے انوار سے اپنے باطن کو منور کر رہا ہے۔میرا بھائی تو جنت میں جائے اور میں جہنم میں جاؤں۔اسی سوچ پر اس کے آنسو نکل آئے اور اپنا سب کچھ چھوڑ کر اپنے بھائی کی طرف روانہ ہوا۔

عجب منظر ہے عابد وزاہد گناہ کے ارادے سے نیچے آرہا ہے اور فاسق وبدکار نیکی کے ارادے سے سرشار ہو کر اوپر جا رہا ہے۔

جب دونوں بھائیں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رہ گیا تو عابد کا پاؤں پھسلا اور وہ اپنے بھائی پر گرا اور وہ دونوں نیچے گر گئے اور دونوں نے دم توڑ دیا۔

عابد و زاہد کا حشر صرف فساد نیت سے بدوں کیساتھ ہوگا اور بدکار کا حشر صرف حسن نیت سے نیکو کاروں کے ساتھ ہوگا۔

حسن نیت جتنی عظیم دولت ہے فساد نیت اتنی ہی بڑی مصیبت ہے۔ فساد نیت سے انسان کا دین وایمان تباہ ہوجاتا ہے لیکن حسن نیت سے تباہ شدہ دین وایمان میں بہار آجاتی ہے اور اس کی سعادت کا گلشن مہک اٹھتا ہے۔

-☆-

حضور رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے خوش نصیب کا ذکر فرمایا جس کی سابقہ زندگی گناہوں کی دلدل میں گزری اس سے وہ گناہ سرزد ہوئے کہ اس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ لیکن اللہ رب العزت نے اسے اس کی زندگی کے آخری لمحات میں اپنی طرف رجوع کی تڑپ اس کے دل میں پیدا فرمادی جس سے اس کی تقدیر بدل گئی۔

-☆-

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ –:

اِنَّ رَجُلاً قَتَلَ تِسْعَۃً وَتِسْعِیْنَ نَفْساً ، ثُمَّ عُرِضَتْ لَہُ التَّوْبَۃُ ، فَسَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الْاَرْضِ ، فَدُلَّ عَلٰی رَاھِبٍ ، فَاَتَاہُ فَقَالَ :

اِنَّہٗ قَتَلَ تِسْعَۃً وَتِسْعِیْنَ نَفْساً ، فَھَلْ لَہٗ مِنْ تَوْبَۃٍ ؟ فَقَالَ:

لَا ، فَقَتَلَہٗ فَکَمَّلَ بِہٖ مِائَۃً ، ثُمَّ سَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الْاَرْضِ ، فَدُلَّ عَلٰی رَجُلٍ عَالِمٍ ، فَقَالَ اِنَّہٗ قَتَلَ مِائَۃَ نَفْسٍ فَھَلْ لَہٗ مِنْ تَوْبَۃٍ ؟ قَالَ:

نَعَمْ ، وَمَنْ يَحُوْلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ ؟ اِنْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا ، فَاِنَّ بِهَا اُنَاساً يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ ، فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ ، وَلَاتَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ ، فَاِنَّهَا اَرْضُ سَوْءٍ.

فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ ، فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ ، فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ:

جَاءَ تَائِباً مُقْبِلاً بِقَلْبِهِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ، وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ :

اِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًاقَطُّ ، فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ آدَمِيٍّ، فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ،فَقَالَ : قِيْسُوا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهُ ، فَقَاسُوْا ، فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ اَرَادَ ، فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ.

صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۱۵۱)	جلد۳	صفحہ۲۲۱
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۶۱۳)	جلد۴	صفحہ۱۲
قال المحقق	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۶۲۲)	جلد۳	صفحہ۲۷۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۷۰)	جلد۲	صفحہ۱۰۷۹
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۲۵۹)	جلد۲	صفحہ۸۴۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۰۷۶)	جلد۱	صفحہ۴۱۶
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۳۲۷)	جلد۲	صفحہ۴۴۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۶۶)	جلد۴	صفحہ۲۱۱۸
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۴۹۸)	جلد۱	صفحہ۲۶۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۶۲۷)	جلد۱۰	صفحہ۲۳۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۰۹۷)	جلد۱۰	صفحہ۶۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پہلی قوموں میں سے ایک آدمی نے ننانوے اشخاص کو قتل کردیا۔ پھر اسے اپنے گناہوں سے توبہ کا خیال آیا تو اس نے کسی سے پوچھا روئے زمین میں سے بڑا عالم کون ہے؟ اسے ایک راہب کا پتہ بتایا گیا وہ اس راہب کے پاس پہنچا اور اس سے کہا:

میں نے ننانوے آدمی قتل کئے ہیں کیا میری توبہ ہوسکتی ہے؟

اس راہب نے جواب دیا:

تیری توبہ نہیں ہوسکتی (اسے غصہ آیا) اور اس نے اس راہب کو قتل کر کے سو کا عدد پورا کردیا۔

پھر کچھ عرصہ کے بعد اس نے پوچھا:

دنیا کا سب سے بڑا عالم کون ہے؟

تو اسے ایک عالم آدمی کا پتہ بتادیا گیا۔

اس نے اس عالم سے کہا:

میں نے سو آدمیوں کو قتل کردیا ہے کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟

اس عالم نے جواب دیا۔

تیرے لئے توبہ کا ابھی دروازہ کھلا ہے، تیرے اور تیری توبہ کے درمیان کون حائل ہوسکتا ہے؟ (اس جگہ کو چھوڑ جا) اور فلاں بستی میں چلا جاوہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مگن رہتے ہیں تو بھی جا اور ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر لیکن اس جگہ کی طرف پلٹ کر نہ آنا یہ بری جگہ ہے۔

وہ سو آدمیوں کو قتل کرنے والا توبہ کی نیت لے کر اللہ والوں کے ساتھ زندگی گزارنے کے ارادے سے روانہ ہوا لیکن اللہ تعالیٰ کی بے نیازی کہ وہ ابھی نصف راستہ ہی طے کرپایا تھا کہ پیام اجل

آ گیا اور وہ وہیں فوت ہو گیا۔

اب رحمت والے فرشتے اور عذاب دینے والے فرشتے اس کی میت کے پاس اتر آئے۔
رحمت والے فرشتوں نے کہا: یہ تائب ہو کر دل و جان سے اللہ تعالیٰ کی طرف آ رہا تھا۔لیکن عذاب والے فرشتے کہنے لگے: ابھی تک اس نے کوئی نیک عمل نہیں کیا۔

ان فرشتوں کے پاس ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا جس کو دونوں گروہوں نے اپنا حکم یعنی فیصلہ کرنے والا جج تسلیم کرلیا۔اس فرشتے نے فیصلہ کیا۔

دونوں طرف کی زمین کی پیائش کرو اگر وہ قریہ فاجرہ کے نزدیک ہو تو اسے ملائکہ عذاب لیجائیں اور اگر وہ قریہ صالحہ کے قریب ہو تو رحمت کے فرشتے لے جائیں۔

فرشتوں نے پیائش کی تو جس طرف وہ ارادہ لے کر جا رہا تھا اس جگہ کے وہ نزدیک تھا اس لئے رحمت کے فرشتے اسے لے گئے۔

-☆-

ایک اور روایت میں ہے کہ وہ قریہ صالحہ کی طرف صرف ایک بالشت نزدیک تھا تو اسے صالحین کے زمرے میں شامل کر دیا گیا۔

ایک روایت میں ہے کہ:

اللہ رب العزت نے اس زمین کو جس کی طرف سے وہ آیا تھا حکم دیا تو پھیل جا وہ پھیل گئی اور اس زمین کو جس کی طرف وہ جا رہا تھا فرمایا:

قریب ہو جا وہ قریب ہو گئی۔پھر ارشاد فرمایا:

اب پیائش کرو تو پیائش سے وہ ایک بالشت بھر نیک لوگوں کی بستی کے قریب پایا گیا تو مغفرت سے نواز دیا گیا۔

اس شخص کی نیت اس درجہ کامل تھی کہ جب ملک الموت اس کی جان نکال رہا تھا تو یہ سینے کے

بل گرا اور سرک کر نیک لوگوں کی بستی کے مزید قریب ہوگیا گویا وہ زبان حال سے کہہ رہا تھا:

الٰہی میری تو پکی نیت تھی کہ نیک لوگوں کے ساتھ زندگی گزاروں لیکن اب اگر زندگی نے وفا نہیں کی۔دم نکلتے سینہ تو نیک لوگوں کی بستی کی طرف کرتا ہوں۔

جتنا میرے بس میں تھا نیکوں کے قریب ہوگیا ہوں الٰہی اب میرے گزشتہ گناہوں کو دیکھ لے جو ہیں تو بہت بڑے اور نا قابل معافی یا پھر میری اس نیت کو دیکھ لے۔اگر نیت کی صداقت ان گناہوں کا کفارہ ہوسکتی ہے تو مجھے نیت کا اجر عطا فرما۔

اللہ رب العزت نے اپنی شان کریمی سے اسے اس کی اس پر خلوص نیت کا جو اجر دیا کہ اس کی جملہ خطائیں معاف کردیں اور اسے جنت مرحمت فرمادی۔

-☆-

نیت صالحہ

ہر چھوٹے بڑے کام میں

وَقَالَ بَعْضُهُمْ :

اِنّی لَاُحِبُّ اَنْ یَکُوْنَ لِیْ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ نِیَّۃٌ حَتّٰی فِی اَکْلِیْ ، وَشُرْبِیْ ، وَ نَوْمِیْ وَدُخُوْلِیَ الْخَلاءَ.

ترجمہ:

بعض اسلاف نے فرمایا:

میں یہ پسند کرتا ہوں کہ ہر چیز میں میری نیت نیت صالحہ ہوحتی کہ میرے کھانے ،میرے پینے ،میرے سونے اور میرے واش روم جانے میں۔

-☆-

اخلاص چھوٹے عمل کو بڑا بنا دیتا ہے

قَالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ :

رُبَّ عَمَلٍ صَغِیْرٍ تکثرُہُ النّیۃُ ،وَرُبَّ عَمَلٍ کَثِیْرٍ تُصَغِّرُہُ النِّیۃُ .

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن المبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کتنے ایسے چھوٹے عمل ہیں جنہیں نیت بڑا بنا دیتی ہے اور کتنے ایسے بڑے عمل ہیں جنہیں نیت چھوٹا کر دیتی ہے۔

-☆-

کَانَ الْفضَیل یُحاسِبُ نَفْسَہٗ وَیَقُوْلُ:

یَامِسْکِیْنُ ، أنْتَ مُسِیْءٌ ، وَتَرَیٰ أنَّکَ مُحْسِنٌ.

وَأنْتَ جاھِلٌ، وَتَرَی أَنَّکَ عَالِمٌ، وَبخیْلٌ وَتَرَی أنَّکَ کَرِیْمٌ، وَاَحْمَقُ وَتَرَی أنَّکَ عَاقِلٌ، اَجلُکَ قَصِیْرٌ وَأملُکَ طَوِیْلٌ.

ترجمہ:

حضرت فضیل بن عیاض -رضی اللہ عنہ- اپنے آپ کا محاسبہ کرتے تھے فرماتے تھے۔

اے مسکین تو گناہ گار ہے اور خیال کرتا ہے کہ تو نیک وکار ہے۔

اور تو جاہل ہے اور خیال کرتا ہے کہ تو عالم ہے۔

تو تو بخیل ہے اور خیال کرتا ہے کہ تو سخی وکریم ہے۔

تو احمق ہے اور خیال کرتا ہے کہ تو عاقل ہے۔

تیری عمر تھوڑی ہے اور تیری امیدیں زیادہ ہے۔

-☆-

یہ سوچ ایک مخلص اور خدا رسیدہ کی سوچ ہے حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ وہ بزرگ ہستی ہیں جن کے زھد وتقوی، اخلاص وللہیت کی دھوم عالم میں مچی ہے۔جنکی پارسائی کے چرچے زمین میں ہی نہیں آسمانوں پر بھی ہیں لیکن

وہ عالم تنہائی میں اپنے نفس سے خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اے نفس! تو سراپا گناہ ہے لیکن اپنے آپ کو پارسا کہتے ہو......الخ

غور کیجئے!

کہاں ہمارے اسلاف اور کہاں ہم؟

وہ نیک ہو کر بھی اپنے آپ کو نیکوں میں شمار نہیں کرتے، وہ عابد وزاھد ہو کر بھی اپنے آپ کو سراپا گناہ وخطا تصور کرتے ہیں لیکن ہم

دن رات گناہوں میں مگن ہیں لیکن تمنا ہے کہ لوگ عابد وزاھد کہیں۔

دن رات فسق وفجور کی دکان داری کرتے ہیں لیکن اپنی پارسائی کے پھریرے آسمانوں پر

لہرانا چاہتے ہیں۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین!

ہمیں اخلاص کی وہ دولت عطا فرما جو تو نے ہمارے اسلاف کو عطا فرمائی، ہمیں وہ تعلق باللہ مرحمت فرما جو قرون اولی کے بزرگوں کے نصیب میں تھا۔ ہمارے احوال واعمال کو درست فرما اور ہمیں صراط مستقیم پر گامزن فرما۔ نفس وشیطانی کی فریب کاریوں سے مامون ومحفوظ فرما اور اپنی یاد کی لذت سے بہرہ ور فرما۔

-☆-

سلطان الاولیاء کا اخلاص

قَالَ اَبُوْ یَزِیْد :

لَوْصَفَا لِیْ تَهْلِیْلَةٌ مَابَالَیْتُ بَعْدَهَا.

ترجمہ:

حضرت خواجہ بایزید بسطامی -رحمہ اللہ علیہ- نے فرمایا:

اگر زندگی میں ایک مرتبہ بھی خلوص دل سے مجھے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کہنا نصیب ہو جاتا تو مجھے اس کے بعد کوئی پرواہ نہیں کہ مجھ سے کیا سرزد ہوتا ہے۔

-☆-

امام الاولیاء سرتاج ولایت حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ جن کے بارے میں حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا اولیاء کرام میں وہ مقام ہے جو حضرت جبریل امین کا فرشتوں میں مقام ہے۔

سبحان اللہ !اس قدر بلند مرتبت ہستی اور عجز وانکساری واخلاص کا یہ عالم کہ زندگی بھر اگر ایک مرتبہ بھی اخلاص وللٰہیت سے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادا ہو جائے تو پھر مجھے اس کے بعد کسی چیز کی کوئی پرواہ نہیں۔

وہ افراد جنہوں نے اس عالم گیتی کو اپنی پیشانی بر سر زمین رکھ کر حسن بخشا، جنہوں نے اس دار دنیا میں ذکر الٰہی کی وہ مے پی اور پھر پلائی کہ اولیاء کرام انکے آستانہ پر جبینیں خم کرتے نظر آئے لیکن خود حالت یہ ہے کہ زندگی بھر کی کمائی کو کوئی اہمیت نہیں دے رہے بلکہ عرض کناں ہیں کہ اخلاص وللٰہیت سے صرف اور صرف ایک مرتبہ کلمہ طیبہ ادا ہو جائے۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

-☆-

حسن عمل سے آراستہ
مومن کا
اجروثواب ضائع نہیں ہوتا

اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا۔

ترجمہ:

بے شک جولوگ ایمان لائے اورانہوں نے نیک اعمال کئے تو ہم اچھے عمل کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

-☆-

جس آدمی کواللہ تعالی نے حسن عمل کی سعادت بخشی ہے اس کا عمل بارگاہ الہی میں محمود ومقبول ہے۔عمل میں حسن دووجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

(۱)۔عمل اللہ تعالی کی رضا کیلئے کیا جائے۔

سورۃ الکہف ۳۰

(۲)۔عمل سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو۔

جو عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کیا جائے مگر اس پر سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نہ ہو وہ عمل بارگاہ الٰہی میں مقبول نہیں ۔عمل وہی مقبول ہے،اسی عمل کو شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کیلئے ہو اور اس پر اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ثبت ہو۔

اے اللہ!

ہمیں اپنی خواہشات کی غلامی سے نجات عطا فرما،ہمیں اپنی رضا کی سعادت سے بہرہ ور فرما اور ہمیں اپنی زندگی کے تمام اعمال سنت مبارکہ کے مطابق بسر کرنے کی سعادت نصیب فرما۔

-☆-

جسے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا اشتیاق ہو وہ
صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کیلئے عبادت کرے

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۔

ترجمہ:

جسے اپنے رب سے ملاقات کا یقین ہے، اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا یقین اور پھر اس ملاقات کی تڑپ اھل ایمان کے ایمان کی حرارت کا نتیجہ ہے۔ جس سے محبت ہو جس کے عشق کا سودا سر میں سمایا ہو انسان اس سے ملاقات کیلئے بے قرار رہتا ہے اس کی دید کیلئے تڑپتا ہے۔

ہر محبوب سے ملاقات کا کوئی نہ کوئی ضابطہ ہوتا ہے تو معبود برحق محبوب حقیقی اللہ جل شانہ سے

سورۃ الکہف ۱۱۰

ملاقات کیلئے اعمال صالحہ کا بجالانا نہایت اہم ہے ۔اس کے حضور سر بندگی جھکا کر سبحان ربی الاعلیٰ کا ورد کرنا نہایت ضروری ہے،اس کے ذکر سے زبان تروتازہ رکھنا پھر دل میں اس کی یاد کی قندیل فروزاں کرنا لازم ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک اور ضابطہ ہے کہ:

اس کی عبادت وبندگی میں کسی کو شریک نہیں ٹھہرانا۔

بندگی صرف اور صرف وحدہ لاشریک کی ،عبادت فقط ذات پروردگار کی ۔جیسے وہ یکتا وواحد ہے ایسے ہی جب اس کی عبادت کرنی ہے تو عابد کے تصور میں بھی کسی اور کا خیال نہیں آنا چاہئے ۔دوران بندگی اگر یہ خیال آ گیا کہ لوگ میری اس عبادت کو اچھی نظر سے دیکھیں یا لوگ مجھے عبادت گزار کہیں تو پھر وہ عبادت ذات یکتا کیلئے نہیں بلکہ یہ عبادت لوگوں کیلئے ہے۔اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے:

میری ملاقات کے امیدوارو!

عبادت صرف اور صرف میری اس میں ریا اور دکھلاوا نام کی کوئی چیز نہیں اگر تم اس پر صدق دل سے کاربند رہے،یعنی بندگی صرف اللہ کی ،عبادت صرف معبود حقیقی کی تو سن لو:

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ

جواللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے۔

جس خوش نصیب سے اللہ تعالیٰ ملاقات چاہتا ہو اس کے نیک بخت اور سعید ہونے میں کسے کلام ہے ۔نیک بخت اور سعادت مند وہی ہے جس سے اس کا خالق ومالک راضی ہو جائے تو رضائے الٰہی کے حصول کیلئے ریا کاری،نام ونمود، دکھلاوہ سب کچھ دل سے نکال کر دل کو اخلاص کا آئینہ بنانا پڑے گا۔تاآنکہ جب بھی کسی دل والے کی اس کے دل پر نظر پڑے تو دل میں توحید کا آفتاب پوری آب وتاب سے فروزاں ہو پھر اس آفتاب کی کرنیں جس جس دل میں پڑتی جائیں وہ دل بھی رشک قدسیاں بنتا جائے۔

امام الاولیاء حضرت خواجہ حاتم اصم رحمہ اللہ علیہ
کا ارشاد گرامی

قَالَ حَاتِمُ الْاَصَمُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ :

تَعَاهَدْ نَفْسَكَ فِيْ ثَلَاثٍ :

اِذَا عَمِلْتَ ،فَاذْكُرْ نَظَرَ اللّٰهِ اِلَيْكَ،

وَاِذَا تَكَلَّمْتَ فَاذْكُرْ سَمْعَ اللّٰهِ مِنْكَ،

وَاِذَا سَكَتَّ فَاذْكُرْ عِلْمَ اللّٰهِ فِيْكَ[1]

ترجمہ:

حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

اپنے نفس کو تین چیزوں کا خوگر بنالے:

جب تو کوئی کام کرنے لگے تو یاد کر کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے۔

جب تو بات کرنے لگے تو یاد کر کہ اللہ تعالیٰ تیری باتیں سن رہا ہے۔

[1] تہذیب اسیر ۲-۹۷۹

اور جب تو خاموش ہو جائے تو یاد کر کہ اللہ تعالیٰ تیرے بارے میں سب کچھ جانتا ہے۔

-☆-

بڑوں کی باتیں بڑی ہوتی ہیں یہ حکمت کی معدن سے نکلے ہوئے جواہرات ہیں جن کی چمک دلوں کو چمکا دیتی ہے اور جن کی روشنی سے تاریک سینے منور ہو جاتے ہیں۔

جب درج بالا تین چیزوں کا عادی وخوگر ہو جائے تو سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی عنایات کریمانہ کے دروازے کھول دیئے ہیں۔

جب کوئی کام کرنے لگے تو یاد کرے کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ جب یہ اعتقاد ہوگا تو وہ کوئی گناہ ومعصیت نہیں کرے گا۔ نافرمانیوں سے اپنا دامن بچالے گا، بلکہ نیکی کرے گا تو خلوص سے کرے گا۔ جب اس کا ایمان کامل ہو کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے تو اس کی تمام حرکات وسکنات شریعت کے دائرے میں آجائیں گی۔ اس کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا سب رضائے الٰہی کے سانچے میں ڈھل جائیگا۔

جب گفتگو کرنے لگے تو اسے یقین کامل ہو کہ اس کا اللہ اس کی باتیں سن رہا ہے تو سمجھ لیجئے اس کی زبان کو تالا لگ جائے گا۔ وہ ایسا کوئی کلمہ زبان سے نہیں نکالے گا جو کل اس کیلئے وبال جان بن جائے۔ ایسی کوئی بات نہیں کرے گا جس سے اس کے دین وایمان کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو۔ بلکہ وہ ایسی محفل سے بھی اٹھ کر چلا جائے گا جس میں نامناسب گفتگو ہو رہی ہو۔

پھر اس اللہ کے بندے کی زبان ہر وقت ذکر الٰہی کرے گی، تلاوت قرآن کے مزے لے گی، لوگوں کو نیکی کی ترغیب دے گی اور برائی سے روکے گی۔ پھر وہ چلتا پھرتا مبلغ وداعیہ بن جائے گا۔ وہ اسلام کی نورانی قندیل ہاتھ میں لے کر دوستوں کی محفل میں بیٹھے گا۔ جس قندیل کے انوار سے وہ خود ہی نہیں بلکہ اس کے دوستوں کے سینے بھی نوروفروزاں ہو جائیں گے۔

وہ بات کرنے لگے تو فوراً اسے یاد آئے گا کہ اس کی باتیں اللہ ذوالجلال سن رہا ہے تو فضول گفتگو سے بھی گریز کرے گا۔ بلکہ اپنے دوستوں اپنے بچوں کو بھی نیکی کی تلقین کرے گا کیونکہ اسے علم ہے جو نیکی

کی ترغیب دیتا ہے، جو اسلام کے نور کو پھیلانے کیلئے اپنی زبان کھولتا ہے اس کا خالق و مالک اس سے راضی ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔

جب وہ کہیں خاموش بیٹھے تو اسے یاد آئے کہ میرے بارے میں اللہ سب کچھ جانتا ہے تو پھر اس کا اٹھنا عام لوگوں کی طرح نہ ہوگا بلکہ اس کی خاموشی میں بھی رضائے الٰہی کا جذبہ ہوگا۔وہ دل کو تمام کدورتوں سے پاک وصاف کرے گا۔خاموشی کی حالت میں بھی کسی کے بارے میں برا نہیں سوچے گا بلکہ وہ سوچے گا تو ہر ایک کی خیر سوچے گا۔وہ غور کرے گا تو اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ کے دین کا غلبہ ہوسکتا ہے۔وہ نور اسلام کو چارسو پھیلانے کے بارے میں سوچے گا تو جس کا بیٹھنا اور سوچنا اسلام کی اشاعت کیلئے ہو، جس کی خاموشی نور اسلام کو دوسروں تک پہنچانے کیلئے غور وفکر پر مبنی ہو تو ایسی خاموشی ہزار گفتگو سے افضل ہے۔ایسی خاموشی جو فکر اسلام پر مبنی ہو وہ بڑے بڑے اعمال سے افضل وبرتر ہے۔

-☆-

آخرت کو مدنظر رکھنے والا

اخلاص سے آراستہ ہوتا ہے

قَالَ رَجُلٌ لِاَبِی الدَّرْدَاءِ: اَوْصِنِیْ، فَقَالَ لَهُ:

اذْکُرْ یَوْمًا تَصِیْرُ السَّرِیْرَةُ فِیْهِ عَلَانِیَةً.

ترجمہ:

ایک آدمی نے حضرت ابو درداء-رضی اللہ عنہ- سے عرض کی:

مجھے کوئی نصیحت فرمایئے:

آپ نے ارشاد فرمایا:

اس دن کو یاد رکھو جس دن راز ظاہر ہو جائیں گے۔

-☆-

یہ کتنی اچھی نصیحت ہے اگر اس پر تھوڑی سے بھی توجہ کی جائے تو انسان سراپا اخلاص بن جاتا ہے۔

تنبیہ المغترین ١١٤

حدیث الاخلاص ٥٩١

جسے یہ یقین ہو اور اس کے سامنے ہو کہ وہ دن آنے والا ہے جب کوئی بھی چھپی چیز چھپی نہیں رہے گی۔ بلکہ ظاہر وباطن برابر ہوں گے تو انسان ابھی سنبھل جائے گا اور کوئی گناہ ونافرمانی نہیں کرے گا۔ بلکہ اگر اس کا پاؤں پھسلنے بھی لگے گا تو فوراً ہوشیار ہو جائے گا اور اپنے آپ کو گناہ ونافرمانی کی دلدل میں گرنے سے بچا لے گا۔

-☆-

ہرقول وفعل اللہ تعالیٰ کیلئے کرنے والا خیرو بھلائی سے آراستہ ہوتا ہے

قَالَ الْفُضَيْلُ بْنُ عَيَّاضٍ: كَانَ يُقَالُ:

لَا يَزَالُ الْعَبْدُ بِخَيْرٍ مَا إِذَا قَالَ قَالَ لِلّٰهِ ، وَإِذَا عَمِلَ عَمِلَ لِلّٰهِ.

ترجمہ:

حضرت فضیل بن عیاض -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

اہل خیر وصلاح کی بات کہی جاتی ہے کہ:

بندہ خیرو بھلائی میں رہتا ہے جب وہ بات کرے تو اللہ کے لئے کرے، جب کوئی عمل کرے اللہ کے لئے کرے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کے لئے قول وعمل کرنے والا دونوں جہاں کی سعادتیں سمیٹ لیتا ہے۔

اس کے مقام ومرتبہ کو کون پہنچ سکتا ہے جوزبان سے جو بھی کلمہ نکالے اس سے اس کا مطلب اللہ کا راضی ہوجانا ہےاور جوبھی عمل کرےاس سے اس کی غرض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔

ایسے آدمی کے بختوں کوسلام کرنے کو جی چاہتا ہے جوسر سے پاؤں تک رضائے الٰہی کے جذبے سے سرشار ہوتا ہے۔اسکا علم ونظر کسی اورکوخوش کرنا نہیں اس کی غرض کسی آدمی سے داد لینا نہیں بلکہ وہ ان سب چیزوں سے بے نیاز ہوجاتا ہے۔اس کی نظر مخلوق سے ہٹ کر خالق پر چلی جاتی ہے۔ وہ اللہ وحدہ لاشریک کا طالب ہوا کرتا ہے۔اس کوخوش کرنے کے لئے اپنی زندگی کی ساعتیں خرچ کرتا ہے۔یقیناً ایسا آدمی بلند بہت بلند ہے۔

-☆-

قَالَ اَبُو حَازِمٍ:

عِنْدَ تَصْحِيْحِ الضَّمَائِرِ تُغْفَرُ الْكَبَائِرُ،

وَإِذَا عَزَمَ الْعَبْدُ عَلٰى تَرْكِ الْآثَامِ اَمَّهُ الْفُتُوْحُ.

ترجمہ:

حضرت ابوحازم-رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

جب ضمائر صحیح ہوجائیں تو کبائر بھی معاف کردیئے جاتے ہیں۔

جب بندہ گناہوں کے ترک کا پختہ ارادہ کرے تو اسے فتوحات ملا کرتی ہیں۔

-☆-

دل دنیا کی آلائشوں سے پاک وصاف ہو، دل میں دنیا کی کوئی غرض نہ ہو، دل اس دنیا کے داغوں سے معرا ہوتو پھر ایسے شخص کے کبیرہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔جب دل میں اللہ تعالیٰ

تہذیب الحلیۃ ١-٥١٩

تعطیر الانفاس ٥٩٣

کے علاوہ کوئی خیال ہی نہیں، جب نہاں خانہ دل میں خالق ومالک کے علاوہ کسی اور کا گزر رہی نہیں تو ایسے شخص سے اگر کوئی کبیرہ گناہ سرزد ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس کے کبیرہ گناہ کو معاف فرمادیتا ہے۔

مَنْ کَانَ لِلّٰهِ کَانَ اللّٰهُ لَهٗ۔

جو اللہ تعالیٰ کا ہوگیا اللہ تعالیٰ اس کا ہوگیا۔

-☆-

قَالَ رَجُلٌ لِمُحَمَّدِ بْنِ النَّضر:

اَیْنَ اَعْبُدُاللّٰهَ ؟ قَالَ :

اَصْلِحْ سَرِیْرَتَکَ وَاعْبُدْهُ حَیْثُ شِئْتَ۔

ترجمہ:

حضرت محمد بن نضر -رضی اللہ عنہ- سے ایک آدمی عرض کرتا ہے:

حضور میں کہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں؟

آپ نے ارشاد فرمایا:

اپنا باطن درست کرلے پھر جہاں تیرا جی چاہے اس کی بندگی کر۔

-☆-

انسان کبھی کبھی سوچتا ہے کہ اسے کسی ارفع واعلیٰ جگہ پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیے، اپنے خالق ومالک کو کسی طیب وطاہر جگہ یاد کرنا چاہیے۔لیکن وہ اپنے آپ کو بھول جاتا ہے وہ اپنے باطن کی طرف توجہ نہیں کرتا۔نہ اسے پاک وصاف کرنے کی سعی کرتا ہے۔جب باطن ہی صاف نہ ہو تو پاک وصاف جگہ کی تلاش چہ معنی دارد؟

انسان پہلے اپنے باطن کو صاف کرے، حسد، کینہ، بغض، تکبر اور ریا کاری جیسی قبیح بیماریوں سے نجات حاصل کرے کہ اس باطن میں سوائے اللہ تعالیٰ کی رضا کے اور کچھ نہ رہے۔ سوائے خالق و مالک کی چاہت و محبت کے کچھ دکھائی نہ دے تو پھر وہ اللہ کو جہاں بھی یاد کرے گا کریم اللہ کی اس پر مسلسل پھوار ہوگی۔ اور رحمت الٰہی سے یوں سرشار رہے گا کہ پھر قدسیوں سے بھی برتر و افضل قرار پائے گا۔

-☆-

قَالَ ذُوْالنُّوْنِ:

اِنَّ لِلّٰہِ عِبَادًا عَبَدُوْہُ بِخَالِصٍ مِنَ السِّرِّ ،فَشَرَّفَھُمْ بِخَالِصٍ مِنْ شُکْرِہٖ.

ترجمہ:

حضرت ذوالنون مصری- رحمہ اللہ- نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو خلوص دل سے یاد کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خالص شکر سے سرفراز فرمایا:

-☆-

اب اللہ تعالیٰ کو خلوص دل سے یاد کرنا بہت سی نعمتوں کے ساتھ خالص شکر کی دولت بھی لے جاتا ہے اور جسے خالص شکر مل جائے اس کے انعامات لامحدود اور اس کے درجات ترقی پذیر ہیں۔

کیونکہ وعدہ الٰہی ہے:

وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ.

اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔

خالص شکر کی دولت سے مالا مال انعامات ہی انعامات لیتا جاتا ہے۔ وہ جیسے جیسے زندگی کی

تہذیب الحلیہ ۳-۲۲۵

حدیث الاخلاص ۵۹۴

منزلیں طے کرتا ہے اس کی بندگی میں، اسکی تسبیح ومناجات میں، اس کے سجدوں میں اس کی دعاؤں میں زیادہ نکھار آتا جاتا ہے۔

کیونکہ وعدہ الٰہی کے مطابق اسے مزید سے سرفراز کیا جاتا ہے۔

-☆-

حضرت منصور بن معتمر رحمۃ اللہ علیہ

كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ ، أَظْهَرَ النَّشَاطَ لِأَصْحَابِهِ ، وَيُمْلِي عَلَيْهِمِ الْحَدِيْثَ ، وَلَعَلَّهُ بَاتَ قَائِمًا عَلَى أَطْرَافِهِ ، كُلُّ ذٰلِكَ لِيُخْفِي عَنْهُمُ الْعَمَلَ.

ترجمہ:

حضرت منصور بن معتمر - رحمہ اللہ -:

جب صلاۃ فجر ادا کرتے تو اپنے اصحاب کے سامنے نشاط و چستی کا اظہار کرتے اور انہیں احادیث مبارکہ لکھواتے، حالانکہ وہ رات بھر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہے ہوتے۔ یہ ایسا اس لئے کرتے کہ ان کی شب بیداری لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل رہے۔

-☆-

یہ مخلص صادقین ہیں جو جو بھی عمل کرتے اللہ تعالیٰ کے لئے کرتے۔ اس میں دکھلاوا نام کی کوئی چیز نہ ہوتی بلکہ وہ ہر لمحہ ہر گھڑی خالق و مالک کی رضا کے طلب گار رہتے۔ وہ اپنی نیکیاں بھی چھپاتے کیونکہ وہ اس کا اجر و ثواب مخلوق سے نہیں لینا چاہتے۔

جب مخلوق سے کوئی غرض نہیں تو پھر اس کو اپنا عمل کیوں بتایا جائے۔

ایسے خوش قسمت افراد قیامت کے دن دیکھنے کے لائق ہوں گے۔ان سراپا اخلاص کو انوار وتجلیات الٰہیہ گھیرے ہوئے ہوں گی اور یہ جہاں جہاں سے گزریں گے وہ جگہ نورعلی نور ہو جائے گی۔

-☆-

حضرت محمد بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ

مُحَمَّدُ بْنُ اَسْلَمَ يَقُوْلُ:

لَوْقَدَرْتُ اَنْ اَتَطَوَّعَ حَيْثُ لَا يَرَانِيْ مَلَكَايَ لَفَعَلْتُ، خَوْفًا مِنَ الرِّيَاءِ .

ترجمہ:

حضرت محمد بن اسلم۔رحمہ اللہ۔فرماتے ہیں:

اگر مجھ میں یہ قوت ہوتی کہ نوافل ایسی جگہ ادا کرتا جہاں میرے اعمال لکھنے والے فرشتے بھی نہ دیکھ پاتے تو میں ایسا کرگزرتا ریاکاری کے خوف سے۔

-☆-

یہ وہ سعید لوگ ہیں جو ریاکاری سے دور بہت دور ہیں۔یہ جانتے ہیں کہ ان کا کوئی عمل مخلوق کی نظر میں نہ آئے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے جذبہ میں اس درجہ فانی ہوتے ہیں کہ وہ چاہتے ہیں:

کراما کاتبین:اعمال لکھنے والے معزز فرشتے۔ان کے اعمال صالحہ سے واقف نہ ہوں۔

کیونکہ آخر یہ فرشتے بھی تو مخلوق ہیں۔انہوں نے اپنا عمل ان کے لئے نہیں کیا بلکہ خالق ومالک کے

لئے کیا ہے اور وہ صرف اور صرف اللہ کو راضی کرنا چاہتے ہیں۔

اے اللہ!

اے ارحم الراحمین!

ایسے سعید لوگوں کے طفیل ہمیں بھی اخلاص کی دولت نصیب فرما، ہمیں بھی یہ جذبہ نصیب فرما کہ صرف اور صرف تیرے لئے تیری بندگی کریں اور تیرے احکامات کی تکمیل کریں۔

-☆-

حضرت ایوب سختیانی - رحمۃ اللہ علیہ -

كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ كُلَّهُ ، فَيُخْفِيْ ذٰلِكَ ، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الصَّبَاحِ رَفَعَ صَوْتَهُ ، كَأَنَّهُ قَامَ تِلْكَ السَّاعَةَ.

ترجمہ:

حضرت ایوب سختیانی - رحمہ اللہ -:

ساری رات قیام کرتے اور اپنی عبادت کو لوگوں سے پوشیدہ رکھتے ۔جب صبح کا وقت ہوتا تو اپنی آواز بلند کرتے تا کہ اہل خانہ کو معلوم ہو کہ وہ ابھی سو کے اٹھے ہیں۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کومطلوب
کثرتِ عمل نہیں بلکہ حُسنِ عمل

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا.[1]

ترجمہ:

وہی ذات ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا، تا کہ تمہارا امتحان لے کہ تم میں زیادہ اچھے عمل کرنے والا کون ہے؟

-☆-

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا.[2]

(۱) سورہ ہود ۷

(۲) سورۃ الکہف ۷

ترجمہ:

جو کچھ زمین پر ہے اسے ہم نے اس (زمین) کیلئے باعث زینت بنایا تا کہ ہم ان کو آزمائیں کہ ان میں سے کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے۔

-☆-

اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۔[۱]

ترجمہ:

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے تو ہم اچھے عمل کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

-☆-

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۝ ۔[۲]

ترجمہ:

جس نے موت اور زندگی کی تخلیق کی تا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے اور غالب ہے، معاف کرنے والا ہے۔

-☆-

(۱) سورۃ الکہف ۳۰
(۲) سورۃ ملک ۲

اللہ تعالیٰ کا حکم
عبادت اخلاص سے کیجئے

وَمَآ أُمِرُوٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ o۔

ترجمہ،

ان کو یہی حکم دیا گیا ہے کہ وہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں، یکسو ہو کر اور نماز پڑھیں ،زکوۃ دیں اور یہی سچا دین ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کو قربانی کا گوشت مطلوب نہیں
بلکہ
اسکی بارگاہ میں تقوی دیکھا جاتا ہے

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰکِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ۔ حج ۳۸

ترجمہ:

اللہ کو جانوروں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا، البتہ تمہارا تقوی اس تک پہنچتا ہے۔

-☆-

حج ۳۸

اللہ تعالیٰ
ہر انسان کے ظاہر و باطن کو جانتا ہے

قُلْ إِنْ تُخْفُوْامَافِيْ صُدُوْرِكُمْ أَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ .

ترجمہ،

آپ کہہ دیجئے اگر تم اپنے سینوں میں کوئی بات چھپاؤ یا اس کو ظاہر کردو اللہ سب جانتا ہے۔

-☆-

آل عمران ۲۹

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا ۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۰۷۷)	جلد۲	صفحہ۹۴۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۹۰۰)	جلد۳	صفحہ۱۱۹۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۳۱۲)	جلد۳	صفحہ۱۳۰۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۸۶۴)	جلد۳	صفحہ۱۴۸۸
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۵۶۳)	جلد۲	صفحہ۱۲۵۵
قال الالبانی:	صحیح		
الارواءالغلیل	رقم الحدیث (۱۱۸۷)	جلد۵	صفحہ۸
قال الالبانی:	صحیح		
الارواءالغلیل	رقم الحدیث (۱۲۰۹)	جلد۵	صفحہ۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۷۴۲)	جلد۴	صفحہ۱۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۸۶۷)	جلد۱۱	صفحہ۲۰۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۹۱)	جلد۲	صفحہ۴۷۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۹۶)	جلد۳	صفحہ۹۵
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۳۳۵)	جلد۳	صفحہ۴۱۵
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۲۴۸۰)	جلد۲	صفحہ۹۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۵۹۰)	جلد۲	صفحہ۲۰۵
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث،

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشادفرمایا:

فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ،البتہ جہاد ورنیت باقی ہیں ۔جب تمہیں جہاد پر نکلنے کیلئے طلب کیا جائے تو بلا تامل نکل کھڑے ہوو۔

-☆-

عَنْ أَبِي يَزِيْدَ مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ بِنِ الأَخْنَسِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ – وَهُوَ وَأَبُوْهُ وَجَدُّهُ صَحَابِيُّوْنَ ، قَالَ:

كَانَ أَبِيْ يَزِيْدُ أَخْرَجَ دَنَانِيْرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَافَقَالَ :

وَاللّٰهِ ! مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّم – فَقَالَ:

لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ ! وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ .

ترجمة الحديث،

سیدنا ابویزید معن بن یزید بن اخنس رضی اللہ عنہم ،یہ معن خوداس کے باپ یزید اور دادا اخنس تینوں صحابی ہیں، نے بیان فرمایا کہ:

میرے باپ یزید نے کچھ دینار صدقے کیلئے نکالے اور وہ انہیں مسجد-نبوی- میں ایک آدمی کے پاس رکھ آئے-تا کہ وہ کسی ضرورت مند کو دے دیں-۔میں مسجد میں آیا تو میں نے وہ دینار اس سے لے لئے-کیونکہ میں ضرورت مند تھا-اور وہ-گھر- لے آیا۔-جب ابا جان کو معلوم ہوا-تو

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۲۲)	جلد۱	صفحہ۴۴۲
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۱۵۷)	جلد۲	صفحہ۹۱۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۹)	جلد۱	صفحہ۱۱۲
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۳)	جلد۱	صفحہ۲۸
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۸۰۴)	جلد۱۲	صفحہ۳۴۸
قال حمزہ احمد الزین	صحیح		

انہوں نے فرمایا:

واللہ! تجھ کو دینے کا تو میں نے ارادہ ہی نہیں کیا تھا۔ چنانچہ میں اپنے والد کو حضور نبی کریم۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی بارگاہ میں لے آیا اور یہ جھگڑا آپ کے سامنے پیش کر دیا۔ حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا:

اے یزید! تیرے لئے تیری نیت کا ثواب ہے اور اے معن تو نے جو لیا ہے وہ تیرے لئے (جائز) ہے۔

-☆-

اخلاص سے آراستہ عمل
کے ذریعے
جنت میں درجات بلند ہوتے ہیں

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – يَعُوْدُنِيْ عَامَ حِجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِيْ فَقُلْتُ :

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – ! إِنِّيْ قَدْ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى ، وَأَنَا ذُوْ مَالٍ وَلَا يَرِثُنِيْ إِلَّا ابْنَةٌ لِيْ ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ ؟ قَالَ:

لَا . قُلْتُ : فَالشَّطْرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ :

لَا . قُلْتُ : فَالثُّلُثُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ :

الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ – أَوْكَبِيْرٌ – إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ

عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيِّ امْرَأَتِکَ .

قَالَ : فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِيْ ؟ قَالَ :

إِنَّکَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّکَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِکَ أَقْوَامٌ وَيَضُرَّ بِکَ آخَرُوْنَ . اَللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ ، وَلَا تَرُدُّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ ، لٰكِنِ الْبَأْسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ .

يَرْثِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ.

ترجمة الحديث،

حضرت سعد بن ابي وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۹۵)	جلد۱	صفحہ۳۸۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۷۴۲)	جلد۲	صفحہ۸۴۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶۲۸)	جلد۳	صفحہ۱۲۵۰
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۰۸۲)	جلد۱	صفحہ۵۹۱
قال الالبانی:	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۸۹۹)	جلد۳	صفحہ۴۱۶
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۰۰۷)	جلد۳	صفحہ۲۳۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۸۲)	جلد۲	صفحہ۲۲۸
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۸۸)	جلد۲	صفحہ۲۳۱
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۲۸۶۴)	جلد۲	صفحہ۲۰۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۱۶)	جلد۲	صفحہ۴۲۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۷۰۸)	جلد۳	صفحہ۳۱۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		

میری بیمار پرسی کیلئے حجۃ الوداع کے سال حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-میرے پاس تشریف لائے مجھے اس وقت شدید درد تھا۔ میں نے عرض کی:

یا رسول اللہ! آپ دیکھ رہے ہیں کہ میرا درد کیسی شدت اختیار کر گیا ہے۔ میں صاحب مال ہوں لیکن میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہی ہے۔ کیا میں اپنے مال کا دو تہائی (۲/۳) حصہ خیرات کردوں؟ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

نہیں۔ میں نے کہا:

آدھا مال؟ آپ نے فرمایا:

نہیں۔ میں نے عرض کیا:

پھر یا رسول اللہ! ایک تہائی (۱/۳) مال صدقہ کردوں؟ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

تیسرا حصہ (تم خیرات کر سکتے ہو) اور تیسرا حصہ بھی زیادہ یا بڑا ہے۔ اس لئے کہ تم اپنے وارثوں کو صاحب حیثیت چھوڑ کر جاؤ، یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں کنگال کر کے جاؤ اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ (یاد رکھو) تم جو بھی اللہ کی رضا کیلئے خرچ کرو گے تو اس پر تمہیں اجر ملے گا۔ حتیٰ کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے (اس پر بھی ثواب ہوگا)۔

میں نے کہا:

یا رسول اللہ! کیا میں اپنے ساتھیوں کے بعد پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ (یعنی میرے ساتھی مجھ سے پہلے فوت ہو جائیں گے اور میں دنیا میں اکیلا رہ جاؤں گا؟)۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

(اگر ایسا ہوا بھی تو کیا؟ یہ تمہارے حق میں اچھا ہی ہے) اس لئے کہ ساتھیوں کی وفات کے بعد جب تم ان کے پیچھے رہ جاؤ گے تو جو بھی عمل اللہ کی رضا کیلئے کرو گے اس سے تمہارے درجے میں زیادتی اور بلندی ہی ہوگی۔ نیز شاید تمہیں مزید زندگی گزارنے کا موقع دیا جائے۔ حتیٰ کہ کچھ لوگ (اہل

ایمان) تم سے فائدہ اٹھائیں اور کچھ دوسرے لوگوں (کافروں) کو تم سے نقصان پہنچے۔

(پھر آپ نے دعا فرمائی) اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو جاری (پورا) فرمادے اور ان کو ان کی ایڑیوں پر نہ لوٹانا۔ لیکن قابل رحم سعد بن خولہ ہیں۔ ان کیلئے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت کی دعا فرماتے تھے اس لئے کہ وہ مکے میں فوت ہوئے تھے۔

-☆-

عَنْ أَبِیْ بَکْرَۃَ نُفَیْعِ بِنِ الْحَارِثِ الثَّقْفِيِّ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – أَنَّ النَّبِيَّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

إِذَاالْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْہِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِيْ النَّارِ ، قُلْتُ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ ؟ قَالَ:

إِنَّہٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلَی قَتْلِ صَاحِبِہٖ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۱)	جلد۱	صفحہ۳۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۸۳)	جلد۲	صفحہ۲۲۱۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۸۷۵)	جلد۲	صفحہ۲۱۲۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۸۸)	جلد۲	صفحہ۲۲۱۳
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۸۷)	جلد۱	صفحہ۱۳۰
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۸۳۵)	جلد۳	صفحہ۴۷۴
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۸۱۱)	جلد۳	صفحہ۶۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۲۶۸)	جلد۳	صفحہ۱۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۲۶۹)	جلد۳	صفحہ۱۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۹۴۵)	جلد۱۳	صفحہ۳۴۷
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۹۸۱)	جلد۱۳	صفحہ۳۱۹
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح علی شرط مسلم		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۶۴)	جلد۲	صفحہ۳۷۹
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۶۵)	جلد۲	صفحہ۳۷۹
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		

ترجمة الحديث،

حضرت ابوبکرہ نفیع بن حارث ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا:

جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں سونت کر ایک دوسرے کو (مارنے کی نیت سے) ملتے ہیں (ایک دوسرے کے مدمقابل آتے ہیں) تو یہ قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قاتل کا جہنمی ہونا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن مقتول جہنمی کیوں کر ہوگا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس لئے کہ وہ بھی اپنے ساتھی (دوسرے مسلمان) کے قتل کا حریص تھا (یعنی اسے قتل کرنے کی نیت رکھتا تھا)۔

-☆-

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۱۲۷)	جلد۳	صفحہ۱۰۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۱۲۸)	جلد۳	صفحہ۱۰۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۱۲۹)	جلد۳	صفحہ۱۰۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۱۳۰)	جلد۳	صفحہ۱۰۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۱۳۱)	جلد۳	صفحہ۱۰۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۱۳۲)	جلد۳	صفحہ۱۰۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۱۳۳)	جلد۳	صفحہ۱۰۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۱۳۴)	جلد۳	صفحہ۱۰۸
قال الالبانی	صحیح		

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۱۳۵)	جلد۳	صفحہ۱۰۸
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۶۳۹)	جلد۱۵	صفحہ۴۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۳۰۳)	جلد۱۵	صفحہ۲۱۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۳۱۸)	جلد۱۵	صفحہ۲۱۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۵۷۳)	جلد۳	صفحہ۴۶۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۵۷۴)	جلد۳	صفحہ۴۶۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۵۷۵)	جلد۳	صفحہ۴۶۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۳۵۱)	جلد۱۵	صفحہ۲۲۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۳۹۷)	جلد۱۵	صفحہ۲۳۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۴۷۰)	جلد۳	صفحہ۴۰۴
قال الالبانی	متفق علیہ		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۵۷۲)	جلد۳	صفحہ۴۶۴

مسجد کی طرف اللہ تعالیٰ کی بندگی کی نیت سے چلنے والے کا ہر قدم درجہ بلند کرتا ہے، ہر قدم گناہ مٹاتا ہے

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

صَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَزِیْدُ عَلَی صَلَاتِهٖ فِیْ سُوْقِهٖ وَبَیْتِهٖ بِضْعًا وَ عِشْرِیْنَ دَرَجَةً ، وَذَالِکَ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ، ثُمَّ أَتَی الْمَسْجِدَ لَا یُرِیْدُ إِلَّا الصَّلَاةَ ، لَا یَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ یَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةٌ حَتّٰی یَدْخُلَ الْمَسْجِدَ ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ کَانَ فِی الصَّلَاةِ مَا کَانَتِ الصَّلَاةُ هِیَ تَحْبِسُهُ ، وَالْمَلَائِکَةُ یُصَلُّوْنَ عَلٰی أَحَدِکُمْ مَادَامَ فِیْ مَجْلِسِهِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ ،یَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ،اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ،اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَیْهِ،مَالَمْ یُؤْذِ فِیْهِ،مَالَمْ یُحْدِثْ فِیْهِ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۸۲۳)	جلد۲	صفحہ۷۱۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۰۶)	جلد۱	صفحہ۴۱۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد۱	صفحہ۴۵۹

ترجمۃ الحدیث،

سیدنا ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

کسی آدمی کا باجماعت نماز پڑھنا اس کے گھر پر یا بازار میں تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ بہتر ہے۔اس لئے کہ جب کسی آدمی نے اچھی طرح وضو کیا اور باوضو ہو کر مسجد کی جانب چلا صرف نماز ادا کرنے کیلئے نہ کہ دوسرے کام کیلئے تو اس کے ہر ایک قدم کے عوض اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔جب تک کہ وہ شخص مسجد میں داخل نہ ہو جائے۔

اور جب وہ مسجد میں آجائے تو وہ گویا نماز ادا کر رہا ہے جب تک کہ وہ نماز پڑھنے کیلئے ٹھہرا ہوا ہے۔جب تک وہ اس جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی تو فرشتے اس کیلئے دعا کرتے ہیں۔

اے اللہ! اس آدمی کی مغفرت فرما دے اور اے اللہ! اس پر رحم فرما۔

اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما اور (یہ دعا اس وقت تک کی جاتی ہے) جب تک وہ کسی کو تکلیف نہ پہنچائے یا اس کا وضو نہ ٹوٹے۔

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (٥٦٨)	جلد٣	صفحہ٨٥
قال الالبانی	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٣٥١)	جلد١	صفحہ٢٨٠
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (٦٣٧)	جلد١	صفحہ٣٠٧
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (٥٥٩)	جلد١	صفحہ١٢٦
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٧٧٣)	جلد١	صفحہ٣٢٢
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٥٧٣)	جلد١	صفحہ٣٣٢
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٢٩٧)	جلد١	صفحہ٢٣٩
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۰۲)	جلد۱	صفحہ۲۸۸
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۱۹)	جلد۲	صفحہ۲۳۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۰۳۱)	جلد۳	صفحہ۳۳۶
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۷۳۳۳)	جلد۷	صفحہ۳۳۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۰۳۳)	جلد۵	صفحہ۳۹۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۷۷)	جلد۱	صفحہ۱۲۵
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۳۹۰)	جلد۱	صفحہ۷۳۱
قال المحقق	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۶۷۱)	جلد۱	صفحہ۳۳۱
قال الالبانی	متفق علیہ		

سراپا اخلاص

اپنے اعمال کو کوئی وقعت نہیں دیتے

عَنْ عِكْرَمَةَ :

اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُسَبِّحُ كُلَّ يَوْمٍ اِثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ تَسْبِيْحَةٍ، يَقُوْلُ :

اُسَبِّحُ بِقَدْرِ دِيَتِي (اَوْ ذَنْبِي). [1]

حضرت عکرمہ کا بیان ہے کہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روزانہ بارہ ہزار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے تھے۔ بارہ ہزار مرتبہ سبحان اللہ کہتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے:

میں اپنی دیت یا اپنے گناہوں کی مقدار تسبیح کرتا ہوں۔

-☆-

(۱) تہذیب اسیر ۱-۳۰۹

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ:

وَصْبُ الْمُؤْمِنِ كَفَّارَةٌ لِخَطَايَاهُ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

مومن کی درد-مومن کی تھکاوٹ اس کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

-☆-

وصب: بیماری-درد

کبھی تھکاوٹ کا معنی بھی دیتا ہے۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۱۰۹)	جلد۲	صفحہ۱۱۹۵
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۰۰۶)	جلد۴	صفحہ۱۸۴
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۲۸۴)	جلد۲	صفحہ۴۹۷
قال الذھبی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۲۳۱۰)	جلد۵	صفحہ۵۴۳
قال الالبانی	صحیح		

قَدْ کَانَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍرَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ:

عَجِبْتُ مِنْ ضَاحِکٍ وَمِنْ وَرَائِہِ النَّارُ،وَمِنْ مَسْرُوْرٍ وَمِنْ وَرَائِہِ الْمَوْتُ۔[1]

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود-رضی اللہ عنہ-فرمایا کرتے تھے:

مجھے تعجب وحیرانی ہے ایسے ہنسنے والے پر جس کے پیچھے آگ ہے۔اور حیرانگی ہے ایسے خوش ہونے والے پر جس کے پیچھے موت ہے۔

-☆-

(1)تنبیہ المغترین ۴۱

سراپا اخلاص کا وجود وہ پھول ہے
اسے ارادت سے سونگھنے والا اللہ تعالیٰ کا مشتاق بن جاتا ہے

كَانَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

وَلِيُّ اللّٰهِ رَيْحَانٌ فِي الْاَرْضِ ،فَاِذَا شَمَّهُ الْمُرِيْدُوْنَ وَصَلَتْ رَائِحَتُهُ اِلٰى قُلُوْبِهِمِ اشْتَاقُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ انتهى ،فَتَأَمَّلْ يَا اَخِيْ حَالَكَ:

هَلْ اَحْبَبْتَ اَحَدًا لِلّٰهِ وَاَبْغَضْتَهُ كَذٰلِكَ لِلّٰهِ تَعَالٰى؟اَمْ اَحْبَبْتَ بِالْهَوٰى وَاَبْغَضْتَ بِالْهَوٰى؟وَابْكِ عَلٰى نَفْسِكَ وَاَكْثِرْمِنَ الْاِسْتِغْفَارِلَيْلًاوَنَهَارًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔

ترجمہ:

حضرت یحیٰی بن معاذ – رحمہ اللہ علیہ – فرمایا کرتے تھے:

وَلیُ اللہ – اللہ کا ولی – زمین میں خوشبو دینے والا پھول ہے۔ جب ارادت مند اسے سونگھتے

تنبیہ المغترین ۴۱

ہیں،اس کی صحبت میں بیٹھتے ہیں تو اس کی خوشبوان کے دلوں تک پہنچ جاتی ہے پھر وہ اپنے رب کے مشتاق ہوجاتے ہیں۔

اتنا لکھنے کے بعد امام شعرانی فرماتے ہیں:

اے میرے بھائی !اپنے حال پرغور کر۔

کیا تو نے کسی سے اللہ کیلئے محبت کی؟اور ایسے ہی کیا تو نے کسی سے اللہ کیلئے ناپسندیدگی کی؟یا تو نے خواہش نفس کی بنا پر محبت کی اور خواہش نفس کی بنا پر کسی سے نفرت کی؟

اپنی جان پر رو،صبح وشام استغفار کی کثرت کر۔

الحمدللہ رب العلمین۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک نظر رحمت سے صحابہ کرام سراپا اخلاص بن گئے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

قَدِمَ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – الْمَدِیْنَۃَ ، فَنَزَلَ اَعْلَی الْمَدِیْنَۃِ فِیْ حَیٍّ یُقَالُ لَھُمْ بَنُوعَمْرِوبْنِ عَوْفٍ ، فَاَقَامَ النَّبِیُّ فِیْھِمْ اَرْبَعَ عَشْرَۃَ لَیْلَۃً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی بَنِی النَّجَّارِفَجَاءُ وْا مُتَقَلِّدِی السُّیُوْفِ،کَاَنِّیْ اَنْظُرُاِلَی النَّبِیِّ– صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ– عَلٰی رَاحِلَتِہٖ وَاَبُوْبَکْرٍ رِدْفُہٗ وَمَلَاءُ بَنِی النَّجَّارِ حَوْلَہٗ حَتّٰی اَلْقٰی بِفِنَاءِ اَبِیْ اَیُّوْبَ وَکَانَ یُحِبُّ اَنْ یُصَلِّیَ حَیْثُ اَدْرَکَتْہُ الصَّلَاۃُ ، وَیُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَنَّہٗ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰی مَلَاءٍ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ فَقَالَ:

یَابَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِکُمْ .

قَالُوْا!! لَاوَاللّٰہِ لَانَطْلُبُ ثَمَنَہٗ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ.

فَقَالَ اَنَسٌ:

وَكَانَ فِيهِ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَفِيْهِ خَرِبٌ وفِيْهِ نَخْلٌ فَاَمَرَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ ، وَجَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَالنَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةْ

فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۲۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۸۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۵۳۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۱۰۶)	جلد ۲	صفحہ ۲۲۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۷۷۱)	جلد ۲	صفحہ ۸۵۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۷۷۴)	جلد ۲	صفحہ ۸۵۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۷۷۹)	جلد ۲	صفحہ ۸۵۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۹۳۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۰۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۲۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۱۴۳)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۱۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۱۴۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۱۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۷۸۸۹)	جلد ۹	صفحہ ۲۷
قال البیہقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۷۸۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۳۲۸)	جلد ۶	صفحہ ۹۷
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث الصحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۰
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے جب مدینہ منورہ نزول اجلال فرمایا تو پہلے عوالی مدینہ میں بنو عمرو بن عوف قبیلہ میں تشریف لائے تو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے وہاں چودہ (۱۴) دن قیام فرمایا۔ پھر حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے بنو نجار کو پیغام بھجوایا تو وہ اپنی تلواریں حمائل کیے ہوئے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اپنی سواری پر جلوہ افروز ہیں اور حضور کے پیچھے حضرت ابوبکر بیٹھے ہوئے ہیں۔ بنو نجار کے خوش قسمت صحابہ نے حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو اپنے جھرمٹ میں لیا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اپنا سامان مبارک حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے صحن میں رکھوادیا۔

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- (پہلے) جہاں صلاۃ کا وقت ہوتا وہیں صلاۃ ادا فرمالیتے تھے۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- بکریوں کے باڑوں میں بھی صلاۃ ادا فرمالیا کرتے تھے۔

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۵
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۷۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۳۷۶۵)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۶۶
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۷۱۵)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۹۴
قال المحقق	صحیح		

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے مسجد شریف بنانے کا حکم صادر فرمایا تو (مسجد کی جگہ کے حصول کیلئے) بنونجار کو بلا بھیجا اور فرمایا:

اے بنونجار! اپنے اس قطعہ زمین کی مجھ سے قیمت لے لو۔

انہوں نے عرض کی:

اللہ کی قسم! ہم اسکی قیمت اللہ تعالی سے لیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اس قطعہ زمین میں وہ تھا جو میں تمہیں کہتا ہوں اس میں مشرکین کی کچھ قبریں تھیں اور اس میں خرب-کھنڈر- تھے اور اس میں کھجور کے درخت تھے۔

حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے حکم ارشاد فرمایا:

مشرکین کی قبروں کے بارے میں تو انہیں اکھیڑ دیا گیا۔

خرب-کھنڈر- کے بارے میں حکم دیا تو انہیں برابر کر دیا گیا۔

حکم کے مطابق کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے پھر کھجور کے کٹے ہوئے درختوں کو مسجد کے قبلہ کی جانب لائن میں رکھ دیا گیا۔

اور اس کے دونوں بازوؤں پر (جہاں چوکھٹ کی لکڑیاں رکھی جاتی ہیں) پتھر رکھ دیئے گئے۔صحابہ کرام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے اور رجز پڑھتے جاتے تھے۔حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ان کے ساتھ فرماتے جاتے تھے:

اَللّٰھُمَّ لاَخَیْرَ اِلَّاخَیْرُ الآخِرَۃ

فَاغْفِرِالْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَ

اے اللہ! حقیقی بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے۔

اے اللہ! انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

اخلاص ریا کاری اور وسوسوں کی کثرت کو ختم کر دیتا ہے

قال سليمان الداراني :

اذا أخلص العبد انقطعت عنه كثرة الوساو س والرياء .

جناب سلیمان دارانی - رحمۃ اللہ علیہ - نے ارشاد فرمایا:

جب بندہ اخلاص اختیار کرتا ہے تو اس سے وساوس کی کثرت اور ریا کاری ختم ہو جاتی ہے۔

-☆-

زندگی کا ایک لمحہ جسے رضائے الٰہی کیلئے نصیب ہو گیا وہ نجات پا گیا

قال بعض السلف :

من سلم له من عمره لحظة خالصة لوجه الله ، نجا .

ھمارے اسلاف نے ارشاد فرمایا:

جس خوش نصیب کی زندگی کا ایک لمحہ صرف اللہ کی رضا کیلئے اسے نصیب ہوا تو وہ نجات پا جائے گا۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے لا الٰہ الا اللہ کہنے والا آگ پر حرام ہے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :

اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ اَنَّهٗ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلہٖ وَسَلَّمَ – وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا فِیْ وَجْهِهٖ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِیْ دَارِهِمْ فَزَعَمَ مَحْمُوْدٌ اَنَّهٗ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلہٖ وَسَلَّمَ – یَقُوْلُ:

كُنْتُ اُصَلِّیْ لِقَوْمِیْ بِبَنِیْ سَالِمٍ وَكَانَ یَحُوْلُ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ وَادٍ اِذَا جَاءَ تِ الْاَمْطَارُ فَیَشُقُّ عَلَیَّ اجْتِیَازُهٗ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلہٖ وَسَلَّمَ – فَقُلْتُ لَهٗ:

اِنِّیْ اَنْكَرْتُ بَصَرِیْ وَاِنَّ الْوَادِیَ الَّذِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ قَوْمِیْ یَسِیْلُ اِذَا جَاءَ تِ الْاَمْطَارُ فَیَشُقُّ عَلَیَّ اجْتِیَازُهٗ فَوَدِدْتُ اَنَّكَ تَاْتِیْ فَتُصَلِّیْ مِنْ بَیْتِیْ مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ

مُصَلًّى. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

سَأَفْعَلُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَاَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ ، فَاسْتَاذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَاَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ:

اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ ؟ فَاَشَرْتُ لَهُ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ اُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهِ ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَكَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ فَحَبَسْتُهُ عَلٰى خَزِيْرٍ يُصْنَعُ لَهُ فَسَمِعَ اَهْلُ الدَّارِ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – فِيْ بَيْتِيْ فَثَابَ رِجَالٌ مِنْهُمْ حَتّٰى كَثُرَ الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ :

مَافَعَلَ مَالِكٌ لَا اَرَاهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ : ذَاكَ مُنَافِقٌ لَّا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَا تَقُلْ ذَاكَ اَلَا تَرَاهُ قَالَ : لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذَالِكَ وَجْهَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ اَمَّا نَحْنُ فَوَاللّٰهِ لَا نَرٰى وُدَّهُ وَلَاحَدِيْثَهُ اِلَّا اِلَى الْمُنَافِقِيْنَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذَالِكَ وَجْهَ اللّٰهِ . قَالَ مَحْمُوْدٌ :

فَحَدَّثْتُهَا قَوْمًا فِيْهِمْ اَبُوْ اَيُّوْبَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – فِيْ غَزْوَتِهِ الَّتِيْ تُوُفِّيَ فِيْهَا وَيَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِمْ بِاَرْضِ الرُّوْمِ فَاَنْكَرَهَا عَلَيَّ اَبُوْ اَيُّوْبَ قَالَ :

وَاللّٰهِ مَا اَظُنُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ: مَا قُلْتَ قَطُّ

فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَجَعَلْتُ لِلّٰهِ عَلَيَّ إِنْ سَلَّمَنِي حَتّٰى أَقْفُلَ مِنْ غَزْوَتِي أَنْ أَسْأَلَ عَنْهَا عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنْ وَجَدْتُهُ حَيًّا فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ فَقَفَلْتُ فَأَهْلَلْتُ بِحَجَّةٍ أَوْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ سِرْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَأَتَيْتُ بَنِي سَالِمٍ فَإِذَا عِتْبَانُ شَيْخٌ أَعْمٰى يُصَلِّي لِقَوْمِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَأَخْبَرْتُهُ مَنْ أَنَا ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْهِ كَمَا حَدَّثَنِيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ.

ترجمۃ الحدیث،

حضرت ابن شہاب نے کہا کہ:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۲۵)	جلد۱	صفحہ۱۵۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۸۶)	جلد۱	صفحہ۲۱۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۸۴۰)	جلد۱	صفحہ۲۵۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۱۸۶)	جلد۱	صفحہ۳۵۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۹۳۸)	جلد۲	صفحہ۲۱۶۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۳)	جلد۱	صفحہ۶۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۶۷۰)	جلد۱۷	صفحہ۱۱۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۶۷۱)	جلد۱۷	صفحہ۱۱۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد۱	صفحہ۲۵۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۴)	جلد۱	صفحہ۲۱۰
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۷۸۷)	جلد۱	صفحہ۲۶۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۴۳)	جلد۱	صفحہ۲۷۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۳۲۶)	جلد۱	صفحہ۴۲۷
قال الالبانی	صحیح		

مجھے محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے حضور سیدنا رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو جانا اور اس کُلّی کو جانا جو آپ نے ان کے گھر والے کنویں کے پانی سے ربیع کے چہرے پر ڈالی تھی۔محمود بن ربیع نے کہا کہ:

انہوں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جو غزوہ بدر میں حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے ساتھ تھے، سے سنا وہ ارشاد فرما رہے تھے:

کہ میں قبیلہ بنی سالم میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا تھا۔میرے اور ان کے درمیان ایک وادی تھی۔جب بارشیں ہوتیں تو مجھ پر ان کی مسجد کی طرف جانے کیلئے اس وادی سے گزرنا مشکل ہوجاتا۔میں حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا:

میری نظر کمزور ہے اور وہ وادی جو میرے اور میری قوم کے درمیان ہے جب بارشیں ہوں تو بہتی ہے تو اس کا عبور کرنا میرے لئے مشکل ہوتا ہے۔

میری خواہش ہے کہ آپ (میرے گھر) تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی ایک جگہ نماز ادا فرمائیں تاکہ میں اس جگہ کو اپنی نماز کیلئے مصلّٰی بنالوں۔حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشاد فرمایا:

ہم عنقریب آئیں گے۔حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

صبح کے وقت سورج بلند ہونے کے بعد حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے اجازت طلب فرمائی تو میں نے آپ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو (اندر تشریف لانے کی) اجازت دے دی۔آپ (داخل ہونے کے بعد) بیٹھے نہیں حتی کہ ارشاد فرمایا:

تم اپنے گھر میں کس جگہ کو پسند کرتے ہو کہ میں وہاں نماز پڑھوں۔میں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جس کو میں پسند کرتا کہ میں وہاں نماز پڑھوں۔حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی ۔آپ نے دو رکعت نماز پڑھی ۔پھر آپ نے سلام پھیرا اور جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

گوشت اور موٹے آٹے سے جو آپ کیلئے کھانا تیار کیا گیا تھا اس کو تناول فرمانے کیلئے میں نے آپ کو روک لیا اور محلّہ والوں نے حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے میرے گھر تشریف لانے کی خبر سنی تو لوگ ہمارے گھر جمع ہوگئے یہاں تک کہ گھر میں لوگوں کی کثرت ہوگئی ۔ان میں سے ایک شخص (عتبان بن مالک) نے کہا:

مالک بن دخشن کا کیا حال ہے وہ مجھے نظر نہیں آرہا ۔ان میں سے ایک شخص نے کہا:

وہ منافق ہے ۔اللہ تعالیٰ اور کے رسول ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔سے محبت نہیں رکھتا ۔حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشاد فرمایا:

اس طرح نہ کہو ۔کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے لا الہ الا اللہ کہتا ہے ۔اس شخص نے عرض کیا:

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ہی بہتر جاننے والے ہیں ۔اللہ کی قسم! ہم تو اس کی دوستی اور گفتگو کا رجحان منافقوں کی طرف دیکھتے ہیں ۔حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دیتا ہے ۔محمود بن ربیع انصاری نے کہا:

میں نے یہ حدیث چند لوگوں سے بیان کی جن میں حضرت ابوایوب انصاری صحابی رسول اللہ ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔بھی تھے ۔اور میں نے یہ حدیث اس غزوہ میں بیان کی جس میں آپ فوت ہوئے اور یزید بن معاویہ ارضِ روم میں ان کا امیر لشکر تھے ۔حضرت ابوایوب (خالد بن زید) انصاری رضی اللہ عنہ نے مجھ پر اس واقعہ کا انکار کر دیا اور کہا: اللہ کی قسم! میرا ہرگز یہ گمان نہیں ہے کہ جو تم نے کہا

حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا ہو۔

محمود بن ربیع کہتے ہیں مجھ پر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی یہ بات ناگوار وگراں گزری اور میں نے اللہ تعالیٰ کیلئے اپنے آپ پر لازم کرلیا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے صحیح سلامت رکھا اور اس غزوہ سے واپس آیا تو عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے اگر میں نے ان کو آپ کی قوم کی مسجد میں زندہ پایا تو اس واقعے کے متعلق ضرور دریافت کروں گا۔

محمود بن ربیع کہتے ہیں:

اس غزوہ سے واپس آیا تو میں نے حج یا عمرے کا احرام باندھا پھر میں فارغ ہو کر مدینہ منورہ آیا۔ قبیلہ بنی سالم کے پاس آیا تو دیکھا حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بوڑھے اور نابینا ہیں۔ اپنی قوم کو نماز پڑھا رہے ہیں اور جب آپ نے نماز سے سلام پھیرا تو میں نے آپ کو سلام کہا اور ان کو بتایا کہ میں کون ہوں۔

پھر میں نے ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے اس طرح حدیث بیان فرمائی جس طرح پہلی مرتبہ بیان کی تھی۔

-☆-

صالحین کی صحبت
اخلاص عطا کرتی ہے

كَانَ اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

لَيْسَ شَيْءٌ اَنْفَعَ لِقَلْبِ الْعَبْدِ مِنْ مُخَالَطَةِ الصَّالِحِيْنَ وَالنَّظْرِ اِلٰى اَفْعَالِهِمْ، وَلَيْسَ شَيْءٌ اَضَرَّ عَلَى الْقَلْبِ مِنْ مُخَالَطَةِ الْفَاسِقِيْنَ وَالنَّظْرِ اِلٰى اَفْعَالِهِمْ.

ترجمہ:

حضرت احمد بن حرب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

صالحین کی صحبت اور ان کے افعال پر نظر رکھنے سے بڑھ کر کوئی چیز بندہ مومن کے دل کیلئے فائدہ مند نہیں اور فاسقین کی صحبت اور ان کے افعال پر نظر رکھنے سے بڑھ کر کوئی چیز مومن کے دل کیلئے نقصان دہ نہیں۔

-☆-

تنبیہ المغترین ۴۱

سراپا اخلاص علماء

حاکمان وقت سے دور رہتے ہیں

كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

لَقَدْ اَدْرَكْنَا الْعُلَمَاءَ وَهُمْ يَرَوْنَ جُلُوْسَهُمْ فِىْ بُيُوْتِهِمْ اَفْضَلَ ، فَصَارُوا الْيَوْمَ وُزَرَاءَ الْاُمَرَاءِ وَقَهَارِمَةَ الظَّلَمَةِ.

ترجمہ:

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

ہم نے ایسے علماء کو پایا ہے، انکی صحبت اختیار کی ہے جو اپنے گھروں میں بیٹھنا افضل جانتے تھے لیکن اب علماء امراء کے وزیر اور ظالموں کے مددگار بن گئے ہیں۔

-☆-

مخلص آدمی
اللہ تعالیٰ کا سچا بندہ ہے

كَانَ عُتْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:
اِذَا وَافَقَتْ سَرِيْرَةُ الْعَبْدِ عَلَانِيَتَهُ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ:
هٰذَا عَبْدِيْ حَقًّا.

ترجمہ:

جناب عتبہ بن عامر رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:
جب بندے کا باطن اس کے ظاہر کی موافقت کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے:
یہ میرا سچا بندہ ہے۔

-☆-

دل کارونا آنکھ کے رونے سے افضل وبرتر ہے

كَانَ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:
بُكَاءُ الْقَلْبِ خَيْرٌ مِنْ بُكَاءِ الْعَيْنِ.

ترجمہ:

حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:
دل کارونا آنکھ کے رونے سے بہتر ہے۔

-☆-

تنبیہ المغترین ۳۶

رات کی تاریکی میں ادا کیے گئے نوافل جنت لے جاتے ہیں

رَاَى بَعْضُهُمُ الْجُنَيْدَ رَحِمَهُ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهٖ فَقَالَ لَهٗ:

مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِکَ ؟ فَقَالَ : قَدْ طَاحَتْ تِلْکَ الْاِشَارَاتُ ، وَفَنِيَتْ تِلْکَ الْعِبَارَاتُ ، وَمَا نَفَعَنَا اِلَّا بَعْضُ رُكَيْعَاتٍ كُنَّا نَرْكَعُهَا فِي السَّحْرِ.

ترجمہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا۔اس نے عرض کی:

اللہ تعالٰی نے آپ سے کیا کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

ہمارے وہ اشارات ضائع ہو گئے ،ہماری وہ عبارتیں فنا ہو گئی ہیں۔نفع دیا تو ان چند رکعات نے جو ہم سحری کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

-☆-

تنبیہ المغترین ۴۴

جو رات کی تاریکی میں اللہ کو یاد نہ کرے
وہ علم دین کے لائق نہیں

كَانَ الْإِمَامُ اَحْمَدُبْنُ حَنْبَلَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَارَاٰى طَالِبَ الْعِلْمِ لَايَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ يَكُفُّ عَنْ تَعْلِيْمِهٖ ، وَقَدْ بَاتَ عِنْدَهُ اَبُوْعَصْمَةَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِيْ فَوَضَعَ لَهُ الْإِمَامُ اَحْمَدُ مَاءً لِلْوُضُوْءِ، ثُمَّ جَاءَ قَبْلَ الْفَجْرِفَوَجَدَهُ نَائِمًا وَالْمَاءُ بِحَالِهٖ فَاَيْقَظَهُ وَقَالَ لَهُ : لِمَ جِئْتَ يَا اَبَا عَصْمَةَ ؟ فَقَالَ لَهُ : جِئْتُ اَطْلُبُ مِنْكَ الْحَدِيْثَ يَا اِمَامُ ،فَقَالَ لَهُ الْإِمَامُ اَحْمَدُ:

كَيْفَ تَطْلُبُ الْحَدِيْثَ وَلَيْسَ لَكَ تَهَجُّدٌفِي اللَّيْلِ؟اِذْهَبْ مِنْ حَيْثُ جِئْتَ .

ترجمہ:

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ کا طریقہ مبارکہ تھا

جب آپ کسی طالب علم کو دیکھتے کہ وہ رات تہجد کی نماز ادا نہیں کرتا تو اس کو تعلیم دینے سے رک جاتے ۔ایک مرتبہ آپ کے ہاں ابوعصمہ نے رات قیام کیا تو حضرت امام احمد رحمہ اللہ علیہ نے

تنبیہ المغترین ۳۳

اس کے وضو کیلئے پانی رکھ دیا۔پھر حضرت امام فجر سے پہلے آئے تو دیکھا کہ ابو عصمہ سویا ہوا ہے اور پانی اسی طرح پڑا ہے۔آپ نے اسے جگایا اور اسے فرمایا:

اے ابو عصمہ! کیسے آنا ہوا؟اس نے آپ سے عرض کی:اے امام!میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ سے حدیث پاک سیکھوں تو حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

تم کیسے حدیث پاک حاصل کر سکتے ہو حالانکہ تم رات کو تہجد کی نماز نہیں ادا کرتے۔

چلے جاؤ جہاں سے آئے ہو۔

-☆-

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی وصیت مبارکہ
حضرت ابوالعالیہ کو

قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ:

قَالَ لِي اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ –:

لَاتَعْمَلْ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَيَكِلَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَنْ عَمِلْتَ لَهٗ.

ترجمہ:

حضرت ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

مجھ سے حضرت محمد مصطفیٰ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

کوئی کام غیراللہ کیلئے نہ کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ تجھے اس کے سپرد کردے گا جس کیلئے تم نے کام کیا ہے۔

–☆–

اقتدار کا طلبگار
فلاح نہیں پاسکتا

وَقَالَ يَحۡيَى بۡنُ مُعَاذٍ:

لَايُفۡلِحُ مَنۡ شَمَمۡتَ رَائِحَةَ الرِّيَاسَةِ مِنۡهُ .

ترجمہ:

حضرت یحیی بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جس آدمی سے ریاست واقتدار کی بو محسوس ہو وہ کبھی فلاح نہیں پاسکتا۔

-☆-

شُہرت کا خواہش مند
مخلص نہیں ہوسکتا

قَالَ اَیُّوْبُ السَّخْتِیَانِیُّ :

مَا صَدَقَ عَبْدٌ قَطُّ فَاَحَبَّ الشُّھْرَۃَ

ترجمہ:

حضرت ایوب سختیانی نے فرمایا:

وہ بندہ کبھی بھی سچا ۔مخلص ۔نہیں ہوسکتا جوشہرت وناموری کو پسند کرے۔

-☆-

ریاکار کے اعمال باطل ہیں

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ٥ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ٥

ترجمہ:

جو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہیں ہم دنیا ہی میں انہیں ان کے اعمال کی پوری جزا دے دیتے ہیں۔ دنیا میں انہیں نقصان میں نہیں رکھا جاتا۔ یہی لوگ ہیں جن کیلئے آخرت میں سوائے جہنم کی آگ کے اور کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے دنیا میں جو کچھ کیا وہ ضائع ہو گیا یہ لوگ باطل عمل ہی کرتے رہے۔

-☆-

سورہ ہود ۱۵،۱۶

ریاکار کا عمل برباد ہے

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

اَنَـا اَغْـنَـی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَکَ فِیْهِ مَعِیَ غَیْرِی ، تَرَکْتُهُ وَشِرْکَهُ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۹۸۵)	جلد۴	صفحہ۲۳۱۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۴۷۵)	جلد۴	صفحہ۲۰۲
جامع الاصول	رقم الحدیث (۳۶۵۱)	جلد۴	صفحہ۴۹۹
قال المحقق	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۳۱۳)	جلد۲	صفحہ۷۹۵
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴)	جلد۱	صفحہ۶۸
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۳۳۵)	جلد۵	صفحہ۶۰

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

میں تمام شریکوں کی نسبت ہر قسم کے شرک سے بہت زیادہ بے زار ہوں۔ جس نے کسی عمل میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک کیا تو میں اسے اور اس کے شرکیہ عمل کو رد کر دیتا ہوں۔

-☆-

ریاکار کی ریاکاری
ایک دن عیاں ہو جاتی ہے

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلہٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ یُّسَمِّعْ یُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ ، وَمَنْ یُّرَاءِ یُرَاءِ اللّٰهُ بِهٖ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۹۹)	جلد۴	صفحہ۲۰۳۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۹۸۷)	جلد۴	صفحہ۲۲۸۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۴۷۷)	جلد۴	صفحہ۴۰۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۹۳۷۲)	جلد۱۱	صفحہ۶۷۰
قال المحقق	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۱۳)	جلد۱	صفحہ۱۰۸۰
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۳۳۶)	جلد۵	صفحہ۶۱
قال الالبانی	متفق علیہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۷۱۱)	جلد۱۳	صفحہ۳۷۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

جس نے شہرت چاہی تو اللہ تعالیٰ اس کی (بداعمالیوں کی) تشہیر کر دیتا ہے۔اور جس نے ریاکاری کی تو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب سب پر عیاں کردیتا ہے۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۰۶)	جلد۲	صفحہ۱۳۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۰۷)	جلد۴	صفحہ۵۱۳
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۳۸۲)	جلد۳	صفحہ۳۷۲
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۲)	جلد۱	صفحہ۷۶
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۶)	جلد۱	صفحہ۱۱۸
قال الالبانی	صحیح		

ریاکار کا کوئی ٹھکانہ نہیں

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلهٖ وَسَلَّمَ –:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

اَنَا اَغْنَی الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ ، فَمَنْ عَمِلَ لِیْ عَمَلًا اَشْرَكَ فِیْهِ غَیْرِیْ ، فَاَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ وَّهُوَ لِلَّذِیْ اَشْرَكَ۔

جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۶۵۱)	جلد۴	صفحہ۴۹۹
قال المحقق	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۳۱۳)	جلد۲	صفحہ۷۹۵
قال الالبانی	صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۷۹۸۶)	جلد۸	صفحہ۱۱۴
قال حمزۃ احمدالزین	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۷۹۸۷)	جلد۸	صفحہ۱۱۴
قال حمزۃ احمدالزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۹۵)	جلد۲	صفحہ۱۳۰
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۰۲)	جلد۴	صفحہ۵۱۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		

ترجمة الحدیث،

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

میں تمام شریکوں کی نسبت ہر قسم کے شرک سے بہت زیادہ بے زار ہوں۔جس نے کسی عمل میں میرے سوا کسی اور کو شریک کیا تو میں اس سے بری ہوں وہ عمل اسی کیلئے ہوگا جس کو اس نے شریک کیا تھا۔

-☆-

رحمان ورحیم اللہ جس کی رحمت کی بارش مسلسل برستی رہتی ہے۔جس کے لطف وکرم کا کوئی کنارہ نہیں وہ جب معاف کرنے پر آجائے تو چشم زدن میں لاکھوں گناہ معاف کردیتا ہے لیکن:

اس درجہ بالا حدیث پاک میں جلال الٰہی نمایاں ہے۔اللہ تعالیٰ شرک اور شرک کی کسی بھی قسم کو پسند نہیں کرتا۔جو آدمی نیک اعمال میں دکھلاوے کی ملاوٹ کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کردیتا ہے۔العیاذ باللہ من ذلک۔

غور کیجئے!

ایک آدمی دن بھر نیکیاں کرتا، حسنات سے اپنا دامن بھرتا جاتا ہے بلکہ بات دن دو دن کی نہیں زندگی کے ماہ وسال اسی عالم میں گزارتا ہے۔صبح سے لیکر شام تک اور شام سے لیکر صبح تک وہ

صحیح ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۷۷)	جلد۳	صفحہ۳۷۱
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۹)	جلد۱	صفحہ۸۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۴)	جلد۱	صفحہ۱۳
قال الالبانی	صحیح		

عبادت میں مگن رہتا ہے ۔اس کی جوانی اس کا بڑھاپا جو کئی دھائیوں پر مشتمل ہے وہ بھی عبادت وریاضت سے خالی نہیں ۔لیکن اس عبادت گزار میں ایک خامی ہے کہ وہ یہ چاہتا ہے کہ اس کی بندگی ،اس کی عبادت ،اس کی آہ ومناجات کی لوگوں کو بھی خبر ہو اور وہ بھی اسے تحسین کی نگاہ سے دیکھیں ۔بس یہی خامی اسکی تمام خوبیوں کو لے ڈوبتی ہے ۔وہ جلال الٰہی کی زد میں آتا ہے۔حاکم مطلق خالق کائنات فرماتا ہے:

میں تمام شریکوں کی نسبت ہر قسم کے شرک سے بہت زیادہ بے زار ہوں ۔جس نے عمل میرے لئے کیا اور اس میں کسی اور کو بھی شریک کیا تو میں اس سے بری ہوں ۔

وہ عابد وصالح آدمی زندگی بھر اللہ کیلئے بندگی کرتا ہے لیکن ساتھ ساتھ اسکی نیت یہ بھی ہے کہ لوگ اسے عبادت گزار کہیں ۔بس اس نیت سے اس کی زندگی بھر کی کمائی سے اللہ بیزار ہو جاتا ہے اور فرماتا ہے:

اس کا اجر وثواب اس سے لو جس کو شریک ٹھہرایا ہے ۔

اے خالق ومالک!

اے میرے پروردگار!

یہ نفس کی باریکیاں یہ شیطان کی چالیں ،جو شیطان ہماری رگوں میں دوڑ جاتا ہے ہم ان سے نہیں بچ سکتے ۔اے اللہ! تیری مدد واعانت درکار ہے،ہم سے تو کوئی نیکی بھی نہیں ہوتی اگر ہو بھی جائے تو شیطان اپنے دام میں پھنسالیتا ہے ۔اب تیری دستگیری درکار ہے،تیرے کرم کے سوالی ہیں ۔ہماری کوتاہیاں ،ہماری لغزشیں معاف کردے اور ہمیں اپنا صحیح بندہ بننے کی توفیق ارزانی فرما ۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ.

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ

بِالصَّالِحِيْنَ.

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمِكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَائُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْعَلَّمْتَهٗ اَحَداً مِنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَصَدْرِيْ وَجِلاءَ حُزْنِيْ وَذِهَابَ هَمِّيْ.

اَللّٰهُمَّ شَرِّفْنِيْ بِاتِّبَاعِ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِيْ وَلِيًّا مُرْشِداً فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِيْ وَاجْعَلْ سِرِّيْ اَحْسَنَ وَاَزْكٰى وَطَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ الْحِقْدِ وَالْحَسَدِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكِذْبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ اِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ.

اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ صَدْرِيْ بِالْعُلُوْمِ اللَّدُنِّيَّةِ وَامْلَاْ قَلْبِيْ بِالْمَعَارِفِ الرَّبَّانِيَّةِ وَاَسْعِدْنِيْ بِخِدْمَةِ دِيْنِكَ الْحَنِيْفِ

آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ بِبَرَكَةِ اَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى وَبِبَرَكَةِ نَبِيِّكَ الْمُرْتَضٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْجَمِيْلِ وَالطَّرْفِ الْكَحِيْلِ وَالْخَدِّ الْاَسِيْلِ وَعَلٰى آلِهٖ بُدُوْرِالدُّجٰى وَاَصْحَابِهٖ نُجُوْمِ الْهُدٰى وَمَنْ تَبِعَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنَ.

-☆-

سنت مبارکہ

اہمیت وفضیلت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَاحِبِ الْوَجْہِ الْاَنْوَرِ وَالْجَبِیْنِ الْاَزْھَرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی الْمَبْعُوْثِ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ!

یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات مبارکہ ہیں جنہیں مختلف عنوانات کے تحت جمع کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو محض اپنے لطف وکرم سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر چلنے کی سعادت عطا فرمائے۔

خوش قسمت ہے وہ آدمی جس کے روز وشب سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرتے گزرتے ہیں۔

اگر دورانِ مطالعہ آپ کو کوئی چیز پسند آجائے تو اس مسکین کے خاتمہ ایمان اور مغفرت کی دعا کر دیجئے گا۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

محمد کریم سلطانی

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ اور اس کے رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
کی اطاعت فرض ہے

یَاأَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ (1)

ترجمہ:

اے ایمان والو!اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرو اور (اطاعتِ خدا ورسول سے روگردانی کرکے)اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔

-☆-

نیک اور صالح عمل وہی ہے جس پر اللہ اور اسکے رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کی چھاپ ہوگی لیکن وہ عمل جو صورۃً تو نیک محسوس ہو لیکن اس پر اطاعتِ رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی جھلک نظر نہ آئے تو وہ حقیقۃً نیک نہیں ہے۔

ہر نیک وصالح عمل کرنے سے پہلے دیکھ لینا چاہیے کہ اس عمل کو ہمارے حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے کوئی نسبت ہے بھی یا نہیں اگر اس عمل کا تعلق حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی تعلیمات

(1) سورہ محمد ۴۷/۳۳

وشریعت سے ہے تو وہ عمل یقیناً نیک ہے۔

لیکن اگر اس کا تعلق حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی تعلیمات سے نہیں اور نہ ہی شریعت مطہرہ کے موافق ہے تو وہ عمل کسی صورت بھی اعمال صالحہ کی فہرست میں شمار نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔

اللہ کی اطاعت کرو اور حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی اطاعت وفرمانبرداری کرو۔

حکم الٰہی ماننا ہی بندگی ہے آیئے اطاعت رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو اپنی حیات کا مشن بنائیں اور اطاعتِ رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے جذبہ سے سرشار ہو کر اس عالم رنگ وبو میں وقت گزاریں تو یقیناً اس زندگی کے جملہ لمحات، لمحاتِ بندگی شمار ہونگے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ بنیں گے۔

–☆–

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْآ اَطِيْعُوْا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَالِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاوِيْلاً٥

ترجمہ:

اے ایمان والواطاعت کرواللہ تعالٰی کی اوراطاعت کرو(اپنے ذیشان) رسول کی اور حاکموں کی جوتم میں سے ہوں۔پھراگرجھگڑنے لگوتم کسی چیز میں تو لوٹا دوا سے اللہ اور(اپنے)رسول کے فرمان کی طرف۔اگرتم ایمان رکھتے ہواللہ پراورروزِقیامت پر یہی بہتر ہےاوربہت اچھا ہےاس کاانجام۔

-☆-

(سورۃ النساء:۵۹)

حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی اطاعت فرض ہے

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ۔ [۱]

ترجمہ:

اے ایمان والو! لبیک کہو اللہ اور (اس کے) رسول کی پکار پر جب وہ رسول بلائے تمہیں اس امر کی طرف جو زندہ کرتا ہے تمہیں۔

-☆-

(۱) سورہ انفال ۹:۲۴/۹

قرآن کریم کا فیصلہ
حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کیجئے

حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِیَادٍ قَالَ:

سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلَ رَحِمَهُ اللّٰهُ یَقُوْلُ:

نَظَرْتُ فِی الْمُصْحَفِ فَوَجَدْتُ فِیْهِ طَاعَةَ الرَّسُوْلِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ- فِی ثَلَاثَةٍ وَثَلَاثِیْنَ مَوضِعًا، ثُمَّ جَعَلَ یَتْلُوْ هٰذِهِ الْآیَةَ:

فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ ۔[1]

وَجَعَلَ یَتْلُوْ هٰذِهِ الْآیَةَ:

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ۔[2]

(۱)(النساء)

(۲)سورۃ النساء/۴/۶۵

الطیوریات (۱۳۴۳)/۴/ ۱۳۷۷ قال المحقق رجالہ ثقات

ترجمہ:

جناب فضل بن زیاد فرماتے ہیں:

میں نے سنا حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے تھے:

میں نے قرآن کریم کی تلاوت کی تو میں نے وہاں اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تینتیس جگہ پائی اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ۔

پس ڈرنا چاہئے انہیں جو اس کے امر کی مخالفت کرتے ہیں۔

اور اس آیت کی بھی تلاوت فرمائی:

فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ۔

آپ کے رب کی قسم! وہ مومن نہیں ہوسکتے جب تک آپ کو حکم (فیصل) نہ مان لیں ان مسائل میں جن میں آپس میں وہ جھگڑتے ہیں۔

-☆-

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی زبان اقدس سے نکلنے والا کلام وحی الٰہی ہے

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ [1]

ترجمہ:

اور وہ تو بولتے ہی نہیں اپنی خواہش سے، نہیں ہے یہ مگر وحی جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔

-☆-

(۱) نجم ۳،۴

قرآن کریم کی طرح
حدیث پاک بھی مُنَزَّل مِنَ اللہ ہے

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

أَلَا إِنِّي أُوْتِيْتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ ، أَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ : عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ ، فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ ، وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ ، وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ ، أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ ، وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَّسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا ، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَّقْرُوْهُ فَإِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ ، فَلَهُ أَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔

مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۹
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۱
قال محمد محمود	الحدیث صحیح		

ترجمۃ الحدیث،

حضرت مقدام ابن معدیکرب -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

خبردار مجھے قرآن دیا گیا اور اس کے ساتھ اس کا مثل بھی خبردار قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا اپنے پلنگ پر کہے کہ تم پر قرآن کی اتباع لازم ہے، اس میں جو حلال پاؤ اس کو حلال اور جو اس میں حرام پاؤ اس کو حرام سمجھئے -اے اھل ایمان! سن لیجیے- حالانکہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا حرام فرمایا ہوا ویسا ہی ہے جیسے کہ اللہ کا حرام فرمایا ہوا۔

دیکھو تمہارے لئے نہ تو گھریلو گدھا حلال ہے اور نہ کیلی والا درندہ جانور نہ عہد والے کافر کی گری ہوئی چیز۔ مگر جب اس کا مالک اس سے لاپرواہ ہو جائے اور جو کسی قوم کے پاس مہمان جائے ان پر اس کی مہمانی ہے۔ اگر مہمانداری نہ کریں تو وہ اپنی مہمانی کے مقدر ان سے وصول کرلے۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۲)	جلد۱	صفحہ۲۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۶۴۳)	جلد۱	صفحہ۵۱۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۶۴)	جلد۳	صفحہ۲۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۴)	جلد۳	صفحہ۱۱۷
قال الالبانی	صحیح		

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ :

أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيْكَتِهٖ ، يَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْقُرْآنِ ، أَلَا وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ أَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوْتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ وَّلَا ضَرْبَ نِسَآئِهِمْ وَلَا أَكْلَ ثِمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ.

ترجمة الحديث،

حضرت عرباض ابن ساریہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کھڑے ہوئے تو ارشاد فرمایا:

کیا تم میں سے کوئی اپنے پلنگ پر تکیہ لگا کر یہ گمان کرسکتا ہے کہ اللہ نے سوائے ان چیزوں کے کوئی چیز حرام نہ کی جو قرآن میں ہیں۔ خبردار! اللہ کی قسم میں نے احکامات دیئے، میں نے وعظ ونصیحت فرمائی اور میں نے کئی چیزوں سے منع کیا جو قرآن کریم کی مثل ہیں یا اس سے بھی زیادہ۔

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ روا نہیں رکھا کہ تم اہل کتاب کے گھروں میں ان کی اجازت کے بغیر داخل ہوجاؤ اور نہ ان کی عورتوں کو مارو اور نہ ان کے پھل کھاؤ جبکہ اھل کتاب تمہیں وہ (جزیہ) دے دیں جو ان پر لازم ہے۔

-☆-

صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۲۶۸۶) جلد ۸ صفحہ ۳۷۷

قال الالبانی اسنادہ حسن

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والا درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا ہے

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا۝ [1]

ترجمہ:

جس نے اطاعت کی رسول کی تو یقیناً اس نے اطاعت کی اللہ کی۔ اور جس نے منہ پھیرا تو نہیں بھیجا ہم نے آپ کو ان کا پاسبان بنا کر۔

-☆-

(۱) سورۃ النساء: ۸۰

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جو حکم دیں وہ حسب استطاعت فرض وضروری ہے

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

دَعُوْنِیْ مَا تَرَكْتُكُمْ :

إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَثْرَةُ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى أَنْبِیَائِهِمْ ، فَإِذَا نَهَیْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَیْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۲۸۸)	جلد۶	صفحہ۲۲۷۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳۳۷)	جلد۲	صفحہ۵۰۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۳۵۷)	جلد۲	صفحہ۳۳۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۸)	جلد۱	صفحہ۱۹۸
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح رجالہ رجال الصحیحین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۹)	جلد۱	صفحہ۱۹۹
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الصحیحین		

ترجمة الحديث،

سیدنا ابوہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جب تک میں تمہیں -کسی مسئلہ میں آزاد- چھوڑے رکھوں تب تک تم مجھے چھوڑے رکھو -بلا وجہ سوالات نہ کرو- کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو ان کے سوال کی کثرت اور ان کے اپنے انبیاء کرام سے اختلاف نے ہلاک کردیا۔لہٰذا جب میں تمہیں کسی کام کے کرنے سے منع کروں تو -وہ کام کرنے سے- رک جاؤ اور جب کسی کام کے کرنے کا حکم دوں تو حسب استطاعت وہ کام کر گزرو۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۱۳)	جلد۴	صفحہ۵۶
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۸۶۱۵)	جلد۴	صفحہ۵۳۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۰)	جلد۱	صفحہ۲۰۰
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۱)	جلد۱	صفحہ۲۰۰
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۳۶۱)	جلد۷	صفحہ۱۸۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۹۲)	جلد۷	صفحہ۲۹۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۱۲۹)	جلد۸	صفحہ۲۰۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۷۴۲)	جلد۹	صفحہ۳۰۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۴۹۱)	جلد۹	صفحہ۲۳۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۲۵۰۸)	جلد۴	صفحہ۱۲۹
المصنف لعبدالرزاق	رقم الحدیث (۲۰۳۷۲)	جلد۱۱	صفحہ۲۲۰

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۸
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۸۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۵۳۰
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۸۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۰
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۷۹)	جلد ۳	صفحہ ۷۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۶۱۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۷
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۴۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۶۴۴
قال الالبانی	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۳
قال الالبانی	صحیح		

متابعت سنت

نفس پر بڑی شاق ہے

قَالَ اَبُو یَزِیْدَ الْبُسْطَامِیُّ :

عَمِلْتُ فِی الْمُجَاهَدَةِ ثَلَاثِیْنَ سَنَةً ، فَمَا وَجَدْتُ شَیْئًا اَشَدَّ مِنَ الْعِلْمِ وَمُتَابَعَتِهٖ وَمُتَابَعَةُ الْعِلْمِ هِیَ مُتَابَعَةُ السُّنَّةِ لَا غَیْرُهَا ۔[1]

ترجمہ:

حضرت خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے تیس سال تک مجاہدہ کیا تو میں نے کوئی چیز علم اور اس کی متابعت سے بڑھ کر شدید نہیں پائی ۔متابعت علم صرف متابعت سنت کو کہتے ہیں ۔

-☆-

عموماً مجاہدہ چند دن کا ہوتا ہے ۔چلہ کشی چالیس دن کی ہوتی ہے لیکن سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنا ساری زندگی کا چلہ ہے ۔یہ دن دو دن کی بات نہیں بلکہ یہ زندگی بھر کا وظیفہ ہے ۔جس کی زندگی

(۱) اصلاح الامۃ ۲/ ۲۸۳

بھر کا وظیفہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کی جستجو اور ان پر عمل ہو اس سے بڑھ کر نصیبوں والا اور کون ہوگا۔

حضرت خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ کے بارے میں حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں:

ہم اولیاء اللہ میں بایزید کا وہ مقام ہے جو فرشتوں میں جبریل امین کا ہے۔جبریل امین فرشتوں کے سردار ہیں تو خواجہ بایزید بسطامی اولیاء کرام کے سردار ہیں۔اس سردار اولیاء کو یہ سیادت غلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت نصیب ہوئی۔ہاں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحیح غلام بن جاتا ہے وہ خود یگانہ روزگار بن جاتا ہے۔

بعض کتب میں حضرت خواجہ بایزید بسطامی سے منسوب کچھ باتیں ملیں گی جو شریعت مطہرہ سے متصادم نظر آتی ہیں یہ سب باتیں من گھڑت ہیں الحاقی ہیں ان کا حضرت خواجہ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اس درجہ شریعت مطہرہ سے محبت کرتے تھے کہ ایک مرتبہ آپ کسی ولی اللہ کا شہرہ سن کر اس کی زیارت کیلئے گئے جب اس کے پاس پہنچے تو اس نے قبلہ کی جانب تھوک دیا۔آپ ملے بغیر واپس آگئے اور فرمایا:

جو شریعت کے آداب میں سے ایک ادب کی رعائت نہیں کرسکتا وہ مقرب بارگاہ الٰہی کیسے ہوسکتا ہے۔

-☆-

اسلام سنت ہے

اور

سنت اسلام ہے

قَالَ اَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيّ بْنِ خَلَفٍ:

اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاِسْلَامَ هُوَ السُّنَّةُ وَالسُّنَّةُ هِيَ الْاِسْلَامُ لَا يَقُوْمُ اَحَدُهُمَا اِلَّا بِالْآخِرِ۔ [1]

ترجمہ:

ابو محمد الحسن بن علی بن خلف نے فرمایا:

جان لیجئے!

اسلام ہی سنت ہے اور سنت ہی اسلام ہے ان میں سے ایک کا قیام دوسرے کے ساتھ ہے۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ ۲/۲۲۶

جس ذات اقدس واطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل انور پر قرآن نازل ہوا ان کے ارشادات، ان کے اعمال کے بغیر دین مکمل نہیں ہوسکتا۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کریم پر عمل پیرا ہو کر دنیا کو ہدایت سے ہمکنار کیا۔جو ارشادات قرآن کریم کے اندر موجود ہیں ان کی عملی تصویر خود ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

قرآن کریم کے معانی ومطالب کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ کے بغیر نہیں سمجھا جا سکتا۔مثلاً قرآن کریم میں اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ آیا ہے ،صلاۃ قائم کرو۔اب صلاۃ کا معنی نماز،نماز کا طریقہ، اس کے ارکان، اس کی شرائط یہ سب سنت مبارکہ سے معلوم ہوگا۔اسی طرح روزے کے متعلق ارشاد ہے:

کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَام. اب صیام کا معنی روزہ، اسکی ابتدا، اس کی انتہا، اس کا طریقہ کار سب کچھ سنت مبارکہ سے معلوم ہوگا۔

وَاٰتُوا الزَّکٰوۃ. زکاۃ ادا کرو۔زکاۃ کا مفہوم، زکاۃ کس پر فرض ہے اور کب فرض ہے، کتنے مال پر فرض ہے یہ سب کچھ سنت مبارکہ واضح کرتی ہے۔

اسلام کا ایک رکن حج ہے۔لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ تو قرآن کریم میں آیا لیکن اس کا طریقہ کیا ہے، اس کو کیسے ادا کرنا ہے، اس کا احرام، طواف کعبہ، میدان عرفات میں قیام یہ سب کچھ سنت مطہرہ بیان کرتی ہے۔

الغرض اسلام اور سنت لازم وملزوم ہے۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات و تعلیمات کے بغیر اسلام نہیں سمجھا جا سکتا۔اسلام کی عملی تشریح اتباع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ ہے۔

-☆-

سنت مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر کسی اور کو فوقیت نہ دیجئے

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؈

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ؈ [1]

ترجمہ:

اے ایمان والو! آگے نہ بڑھا کرو اللہ اور اس کے رسول سے اور ڈرتے رہا کرو اللہ تعالیٰ سے بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔

اے ایمان والو! نہ بلند کیا کرو اپنی آوازوں کو نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز سے اور نہ

(۱) سورۃ الحجرات: ۱،۲

تفسیر ابن کثیر: ۷/۳۶۴

زور سے آپ کے ساتھ بات کیا کرو جس طرح تم زور سے ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو ۔(اس بےادبی سے) کہیں ضائع نہ ہو جائیں تمہارے اعمال اور تمہیں خبر تک نہ ہو ۔

-☆-

مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

لَاتُقَدِّمُوْابَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِه :لَاتَقُوْلُوْا خِلَافَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ.

لَاتُقَدِّمُوْابَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِه کامعنی یہ ہے کہ کتاب وسنت کے خلاف کوئی بات نہ کہو۔

یعنی اصل دین کتاب وسنت ہی ہے ۔اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات واحکامات کے مقابل کسی کے حکم کی کوئی حیثیت نہیں ہے ۔مومن وہی ہے جو دل وجان سے اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پرعمل کرتا ہے ۔اس کی نظر ہمیشہ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ پر رہتی ہے ۔وہ ان دونوں ہدایت کے چشموں سے سرموانحراف نہیں کرتا بلکہ ان پرعمل کرنا دونوں جہان کی سعادت سمجھتا ہے ۔

امام ماتریدی رحمہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اَصْلُ ذَالِکَ عِنْدَنَا مِنْ قَوْلِه : یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ...... اَیْ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِعْلَمُوْا اَنَّ لِلّٰهِ الْخَلْقَ وَالْاَمْرَ ، لَا تُقَدِّمُوْا اَمْرًا وَلَا قَوْلًا وَلَا فِعْلًا وَلَا حُكْمًا وَنَهْیًا سِوَی مَا اَمَرَ اللّٰهُ – تَعَالٰی – بِه وَرَسُوْلُهُ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – وَغَیْرَ مَا نَهٰی عَنْهُ بَلِ اتَّبِعُوْهُ اَمْرَهُ وَنَهْیَهُ وَرَاتِبُوْهُ عَلٰی مَا اٰمَنْتُمْ بِه وَاَقْرَرْتُمْ بِاَنَّ لَهُ الْخَلْقَ وَالْاَمْرَ فَاحْفَظُوْا اَمْرَهُ وَنَهْیَهُ وَلَا تُخَالِفُوْهُ وَلَارَسُوْلَهُ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الْاَمْرِ وَالنَّهْیِ .

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تُقَدِّمُوْا الآیة : ہمارے نزدیک اس آیت کامعنی یہ ہے کہ اے ایمان والو! جان لو کہ خلق وامر اللہ تعالیٰ کیلئے ہی ہے ۔نہ کسی امر،قول ،فعل،اور نہ کسی حکم ونہی پر

تاویلات اہل السنۃ:۹/۳۲۲

عمل کروائے جو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول حکم دے دے اور نہ کسی اور کی نہی پر عمل کروائے اس کے جو اللہ اور اس کا رسول منع فرمادے۔

بلکہ اسی کی اتباع کرو امر ونہی میں اور جس پر تم ایمان لائے ہو اس کا خیال رکھو اور تم نے یہ اقرار کرلیا ہے کہ خلق وامر اللہ کیلئے ہی ہے تو اس کے امر ونھی کی حفاظت کرو نہ اسکی مخالفت کرو اور نہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی چیز میں امر ونھی کے معاملہ میں۔

وَلَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز مبارک سے اپنی آواز بلند نہ کرو۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز مبارک سے اپنی آواز بلند کرنا منع ہے بلکہ اگر بلند ہو جائے تو زندگی بھر کے اعمال صالحہ ضائع ہو جاتے ہیں تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم مبارک پر کسی کے حکم کو بلند کرنا، آپ کے ارشاد مبارک پر کسی اور کی بات کو ترجیح دینا سب ممنوع ہے۔

کسی کی بات کو یا عمل کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات یا عمل پر ترجیح دینے سے زندگی بھر کی نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں اور بندہ ان لوگوں کی فہرست میں چلا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہیں۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ مَكَائِدِ الشَّيْطَانِ۔

-☆-

سب سے بہتر طریقہ
حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کا طریقہ ہے

عَنْ جَابِرٍ –رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ– عَنِ النَّبِيِّ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ– قَالَ:
أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَخَيْرَ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ، وَشَرَّ الأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۳۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۷
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۶۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۹۲
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۷۹۹)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۸
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۵۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۲
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۹
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت جابر -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

حمد وصلاۃ کے بعد:-

سب سے بہتر کلام اللہ کا کلام -کتاب اللہ- ہے اور سب سے بہتر ھدایت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ھدایت ہے۔سب سے برے کام دین میں نکالے ہوئے نئے کام ہیں، دین میں اپنی طرف سے نکالا ہوا ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۸
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۱

حضرت عمر بن عبدالعزیز

اور

سنت کی اہمیت

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے جب منصب خلافت سنبھالا تو خطبہ ارشاد فرمایا جو درج ذیل ہے۔

اَیُّھَاالنَّاسُ ، اِنَّہٗ لَیْسَ بَعْدَ نَبِیِّکُمْ نَبِیٌّ ، وَلَا بَعْدَ کِتَابِکُمْ کِتَابٌ وَلَا بَعْدَ سُنَّتِکُمْ سُنَّۃٌ ، وَلَا بَعْدَ اُمَّتِکُمْ اُمَّۃٌ،اَلاَ وَاِنَّ الْحَلَالَ – مَا اَحَلَّ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَعَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ– حَلَالٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ، اَلاوَاِنَّ الْحَرَامَ مَاحَرَّمَ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَعَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ – حَرَامٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ.

اَلاَ وَاِنِّیْ لَسْتُ بِمُبْتَدِعٍ ، وَلٰکِنِّیْ مُتَّبِعٌ ، اَلا وَاِنِّی لَسْتُ بِقَاضٍ وَلٰکِنِّیْ مُنَفِّذٌ ، اَلاَ وَاِنِّیْ لَسْتُ بِخَازِنٍ وَلٰکِنِّیْ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ ، اَلا وَاِنِّیْ لَسْتُ بِخَیْرِکُمْ وَلٰکِنِّیْ اَثْقَلُکُمْ حِمْلًا ، اَلاَ وَلَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ۔[1]

ترجمہ:

اے لوگو! تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور نہ تمہاری کتاب کے بعد کوئی کتاب ہے اور نہ تمہارے نبی کی سنت کے بعد کسی کی سنت ہے اور نہ تمہاری اس امت کے بعد کوئی اور امت ہے۔

سن لیجئے!

حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں حلال قرار دیا اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر (حدیث پاک میں) حلال قرار دیا۔ وہ قیامت تک حلال ہے۔

اور حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک میں حرام قرار دیا۔ وہ حرام ہے قیامت قائم ہونے تک۔

سن لیجئے!

میں مبتدع (بدعت کا پیروکار) نہیں ہوں بلکہ متبع (سنت مبارکہ کی اتباع کرنے والا) ہوں۔

سن لو!

میں اپنی طرف سے فیصلہ کرنے والا نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ نافذ کرنے والا ہوں۔ میں خازن نہیں لیکن میں جہاں حکم شریعت ہے وہاں رکھنے والا ہوں۔

سن لو!

میں تم سے بہتر نہیں ہوں لیکن مجھ پر تم سے زیادہ بوجھ لاد دیا گیا (زیادہ ذمہ داریاں ڈال دی گئی ہیں)۔

سن لو!

اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں۔

(۱) صلاح الامۃ ۲/۱۷۷

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ
غایت درجہ متبع سنت تھے

اَمَّ عُمَرُبْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ – رَحِمَهُ اللّٰهُ – اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – فَقَالَ اَنَسٌ:

مَا صَلَّیْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – اَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – مِنْ اِمَامِكُمْ هٰذَا یَعْنِیْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ.

قَالَ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ:

فَكَانَ عُمَرُ یُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَیُخَفِّفُ الْقِیَامَ وَالْقُعُوْدَ.

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو نماز کی

السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۰۵۵)	جلد۲	صفحہ۱۳
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۸۴۴)	جلد۱	صفحہ۲۰۰

امامت کروائی تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی امام کے پیچھے تمہارے امام یعنی حضرت عمر بن عبدالعزیز سے بڑھ کر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ نماز نہیں پڑھی۔

جناب زید بن اسلم نے فرمایا:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رکوع وسجود مکمل کرتے تھے اور قیام وقعود میں تخفیف فرماتے تھے۔

–☆–

خلفاءراشدین کاطریقہ
سنت مصطفیٰ ہی ہے

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ هٰذِهِ لَمَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ قَالَ:

قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ، لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا، لَا يَزِيْغُ عَنْهَا بَعْدِي إِلَّا هَالِكٌ، مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَعَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَإِنَّمَا الْمُؤْمِنُ كَالْجَمَلِ الْأَنِفِ حَيْثُ مَا قِيْدَ انْقَادَ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۳۶۹)	جلد۲	صفحہ۸۰۵
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۳۱)	جلد۱	صفحہ۱۷۴
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱)	جلد۱	صفحہ۳۲
قال الالبانی	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں وعظ فرمایا ایسا وعظ فرمایا جسے سن کر آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے اور دل اس سے کانپ اٹھے۔ہم نے عرض کی :یا رسول اللہ!

یہ وعظ و نصیحت ہے ایسے آدمی کا جو الوداع کہنے والا ہو تو آپ ہم سے کیا عہد وپیان لیتے ہیں؟حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں تمہیں ایسی شریعت بیضا (روشن شریعت) پر چھوڑ کر جارہا ہوں کہ اس کی رات اس کے دن کی طرح ہے۔میرے بعد اس شریعت سے وہی پھرے گا جس کے مقدر میں ہلاکت وبربادی ہے۔

تم میں سے جو (ذرا طویل) زندگی پائے گا وہ عنقریب بہت سے اختلاف دیکھے گا۔

پس تم پر لازم ہے جو تم میری سنت کو جانتے ہو اور میرے خلفاء راشدین مہدیین (جو رشد وہدایت والے ہیں) کی سنت کو اس سنت (سنت نبی اور خلفاء راشدین) کو مضبوطی سے پکڑلو۔

تم پر حاکم وقت کی اطاعت لازم ہے اگر چہ وہ حبشی غلام ہی ہو۔کیونکہ مومن ایسے ہے جیسے ناک میں مہار لگا اونٹ کہ جدھر لے جاؤ ادھر چلا جائے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ظاہری زندگی کے آخری ایام میں خطبہ ارشاد فرمایا۔یہ خطبہ ایسا موثر و بلیغ تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی آنکھوں پر قابو نہ رکھ سکے۔ہر سننے والے

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۷۷)	جلد۱۳	صفحہ۲۷۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۹۳۷)	جلد۲	صفحہ۶۱۰
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳)	جلد۱	صفحہ۴۸
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح الاسناد		

کی آنکھ اشکبار تھی اور دل خوف سے لبریز تھے، تھر تھر کانپ رہے تھے۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی:

یا رسول اللہ! ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے آپ ہمیں الوداع کہہ رہے ہیں، آپ اس دنیا فانی سے رخصت ہونے والے ہیں۔ ہمیں ایسی نصیحت فرما دیجئے جسے ساری زندگی اپناتے رہیں اور اسی نصیحت مبارکہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہم بھی دنیا سے رخت سفر باندھیں۔

قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ، لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا

میں تمہارے لئے ایسی شریعت مطہرہ چھوڑ کر جا رہا ہوں جو درخشاں و روشن ہے اس کا کوئی گوشہ تاریکی میں نہیں ہے۔ شریعت مطہرہ کے تمام امور بڑے واضح اور روشن ہیں۔

ہر جگہ اور ہر چیز پر دن رات آتے رہتے ہیں۔ دن کو اجالا ہوتا ہے تو رات کو تاریکی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسی شریعت غراء چھوڑ کر گئے کہ جہاں تاریکی و ظلمت نام کی کوئی چیز نہیں۔ وہ شریعت ہر اعتبار سے نور علی نور ہے۔ اس کا کوئی گوشہ، اس کا کوئی حصہ ظلمت زدہ نہیں بلکہ زندگی کے ہر ہر موڑ کیلئے واضح ارشادات موجود ہیں۔

قرآن کریم ابدالآباد تک رہنے والا اس کے احکامات، اس کے ارشادات بڑے واضح، موثر اور سہل ہیں۔ اس قرآن کریم کی تشریح، اس کے اجمال کی تفسیر حدیث مبارکہ کی صورت میں موجود ہے اور یہ حدیث پاک بھی رہتی دنیا تک قائم و دائم رہے گی۔

اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رسل علیہم السلام کی ایک کثیر تعداد اس عالم رنگ و بو میں بھیجی مخلوق خدا کی ہدایت کیلئے، انہیں صراط مستقیم دکھانے کیلئے۔ لیکن ان انبیاء و رسل علیہم السلام میں سے کسی پر نازل ہونے والی کتاب محفوظ نہیں ہے اور نہ ہی ان کی زندگی کے ارشادات محفوظ ہیں۔ یہ شرف، یہ بزرگی ہے تو فقط حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کہ آپ پر نازل ہونے والا قرآن من وعن محفوظ ہے۔ اس کا کوئی جملہ، کوئی کلمہ بلکہ اس کی کوئی حرکت بھی تبدیل نہیں ہوئی۔

اسی طرح اللہ ذوالجلال قادروقیوم نے یہ مہربانی بھی فرمائی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پاک کے تمام گوشے انسانیت کی فلاح ونجات کیلئے محفوظ کردیئے۔ آج یہی چیز احادیث مبارکہ کی صورت میں موجود ہے۔ پھر اس پر کرم بالائے کرم یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی مبارک کے تمام احوال، شریعت مطہرہ کے تمام قواعد وضوابط صحیح سند کے ساتھ محفوظ ہیں۔ تو جس ذات اقدس واطہر پر نازل ہونے والا قرآن محفوظ ہو اور اس کے ارشادات عالیہ بھی محفوظ ہوں تو اس ذات کی شریعت میں کہاں ابہام رہ سکتا ہے۔ وہ شریعت تو چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتی ہے۔ آفتاب شریعت پوری رعنائی کے ساتھ ضوفشاں ہے اور یہ ابدلآباد تک چمکتا رہے گا۔

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَاتَغْرُبُ

—☆—

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی سنت مبارکہ اور حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی سنت سب پر لازم ہے

عَنْ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

وَعَظَنَا رَسُوْلَ اللهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – مُوْعِظَةً بَلِيْغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ ، فَقُلْنَا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا ، قَالَ:

أُوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ [حَبَشِيٌّ] ، وَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۸
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۸۰)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۸۰
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عرباض بن ساریہ-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ہمیں بہت موثر وبلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جس سے آنکھیں بہہ گئیں اور دل ڈر گئے۔ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ الوداع کہنے والے کا وعظ ونصیحت ہے ہمیں کوئی وصیت فرمادیجئے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ کے تقوی کی، حاکم وقت کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے کی اگرچہ تم پر حبشی غلام ہی کیوں نہ حاکم بنادیا گیا ہو۔جو تم سے لمبی عمر پائے گا وہ بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا۔تم پر میری سنت اور میرے خلفائے راشدین کی سنت جو ہدایت یافتہ ہیں لازم ہے۔میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامنا۔دین میں نکالی ہوئی من گھڑت باتوں سے اجتناب کرنا۔بے شک دین میں نکالی ہوئی ہرنئی من گھڑت بات-بدعت-گمراہی ہے۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۸۱)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۸۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۸۲)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۸۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۷
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۸
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۷۱۱۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۱
قال المحقق	اسنادہ حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۷۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۹
قال الالبانی:	صحیح		

صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۷)	جلد۳	صفحہ۱۱۸
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۵۴۹)	جلد۱	صفحہ۴۹۹
قال الالبانی	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۴۵۵)	جلد۸	صفحہ۱۰۷
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۲۹)	جلد۱	صفحہ۱۳۰
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۳۲)	جلد۱	صفحہ۱۳۲
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۳۳)	جلد۱	صفحہ۱۳۳
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۸)	جلد۱	صفحہ۹۴
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۹۶)	جلد۱	صفحہ۲۲۸
قال حسین سلیم اسد	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۷)	جلد۱	صفحہ۲۰۱
قال المحقق	صحیح		

حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت
سنتِ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- مدنظر رہے

عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ :

رَأَيْتُ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَبِّلُ الْحجرَ – يَعْنِي الْأَسْوَدَ– وَيَقُوْلُ : إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّکَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – يُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (١٢٧٠)		جلد٢	صفحہ٩٢٥
صحیح البخاری	رقم الحدیث (١٥٩٧)	(١٦٠٥)	(١٦١٠)	
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٢٩٤٣)		جلد٣	صفحہ٤٣٧
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح			
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (٣٩٠٩)		جلد٤	صفحہ١٢٥
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (٣٩١٠)		جلد٤	صفحہ١٢٥
صحیح ابوداؤد	رقم الحدیث (١٨٧٣)		جلد١	صفحہ٥٢٣
قال الالبانی	صحیح			
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (٣٩٠٢)		جلد٤	صفحہ١٢٤

ترجمۃ الحدیث،

حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا اور وہ فرما رہے تھے:

اے حجر اسود! مجھے علم ہے کہ تو ایک پتھر ہے جو نہ نفع دیتا ہے اور نہ نقصان۔ اگر میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے ہرگز بوسہ نہ دیتا۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۹
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۶
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۶
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۱
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۸۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۹۰۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۹۰۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۹۰۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۵
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۸۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۹۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۲۳
قال الالبانی:	صحیح		

یہ امت بنی اسرائیل کی طرح فرقوں میں بٹ جائے گی نجات وہ پائے گا جو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اور آپ کے صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کے طریقہ مبارکہ پر ہوگا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِيْ كَمَا أَتٰى عَلَى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ ، حَتّٰى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتٰى أُمَّهٗ عَلَانِيَةً ، لَكَانَ فِيْ أُمَّتِيْ مَنْ يَصْنَعُ ذَالِكَ ، وَإِنَّ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً ، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً ، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً ، قَالُوْا : وَمَنْ هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ :

مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ .

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۳۴۳)	جلد۲	صفحہ ۹۴۳
قال الالبانی	حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۶۹)	جلد۱	صفحہ ۱۳۳

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عمرو-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میری امت پر ایسے حالات وواقعات آئیں گے جیسے بنی اسرائیل پر آئے جوتے کے برابر جوتے کی طرح۔حتی کہ اگر بنی اسرائیل میں سے کسی نے اپنی ماں سے اعلانیہ بدکاری کی تو میری امت میں بھی ایسا ہوگا جو اس طرح کرے گا۔

بے شک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئی تھی اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔ سب فرقے جہنم کی آگ میں جائیں گے سوائے ایک کے۔صحابہ کرام-رضی اللہ عنہ- نے عرض کی: یارسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-! وہ کون خوش نصیب ہیں؟حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں اس پر عمل کرنے والا۔

-☆-

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۶۴۱) جلد۳ صفحہ۵۴
قال الالبانی: حسن

صحابہ کرام کے نظریات اور طریقے سے بالشت بھر جدا ہونے والا اسلام کی رسی کو اپنے گلے سے اتار دیتا ہے

عَنْ أَبِیْ ذَرٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ.

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۸۳)	جلد۱	صفحہ۱۴۰
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۴۱۰)	جلد۲	صفحہ۱۰۹۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۵۸)	جلد۳	صفحہ۱۶۷
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۴۵۲)	جلد۱۶	صفحہ۲۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۴۵۳)	جلد۱۶	صفحہ۲۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۶)	جلد۱	صفحہ۲۰۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۴۵۴)	جلد۱۶	صفحہ۲۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ذر-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت سے ایک بالشت بھی جدا ہوا تو اس نے اسلام کی رسی کو اپنے گلے سے اتار دیا۔

-☆-

حضرت عمر بن عبدالعزیز

اور سنت

قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ مُجَدِّدُ الدِّیْنِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ :

سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – وَوُلَاۃُ الْاَمْرِ مِنْ بَعْدِہٖ سُنَنًا، اَلْاَخْذُ بِھَا تَصْدِیْقٌ لِکِتَابِ اللّٰہِ ، وَاسْتِکْمَالٌ لِطَاعَۃِ اللّٰہِ ، وَقُوَّۃٌ عَلٰی دِیْنِ اللّٰہِ ، لَیْسَ لِاَحَدٍ تَغْیِیْرُھَا وَلَا تَبْدِیْلُھَا ،وَلَا النَّظْرُ فِیْ شَیْیٍٔ خَالَفَھَا ، مَنْ عَمِلَ بِھَا مُھْتَدٍ وَمَنِ انْتَصَرَ بِھَا مَنْصُوْرٌ ، وَمَنْ خَالَفَھَا وَاتَّبَعَ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ،وَلَّاہُ اللّٰہُ مَاتَوَلّٰی ، وَاَصْلَاہُ جَھَنَّمَ وَسَاءَ تْ مَصِیْرًا ۔[1]

ترجمہ:

امیر المؤمنین دین اسلام کے مُجدِّد حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سُنّتیں مقرر فرمائیں اور آپ کے بعد آپ کے

(۱) الاعتصام ۱/ ۸۷

خلفاء راشدین نے ان پر بڑی پختگی سے عمل کیا۔

ایسے طریقوں اور سنتوں کو اختیار کرنا کتاب اللہ، قرآن کریم کی تصدیق اور اللہ جل جلالہ کی اطاعت کا استکمال اور اللہ کے دین پر قوت ہے۔

کسی ایک کو بھی اجازت نہیں کہ وہ ان سنتوں میں تغیر وتبدل کرے اور نہ کسی ایسی چیز کو دیکھنا روا ہے جو ان سنتوں کے مخالف ہو۔ جس نے ان پر عمل کیا وہ ہدایت پا گیا، جس نے ان سنتوں کے ذریعے مدد چاہی اس کی مدد کر دی گئی۔

جس نے ان کی مخالفت کی اور مسلمانوں کی راہ چھوڑ کر کسی اور راہ کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اسے ادھر ہی پھیر دے گا جدھر وہ پھر گیا اور اسے جہنم میں داخل کر دے گا اور جہنم بہت برا ٹھکانہ ہے۔

-☆-

عامل بالسنۃ حضرت عبداللہ بن عمر – رضی اللہ عنہما

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:

كُنَّا مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ فِيْ سَفَرٍ، فَمَرَّ بِمَكَانٍ فَحَادَ عَنْهُ فَسُئِلَ :

لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ ؟قَالَ:

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَعَلَ هٰذَا ، فَفَعَلْتُ.

ترجمة الحديث،

حضرت مجاھد نے فرمایا:

ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی معیت میں ایک سفر میں تھے۔ آپ ایک جگہ سے

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۷۱)	جلد۱	صفحہ۱۰۰
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۶)	جلد۱	صفحہ۱۲۶
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۸۷۰)	جلد۴	صفحہ۴۳۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

گزرے تو ذرا پرے ہٹ کر گزرے۔

آپ سے پوچھا گیا آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا:
میں نے حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو ایسا کرتے دیکھا تو میں نے بھی ایسا ہی کیا۔

-☆-

سنت پر عمل جنون کی حد تک

قَالَ نَافِعٌ مَوْلَی ابْنِ عُمَرَ :

لَو نَظَرْتَ اِلَی ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اِذَا اتَّبَعَ اٰثَرَ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – لَقُلْتَ : ھٰذَا لَمَجْنُوْنٌ۔ (1)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اگر تم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھتے جب وہ حضور نبی کریم – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کے آثار کی پیروی واتباع کر رہے ہوتے تو تم کہتے:

یہ دیوانہ ہے۔

-☆-

(1) صلاح الامۃ ۲/۴۷۱

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
سب سے زیادہ عالم باللہ ہیں

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – قَالَ :
مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ ، فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ ، وَأَشَدُّهُمْ بِهِ خَشْيَةً.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۱۰۹)	جلد۴	صفحہ۵۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۱۱۰)	جلد۴	صفحہ۵۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۱۰۱)	جلد۴	صفحہ۱۹۳۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۳۰۱)	جلد۴	صفحہ۲۲۷۹
السنن الکبری	رقم الحدیث (۹۹۹۲)	جلد۹	صفحہ۹۷
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۴۲)	جلد۱	صفحہ۱۴۳
قال الالبانی:	متفق علیہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۰۶۲)	جلد۱۷	صفحہ۲۵۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۳۵۸)	جلد۱۷	صفحہ۶۰۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا- فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

ان قوموں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ ان چیزوں سے بچتے ہیں جو میں کرتا ہوں اللہ کی قسم میں ان سب سے زیادہ عالم باللہ اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔

-☆-

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ :

هَجَّرْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يَوْماً ، فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ ، فَقَالَ :

إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ ۔ ⁽¹⁾

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۵۶)	جلد۴	صفحہ۱۸۲۹
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۵۷۳)	جلد۲	صفحہ۹۷۶
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۵)	جلد۱	صفحہ۳۱۲
قال المحقق	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۳۲۸)	جلد۱	صفحہ۵۸۲

---

(۱) صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۶۶)	جلد۴	صفحہ۲۰۵۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۷۷۶)	جلد۴	صفحہ۳۳۶
السنن الکبری	رقم الحدیث (۸۰۳۱)	جلد۷	صفحہ۳۹۰
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۸۳۱)	جلد۱۰	صفحہ۳۹۹
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۳۸)	جلد۱	صفحہ۱۳۵

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن عمرو -رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے فرماتے ہیں:

کہ ایک دن میں دوپہر کے وقت حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے دو شخصوں کی آوازیں سنیں جو کسی آیت میں جھگڑ رہے تھے۔

پس حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہمارے پاس -اپنے حجرہ سے- باہر تشریف لائے تو آپ کے چہرہ انور میں غضب دکھائی دے رہا تھا حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے کتاب اللہ میں اختلاف کی وجہ سے۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۳۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۶۸
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۳۶۱)	جلد ۲	صفحہ ۵۲۵
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۸۰۱)	جلد ۶	صفحہ ۳۱۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ارشادات میں سے ایک لفظ بدلنا بھی روا نہیں

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَکَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْئَکَ لِلصَّلَاةِ ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّکَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلْ:

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِیْ اِلَيْکَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَيْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَيْکَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَیءَ مِنْکَ اِلَّا اِلَيْکَ آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ.

وَاجْعَلْهُنَّ مِنْ آخِرِ کَلَامِکَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِکَ مُتَّ وَاَنْتَ عَلَی الْفِطْرَةِ

قَالَ : فَرَدَدْتُهُنَّ لِاَسْتَذْکِرَهُنَّ فَقُلْتُ : آمَنْتُ بِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ قَالَ:

قُلْ : آمَنْتُ بِنَبِيِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ.

ترجمۃ الحدیث،

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(۴۷۶)		جلد۱	صفحہ۱۱۳
قال الالبانی	صحیح			
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۲۴۷)	(۶۳۱۳)	(۶۳۱۵)	(۷۴۸۸)
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۸۷۳)		جلد۱	صفحہ۴۲۵
قال المحقق	صحیح			
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۲۷۱۰)		جلد۴	صفحہ۲۰۸۱
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث(۵۰۴۶)		جلد۳	صفحہ۲۴۰
قال الالبانی	صحیح			
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۳۹۴)		جلد۳	صفحہ۳۹۳
قال الالبانی	صحیح			
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۵۷۴)		جلد۳	صفحہ۴۶۷
قال الالبانی	صحیح			
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۳۸۷۶)		جلد۴	صفحہ۳۴۷
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۸۵۵۸)		جلد۱۴	صفحہ۲۳۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۸۴۶۹)		جلد۱۴	صفحہ۲۱۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۸۴۴۴)		جلد۱۴	صفحہ۱۹۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۸۴۹۵)		جلد۱۴	صفحہ۲۱۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح			
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۶۰۳)		جلد۱	صفحہ۳۸۸
قال الالبانی	صحیح			
السنن الکبری	رقم الحدیث(۱۰۵۴۴)		جلد۹	صفحہ۳۱۵
السنن الکبری	رقم الحدیث(۱۰۵۴۵)		جلد۹	صفحہ۳۱۵
السنن الکبری	رقم الحدیث(۱۰۵۴۹)		جلد۹	صفحہ۳۱۷
السنن الکبری	رقم الحدیث(۱۰۵۵۰)		جلد۹	صفحہ۳۱۷

جب آپ بستر پر سونے کیلئے جانے لگیں تو نماز کی طرح وضو کیجئے ،پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جایئے اور یہ دعا پڑھئے:

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْکَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَيْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَيْکَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْکَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَیءَ مِنْکَ اِلَّا اِلَيْکَ آمَنْتُ بِكِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ.

اے اللہ میں نے اپنا رخ تیری طرف کر لیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا۔میں نے تیری رحمت کی رغبت اور تیرے عذاب کے خوب کے باعث اپنی کمر تیری پناہ میں دے دی۔تیرے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے اور کوئی نجات کی جگہ نہیں۔میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا ہوں۔

اور اس کو اپنا آخری کلام بنایئے اگر آپ اس رات فوت ہوگئے تو آپ کی موت فطرت (دین اسلام) پر ہوگی۔حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دہرایا تو میں نے:

آمَنْتُ بِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ پڑھا یا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

کہئے: آمَنْتُ بِنَبِيِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ.

-☆-

حضرت محمد بن سیرین- رحمۃ اللہ علیہ-
کے ہاں سنت کی اہمیت

حَدَّثَ ابْنُ سِيْرِيْنَ رَجُلًا بِحَدِيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ :

قَالَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ:

أُحَدِّثُكَ عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَتَقُوْلُ : قَالَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ ، وَاللّٰهِ لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا.(۱)

ترجمہ:

حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آدمی کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کی تو اس آدمی نے کہا:

فلاں نے ایسا ایسا کہا ہے۔

(۱) صلاح الامۃ ۲/۱۷۶

حضرت خواجہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

میں تجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو اس کے مقابلہ میں کہتا ہے: فلاں اور فلاں نے ایسے کہا ہے۔

اللہ کی قسم! میں تجھ سے کبھی بھی کلام نہیں کروں گا۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہر مومن کیلئے اس کے ایمان کی جلاونور ہے۔آپ کے ارشادات پر عمل کرنا ہر مومن پر فرض ہے اور یہی اس کے مومن ہونے کی بیّن دلیل ہے۔سنت مبارکہ کے مقابلہ میں کسی کے قول وفعل کی کوئی حیثیت نہیں۔

اس امت کے جملہ افراد کو چاہئے وہ محدثین ہوں یا مفسرین،علماء ہوں یا خطباء،مبلغین ہوں یا اصحاب سجادہ ان پر جو بھی لطف وکرم ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ہے۔ان میں سے اس کا مقام ومرتبہ بلند ہے جو عامل بالسنۃ ہے اور جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کو نظر انداز کردے اس کی اسلام اور اہل اسلام کے ہاں کوئی قدر ومنزلت نہیں۔

ایک محدث بڑی چاہت سے احادیث مبارکہ کا درس دے رہا ہو،اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے لوگوں کے قلوب واذھان کو معطر کررہا ہو اسی دوران کوئی اٹھے اور حدیث مبارکہ کے مقابلہ میں کسی اور کا قول پیش کردے یقیناً ایسا آدمی اس قابل ہے کہ اسے حدیث پاک کی محفل سے نکال دیا جائے بلکہ اگر اھل اسلام اس کا مقاطعہ کریں تو یہ بھی عین حق ہے۔

حضرت خواجہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ علیہ نے اس آدمی سے مقاطعہ کردیا جو فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں کسی اور کا کلام پیش کررہا تھا۔آپ نے یقیناً اھل اسلام کے دل کی ترجمانی کی اور اسے اس کی حیثیت یاد دلائی کہ جو حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کو عام آدمی کے اقوال کے مقابل سمجھے وہ اس قابل ہے کہ اھل اسلام اس سے قطع تعلق کرلیں اور اسے

عملی طور پر آگاہ کریں کہ جو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہیں وہ ہمارا بھی نہیں ۔

ہاں اگر وہ اپنے کیے پر نادم ہو اور خلوص دل سے معافی مانگے اور اپنے قول وفعل سے اس بات کا اعلان کرے کہ اس امت کیلئے حرف آخر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک ہے تو پھر ایسے آدمی کی توبہ کے پیش نظر اسے دوبارہ اھل اسلام میں شامل کیا جاسکتا ہے ۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین!

ہمیں نفس وشیطان کے مکروفریب سے نجات عطا فرما اور ہمیں ایک لمحہ کیلئے بھی نفس کے حوالہ نہ کرنا اور ہمیں ہمیشہ شیطان کی چالوں سے محفوظ رکھنا۔

ہمارا ایمان وایقان ہے کہ یہ دین ،دین اسلام اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا پسندیدہ دین ہے اور اس دین حق کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم تک پہنچایا ہے ۔تو اس دین کی وہی تشریح وتوضیح قابل قبول ہے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق ہوگی ۔جس قول وعمل پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر مبارک ہوگی وہی قول اھل ایمان کیلئے ھدایت سے بھرپور ہے اور نجات کا باعث ہے ۔

-☆-

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والا ہدایت یافتہ ہے

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ[1]

ترجمہ:

اے میرے حبیب فرما دیجئے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی۔ پھر اگر تم منہ پھیر لو تو سن لو رسول اللہ کے ذمہ وہی ہے جو ان پر لازم ہے اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو تم پر لازم ہے تو اگر تم رسول اللہ کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور رسول اللہ کے ذمہ اللہ کا پیغام واضح پہنچا دینا ہے۔

-☆-

ایک مومن و مسلم روزانہ پانچ مرتبہ اللہ کی بارگاہ میں حاضری دیتا ہے اس کی بندگی کیلئے مسجد کا رخ کرتا ہے۔ صلاۃ کی ادائیگی کے دوران حالت قیام میں وہ عرض کرتا ہے:

(۱) سورۃ النور ۲۴/۵۴

اِهْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ.

اے اللہ ہمیں صراطِ مستقیم کی ہدایت عطا فرما۔

ھدایت وہ نعمت ہے جس کیلئے روزانہ صلاۃ کی ہر رکعت میں اللہ ذوالجلال سے عرض کی جاتی ہے۔

اس خالق ومالک کا فرمان ہے:

اِنْ تُطِيْعُوْا تَهْتَدُوا.

اگر تم اطاعت خدا اور اطاعت رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اختیار کرو گے تو ھدایت پا جاؤ گے۔

گویا ھدایت اسے ہی نصیب ہے جو حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ارشادات پر عمل کرتا ہے سنت مصطفیٰ کا گرویدہ ہے اور آپ ہی کی اتباع میں روز وشب گزارتا ہے۔

-☆-

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌبِمَا تَعْمَلُوْنَ.[1]

ترجمہ:

(اے اہل ایمان) نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو اور اطاعت کرو اللہ اور اسکے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کرتے رہتے ہو۔

-☆-

(۱) سورہ المجادلہ

وصف ایمان سے متصف

فَلا وَرَبِّکَ لا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لا یَجِدُوا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوا تَسْلِیْماً۔[1]

ترجمہ:

اے میرے حبیب! مجھے قسم ہے آپ کے رب کی! یہ لوگ مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ آپ کو حاکم نہ مان لیں ان جھگڑوں میں جو ان میں پیدا ہوجائیں پھر وہ آپ کے فیصلہ پر اپنے نفسوں میں تنگی نہ پائیں اور دل وجان سے آپ کے فیصلے کو قبول کرلیں۔

-☆-

اطاعت رسول کی اہمیت اجاگر کرنے کیلئے یہ کتنا بلیغ اور مؤثر انداز ہے۔اس درج بالا ارشاد گرامی کو بار بار پڑھیے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوگی کہ اطاعت رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ہی سب کچھ ہے اور دل کی گہرائیوں سے آپ کے احکامات کو ماننا ہی ایمان ہے۔

اگر کوئی بدنصیب اطاعت رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے روگردانی کرتا ہے تو کان کھول کرسن لے کہ ایمان بھی اس سے رخصت ہوچکا ہے۔

(۱) سورۃ النساء۴/۶۵

حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی ذاتِ اقدس
تمہارے لئے
بہترین نمونہ ہے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝[1]

ترجمہ:

بے شک تمہاری رہنمائی کیلئے اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ یہ نمونہ اس کیلئے ہے جو اللہ تعالٰی سے ملنے اور قیامت کے آنے کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ تعالٰی کو یاد کرتا ہے۔

-☆-

(۱) سورہ احزاب: ۲۱

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علاوہ
ہر آدمی کا قول
قبول اور رد ہو سکتا ہے

قَالَ الْإِمَامُ مَالِکٌ -رَحِمَهُ اللّٰهُ :

كُلُّ اَحَدٍ يُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهٖ وَيُتْرَكُ ، اِلَّا صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ اَوْهٰذِهِ الرَّوْضَةِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ -[1]

ترجمہ:

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہر ایک کا قول لیا بھی جا سکتا ہے اور رد بھی کیا جا سکتا ہے سوائے اس مکین گنبد خضرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کے کہ اسے صرف قبول ہی کیا جائے گا۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ: ۱۸۲/۲

امام ابن ابی ذئب –رحمہ اللہ–
اور سنت مبارکہ

قَالَ ابْنُ سَمَاکِ بْنُ الْفَضْلِ الشَّهَابِیُّ :

حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ بِحَدِیْثٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقُلْتُ لَهُ :

یَا اَبَا الْحَارِثِ اَتَاخُذُ بِهٰذَا ؟ فَضَرَبَ صَدْرِیْ وَصَاحَ عَلَیَّ صِیَاحًا کَثِیْرًا، وَنَالَ مِنِّیْ ، وَقَالَ:

اُحَدِّثُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَتَقُوْلُ: تَاْخُذُ بِهٖ ؟! نَعَمْ آخُذُ بِهٖ وَذٰلِکَ فَرْضٌ عَلَیَّ وَعَلٰی مَنْ سَمِعَهُ ، اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اخْتَارَ مُحَمَّدًا – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – مِنَ النَّاسِ ، فَهَدَاهُمْ بِهٖ وَعَلٰی یَدَیْهِ ، وَاخْتَارَ لَهُمْ مَا اخْتَارَ لَهُ عَلٰی لِسَانِهٖ ، فَعَلَی الْخَلْقِ اَنْ یَّتَّبِعُوْهُ طَائِعِیْنَ اَوْ دَاخِرِیْنَ ، لَا مَخْرَجَ لِمُسْلِمٍ مِنْ ذَالِکَ . قَالَ:

وَمَاسَكَتَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ يَسْكُتَ.(1)

ترجمہ:

ابن سماک بن فضل شہابی کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن ابی ذئب نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث بیان کی۔ میں نے ان سے کہا:

اے ابوالحارث! کیا آپ اس پر عمل کریں گے؟

انہوں نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور مجھ پر سخت چیخ کر پڑے اور مجھے سخت سست کہنے لگے اور فرمایا: میں تجھے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک بیان کرتا ہوں اور تو کہتا ہے کیا اس پر عمل کرو گے؟

ہاں میں اس پر عمل کروں گا یہ مجھ پر فرض ہے اور جس جس نے اس حدیث پاک کو سنا اس پر بھی اس حدیث پر عمل کرنا فرض ہے۔ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں میں سے چن لیا۔

پھر لوگوں کو آپ کے واسطہ سے اور آپ کے ہاتھ ہدایت عطا فرمائی۔ اور لوگوں کیلئے وہی پسند کیا جو اس نے پسند کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس پر۔

اب مخلوق پر لازم ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی واتباع کریں خوش دلی سے یا مجبورا۔ کسی مسلمان کیلئے اجازت نہیں کہ وہ آپ کے ارشادات کو نظر انداز کرے۔

امام ابن ابی ذئب جلال میں بولتے ہی رہے یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ اب خاموش ہو جائیں۔

-☆-

(1) الحجۃ فی بیان المحجۃ لقوام السنۃ اسماعیل الاصبہانی ۱/۲۴۴

ایمان واسلام
حضوررسول اللہ-صلی اللہ علیہ وا لہ وسلم-
کی عطاوکرم نوازی سے ہے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَثَلِی کَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَاراً فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفِرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُ الَّتِی تَقَعُ فِی النَّارِ یَقَعْنَ فِیْهَا وَ جَعَلَ یَحْجُزُهُنَّ وَیَغْلِبْنَهُ فَیَقْتَحِمْنَ فِیْهَا ، فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقْتَحِمُوْنَ فِیْهَا.

ترجمة الحدیث،

حضرت ابوہریرہ-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشادفرمایا:

میری مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے آگ جلائی جب آگ نے اپنے اردگرد کو روشن

کردیاتو پروانے اوروہ جانور جوآگ میں گرا کرتے ہیں آگ میں گرنا شروع ہوگئے ۔

اس آگ روشن کرنے والے آدمی نے انہیں روکا اور آگ سے دفع کرنا شروع کردیا لیکن وہ پروانے اس پر غالب آنے لگےاور آگ میں گرنے لگے۔

میں تمہیں آگ سے بچانے کیلئے تمہاری کمروں سے پکڑے ہوئے ہوں اورتم آگ میں گرنا چاہتے ہو۔

-☆-

مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۲۹)	جلد۱	صفحہ۵۳
قال الالبانی:	متفق علیہ		
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۱۱۰)	جلد۱	صفحہ۱۵۳
قال المحقق:	متفق علیہ		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۲۶)	(۶۴۸۳)	
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۸۴)	جلد۴	صفحہ۴۶۸
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۷۴)	جلد۳	صفحہ۱۴۹
قال الالبانی:	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۲)	جلد۱	صفحہ۲۷۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۳۱۸)	جلد۷	صفحہ۱۳۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۹۸)	جلد۱	صفحہ۱۹۷
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۴۰۸)	جلد۱۴	صفحہ۳۱۸
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ حسن		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۳۲۷۵)	جلد۴	صفحہ۲۷۶
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۳۵۰)	جلد۴	صفحہ۳۵۰
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۶۶۰)	جلد۳	صفحہ۴۶۸
قال الالبانی:	صحیح		

عَنْ جَابِرٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ ، وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ يَدَيَّ.

ترجمة الحديث،

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے آگ جلائی تو پتنگے اور پروانے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو اس آگ سے دور ہٹاتا رہے۔ میں بھی تمہاری کمروں سے پکڑ پکڑ کر تمہیں جہنم کی آگ سے بچا رہا ہوں لیکن تم میرے ہاتھوں سے چھوٹے جاتے اور نار جہنم میں گرتے جاتے ہو۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۲۸۵)	جلد۴	صفحہ۱۷۹۰
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۸۵۹)	جلد۲	صفحہ۱۰۲۰
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۳۵۱)	جلد۴	صفحہ۳۵۱
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۸۴۳)	جلد۱۲	صفحہ۱۵
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۱۵۱)	جلد۱۲	صفحہ۹۹
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۹۵۸)	جلد۴	صفحہ۴۷

اے زمین!

تونے اپنی پشت پر بڑے بڑے رحم کرنے والے دیکھے لیکن یہ تو بتا کہ ہمارے نبی۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔جیسا کوئی رحیم وکریم دیکھا۔

اے آسمان تونے بڑے بڑے شفقت وپیار کرنے والے دیکھے لیکن یہ تو بتا ہمارے آقا ومولیٰ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔سے بڑھ کر کوئی شفیق دیکھا۔

اے سورج تونے بڑے بڑے غمگسار دیکھے لیکن یہ تو بتا تو نے حضور رحمۃ للعالمین۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔سے بڑھ کر غموں کا مداوا کرنے والا دکھی انسانیت کے دکھ مٹانے والا ہر ایک کا خیر خواہ اور ہمدرد کہیں دیکھا؟

یا رحمۃ للعالمین! یا شفیع المذنبین! آپ کی اس ادا پر قربان جائیں۔

آتش دوزخ شعلے برسا رہی ہے ہم اس میں گرنے کی کوشش میں ہیں لیکن آپ اپنا دست کرم ہماری کمر میں ڈال کر ہمیں بچا رہے ہیں۔

اے بھولے بھٹکے انسان! آج بھی غفلت کی چادر اتار پھینک اس نبی عربی۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی اطاعت وفرمانبرداری کو اپنا شیوہ بنالے جس جیسا رحیم کریم اور غمگسار اس بھری کائنات میں کوئی نہیں۔

اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ

کے پیارے الفاظ میں غور کیجئے سب لوگ آتش دوزخ کی طرف لپک رہے ہیں اور اس میں گر رہے ہیں حضور رحمۃ للعالمین۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔جس کی کمر سے پکڑے ہوئے ہیں وہ آتش دوزخ سے محفوظ ہے۔

سبحان اللہ! اے مرد مومن اپنے اس رسول معظم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔پر قربان جا جس نے تجھے دوزخ کا ایندھن بننے سے بچایا ہوا ہے۔

آج اگر کسی کوکلمہ طیبہ

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اور

اَشْهَدُاَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

کاورد کرنے کی توفیق ہے، یا وہ پانچ وقت صلاۃ (نماز) ادا کرتا ہے، رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہے، حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرتا ہے،صدقہ وخیرات کرتا ہے، امر بالمعروف اورنھی عن المنکر کا خوگر ہے،تو سمجھ لے یہ اس کا ذاتی کمال نہیں بلکہ کمال والے نبی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا کمال ہے جس نے اس کی کمر سے اسے پکڑا ہوا ہے۔ اگر وہ آج کمر سے چھوڑ دیں (العیاذ باللہ) تو پھر ہر نیکی روٹھ جائے گی اور وہ برائی کی دلدل میں پھنستا چلا جائے گا۔

اے مردمومن!

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اس کرم نوازی پر قربان ہوجا اور اللہ کے پیارے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو دل وجان سے یاد کر آپ کی ذاتِ اقدس پر کثرت سے درود وسلام کا نذرانہ پیش کر۔

سن لیجئے!

اگر اللہ کے پیارے حبیب راضی ہیں تو کائنات کا خالق و مالک بھی راضی ہے اور دائمی نعمتوں کا گھر جنت بھی مشتاق ہے۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ كِبْرِ النَّفْسِ وَمَكْرِ الشَّيْطَانِ.

-☆-

ایمان حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نظر کرم سے

عَنْ اَبِی مُوْسٰی – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ –:

مَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْھُدٰی وَالْعِلْمِ کَمَثَلِ الْغَیْثِ الْکَثِیْرِ اَصَابَ اَرْضاً فَکَانَتْ مِنْھَا طَائِفَۃٌ طَیِّبَۃٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْکَلأَ وَالْعُشْبَ الْکَثِیْرَ وَکَانَتْ مِنْھَا اَجَادِبُ اَمْسَکَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰہُ بِھَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا فَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ مِنْھَا طَائِفَۃً اُخْرٰی وَاِنَّمَا ھِیَ قِیْعَانٌ لَا تُمْسِکُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ کَلأً فَذَالِکَ مَثَلُ مَنْ فَقُہَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَنَفَعَہٗ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ یَرْفَعْ بِذَالِکَ رَاْساً وَلَمْ یَقْبَلْ ھُدَی اللّٰہِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابوموسیٰ اشعری -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشاد فرمایا:

اللہ نے جو ہدایت وعلم دیکر مجھے بھیجا اس کی مثال بہت زیادہ بارش کی ہے جو زمین پر برسی۔ زمین کا ایک قطعہ طیب وطاہر تھا اس نے اس بارش کے پانی کو قبول کرلیا۔اس زمین نے سبزہ اور تازہ گھاس اُگا دیا۔

زمین کا ایک قطعہ غیر مزروعہ سخت وپتھریلہ تھا اس نے اپنے اوپر پانی جمع کرلیا۔پس اللہ نے لوگوں کو اس قطعہ زمین سے بھی فائدہ بخشا لوگوں نے خود پانی پیا اور اوروں کو پلایا اور اسی پانی سے کھیتی باڑی کی۔

یہ بارش زمین کے ایسے قطعات کو بھی پہنچی جو چٹیل میدان تھے (سیم وتھور والی زمین تھی) جس نے نہ پانی جمع کیا اور نہ ہی سبزہ اگایا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۹)	جلد۱	صفحہ۵۳
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۸۵۵)	جلد۲	صفحہ۱۰۱۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۸۲)	جلد۴	صفحہ۱۷۸۶
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۲۲)	جلد۱	صفحہ۱۲۷
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۴۶۴)	جلد۱۴	صفحہ۵۱۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۴۶)	جلد۱	صفحہ۱۴۴
قال الالبانی	متفق علیہ		
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۱۱۱)	جلد۱	صفحہ۱۵۳
قال المحقق:	متفق علیہ		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۳۵)	جلد۱	صفحہ۲۸۷
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۷۶)	جلد۱	صفحہ۱۴۱
قال الالبانی:	صحیح		

یہ مثال ہے اس کی جس نے اللہ کے دین میں تفقہ (حقیقی سمجھ) کو حاصل کیا اور جس علم وہدایت کو دیکر اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا اس نے اس آدمی کو نفع دیا۔ پس اس نے خود علم حاصل کیا اور دوسروں کو بھی علم کے زیور سے آراستہ کیا۔

اور یہ مثال اس بدنصیب کیلئے بھی ہے جس نے اس جانب بالکل توجہ نہیں کی اور اس نے اللہ کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جس ہدایت کو دیکر اللہ نے مجھے اس عالم میں بھیجا۔

-☆-

سبحان اللہ! حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اپنے علم وہدایت کو بارش سے تشبیہ دی ہے۔

جب بارش برستی ہے منظر قابل دید ہوا کرتا ہے۔ بارش کا کام برسنا ہے۔ وہ جب برسے تو یہ نہیں دیکھتی کہ یہ اپنے کا گھر ہے یا بیگانے کا گھر ہے وہ یہ بھی نہیں دیکھتی کہ دیہات ہے یا شہر ہے۔ محل ہے یا سادہ مکان ہے باغ ہے یا خالی زمین وہ تو بس برستی ہے لگاتار برستی ہے موسلا دھار برستی ہے۔

ہمارے آقا ومولیٰ امت کے والی حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علم وہدایت کی بارش بھی برس رہی ہے لگاتار برس رہی ہے اور موسلا دھار برس رہی ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارش کے ہوتے ہوئے کوئی اپنا برتن ہی الٹا کردے تو اس میں آپ کا کیا قصور۔ وہ رحمۃ للعالمین ہیں انکا کام تو ہر ایک پر نظر رحمت فرمانا ہے ہر ایک کا بھلا کرنا ہے اب اگر کوئی اپنا منہ ہی موڑ لے تو یہ اس کی اپنی بدنصیبی ہمارے آقا -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی عطاو بخشش میں کوئی کمی نہیں۔

حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اس مثال میں تین طرح کی زمین کا ذکر فرمایا:

زرخیز زمین:

زرخیز زمین پر جب بارش نازل ہوتی ہے تو وہاں بہار آجاتی ہے سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علم وہدایت کی بارش جب صدیق و فاروق، عثمان وعلی، بلال وصہیب رضی اللہ عنھم جیسے زرخیز دلوں پر نازل ہوئی تو ان دلوں کی بہاریں قابل دید تھیں ان حضرات کی کشت ایمان پر وہ خوشنما پھول کھلے اور وہ وجد آفریں بہار آئی کہ آج تک ان کی مہک ایک عالم کو معطر کر رہی ہے۔

دنیا کی بارش تو چند گھڑیاں رہتی ہے پھر تھم جاتی ہے لیکن حضور رحمۃ للعالمین-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علم وہدایت کی بارش زمان ومکان کی حدود وقیود سے وراء ہے وہ رحمت کی بارش اتنی عالمگیر اور ہمہ گیر ہے کہ اس سے بڑھ کر کسی مخلوق کے ہاں اس کا تصور تک نہیں ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اس نور بھری اور رحمتوں سے لبریز بارش نے عالم رنگ وبو میں وہ بہار دکھائی کہ عالم بالا کے مکیں بھی سبحان اللہ سبحان اللہ پکار اُٹھے۔

کہیں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا رحمت بھرا دور تو کہیں حضرات صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم- کی اشاعتِ اسلام کیلئے بےنظر کاوشیں۔

کہیں ائمہ اہل بیت-رضی اللہ عنہم- کی ہدایت آفریں محفلیں تو کہیں آئمہ مجتہدین-رحمھم اللہ- کی علم وحکمت سے بھرپور مجالس۔

کہیں محدثین کرام-رحمھم اللہ- کی انوار سنت سے لبریز کاوشیں تو کہیں اصحاب طریقت-رحمھم اللہ- کی ذکر وفکر کی پرکیف رونقیں۔

کہیں مئے وحدت سے مخمور اصحاب باطن-رحمھم اللہ- کے نعرہ ہائے ایمان افروز تو کہیں مبلغین اسلام کی انتھک محنتیں۔ یہ سب کچھ حضور رحمۃ للعالمین-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی علم وہدایت کی بارش کے حسین ثمرات ہیں۔

آج دینی درسگاہوں میں قال اللہ اور قال رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی دلکش آوازیں طریقت کے انوار سے معمور مراکز رشد وہدایت میں طالبان ہدایت کا اژدھام ان کی زبان قلب وقالب

سے ذکر الٰہی کے پھوٹتے سوتے رات کی رحمت والی گھڑیوں میں طویل سجدے اور لمبی مناجاتیں مدینہ منورہ حرم نبوی میں عشاق کے چمکتے چہرے اوران کی مست آنکھوں کے سرخ ڈورے۔

کعبۃ اللہ میں عابدوں زاہدوں کا جم غفیر ،طواف کعبہ میں مصروف فرزند اسلام،ملتزم سے چمٹے ہوئے اہل ایمان۔

دنیا بھر کی مساجد کے مناروں سے پانچوں وقت اللہ اکبر،اللہ اکبر کی شیریں اور مترنم آواز اور انہیں عبادت گاہوں سے اہل اسلام کا پانچ وقت مل کر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا یہ سب کچھ حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی علم وہدایت کی بارش کا ایک سہانا اور دلکش اثر ہے۔اللہ تعالیٰ اس بارش کے نور بھرے رحمت سے لبریز قطرات سے ہمارے باطن کو معمور فرمائے اور ایمان کامل کی بے نظیر دولت سے مالا مال فرمائے۔آمین

بِبَرَکَۃِ مَنْ بَعَثَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

سخت اور پتھریلی زمین:

کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے پاس علم تو ہے لیکن عمل کی دولت سے عاری ہیں۔ محراب ومنبر کے وارث تو کہلاتے ہیں لیکن وہ خود صاحب منبر-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے بہت دور ہوتے ہیں۔

ایسے لوگوں سے دوسرے افراد فائدہ لے جاتے ہیں لیکن وہ خود اس فائدہ سے محروم رہتے ہیں۔ امام ربانی محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے بقول وہ پارس پتھر کی طرح ہیں جو پیتل اس سے مس ہوا وہ تو سونا بن گیا لیکن وہ خود پتھر کے پتھر رہتے ہیں۔

غیر مزروعہ زمین:

ایسے افراد بھی آپ کو بکثرت نظر آئیں گے جن کی زمین شوروالی جہاں سبزہ کا تصور نہیں اور

پانی بھی نہیں رکتا کہ دوسرا ہی فائدہ لے لے بلکہ اس سیم والی زمین پر اگر کوئی پانی نظر بھی آئے تو وہ کھیتی کے لئے زہر قاتل ہے ایسی زمین ابو جہل، ابولہب، عبداللہ بن سبا اور عبداللہ بن ابی وغیرہ کے دلوں کی زمین کہی جاسکتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے افراد سے محفوظ رکھے ان کی صحبت سے بھی ہر مسلم بھائی کو بچائے رکھے۔

مَثَلُ مَابَعَثَنِیَ اللّٰهُ مِنَ الْهُدٰی وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَیْثِ الْكَثِیْرِ

اللہ نے مجھے جو ہدایت وعلم دیکر بھیجا ہے اس کی مثال موسلا دھار بارش کی ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی نبوت ورسالت عالمگیر اور ہمہ گیر ہے اور ہدایت وعلم آپکی نبوت کی بہت سی شاخوں میں سے ہیں اور یہ بھی جہاں گیر اور ہمہ گیر ہیں۔حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے علم وہدایت کی بارش ہر جگہ برس رہی ہے اور پاکیزہ زمینیں اس بارش سے سیراب ہورہی ہیں اور اپنا مقدر سنوار رہی ہیں۔جیسے ہدایت کی بارش کل عالم میں برس رہی ہے اسی طرح آپ کے علم وعرفان سے بھی کوئی جگہ خالی نہیں آپ کے علم وعرفان کی زد میں کائنات کا ذرہ ذرہ ہے اور آپ کا علم پاک بھی جہاں گیر اور ہمہ گیر ہے۔

اگر کسی کی زمین سیم وتھور والی ہے اس پر ہدایت وعلم کی بارش کا اثر نہیں تو اسے چاہیے کہ وہ آپ کے علم وعرفان اور رشد وہدایت کا انکار نہ کرے بلکہ اپنے دل کی زمین کا علاج کروائے ہوسکتا ہے کسی نظر والے کے کرم سے اس کی زمین طیب وطاہر ہوجائے تو پھر اسے اپنی آنکھوں سے حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے علم پاک کی جلوہ گری اور آپ کی ہدایت کی مہک نظر آئے گی۔

-☆-

کتاب وسنت

قیامت تک اکٹھے رہیں گے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰه عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنِّیْ قَدْ تَرَكْتُ فِیْكُمْ شَیْئَیْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِیْ وَلَنْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰى یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ۔

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ –رضی اللہ عنہ– نے فرمایا: حضور سیدنا رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں تم ان دونوں پر عمل کے بعد گمراہ نہیں ہو سکتے۔

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۱۹)	جلد ا	صفحہ ۱۳۷
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۷۶۱)	جلد ۴	صفحہ ۳۶۱

ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت (یہ دونوں لازم وملزوم ہیں) اور یہ میدان حشر میں حوض کوثر پر وارد ہونے تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔

-☆-

حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے کمال کرم نوازی سے ہمیں دو تحفے عطا فرمائے اور رہتی دنیا تک یہ رہیں گے:

۱۔　کتاب اللہ　۲۔　سنت رسول اللہ

کتاب اللہ، قرآن کریم کی سمجھ سنت رسول کے بغیر ناممکن ہے۔ قرآن کریم کا وہی مفہوم قابل قبول ہے جو حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اپنے قول وفعل سے متعین فرمایا۔ قرآن تو اللہ کا کلام ہے اس کے شارح اللہ کے حبیب حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہیں۔

-☆-

سنتِ رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے بغیر دین نامکمل ہے

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ – رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ –اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ– صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَاْتِيْهِ الْاَمْرُ مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْنَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ : لَا اَدْرِىْ مَا وَجَدْنَا فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَا.

سنن ابن ماجہ(۱)	رقم الحدیث(۱۳)	جلد۱	صفحہ۳۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ(۲)	رقم الحدیث(۱۳)	جلد۱	صفحہ۵۰
قال الدکتوربشارعواد:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۱۳)	جلد۱	صفحہ۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۱۶۲)	جلد۱	صفحہ۵۷
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح		
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث(۱۳۶)	جلد۱	صفحہ۱۵۸

ترجمة الحديث:

حضرت ابو رافع -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اے میری امت! میں تمہیں اس حالت میں نہ پاؤں کہ تم میں سے کوئی اپنے آراستہ تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو کہ میرا کوئی حکم پہنچے یا وہ امر پہنچے جس سے میں نے منع فرمایا ہو تو اس کے جواب میں کہے:

میں نہیں مانتا۔ہم نے یہ حکم کتاب اللہ میں نہیں پایا کہ اس کی پیروی کریں۔

-☆-

سرکار دوعالم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا یہ کتنا فکر انگیز ارشاد مبارک ہے۔اگر صرف کتاب اللہ سے بات بن جاتی تو حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہرگز ایسا ارشاد نہ فرماتے۔

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۰۵)	جلد۳	صفحہ۱۱۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۶۳)	جلد۵	صفحہ۳۷
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۶۳)	جلد۳	صفحہ۲۳
قال الالبانی:	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۷۵)	جلد۱	صفحہ۳۰۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۳)	جلد۱	صفحہ۱۹۰
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۱۳۳۴)	جلد۷	صفحہ۱۳۰
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۰۱)	جلد۱	صفحہ۲۰۰
قال المحقق:	ھذا حدیث حسن		
مسند الحمیدی	رقم الحدیث (۵۵۱)	جلد۱	صفحہ۲۵۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۷۵۱)	جلد۱۷	صفحہ۱۵۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		

نیز حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی نظر نبوت اٹھنے والے فتنوں کا مشاہدہ کر رہی تھی اور اپنی امت کو دوٹوک اور واضح الفاظ میں سمجھا دیا کہ سنت رسول کے بغیر دین کی تکمیل نہیں۔

قرآن کریم سے صحیح راہنمائی وہدایت اور تلاوت قرآن پاک کا صحیح لطف اس وقت ہی نصیب ہوگا کہ جب قرآن کریم کے نور بھرے کلمات میں صاحب قرآن۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے جلوے نظر آئیں۔

-☆-

حضور رسول اللہ ـ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ
کا حرام کیا ہوا ایسے ہی ہے
جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ الْكِنْدِيِّ – رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

يُوْشِكُ الرَّجُلُ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يُحَدِّثُ بِحَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِيْ فَيَقُوْلُ:
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ، اَلَا وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وسَلَّمَ – مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ.

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۶۳)	جلد ا	صفحہ ۵۷
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۲)	جلد ا	صفحہ ۳۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۲)	جلد ا	صفحہ ۴۹
قال الدکتور بشار عواد	اسنادہ حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت مقدَام بن مَعدِ یکرِب کندی -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جلد ہی ایسا وقت آنے والا ہے کہ آدمی اپنے مزین تخت پر گاؤ تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا میری احادیث میں سے کوئی حدیث اسے سنائی جائے گی تو جواباً میری حدیث کو غیر اہم سمجھتے ہوئے کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ عزوجل کی کتاب قرآن مجید موجود ہے پس اس قرآن میں جو حلال امور ہم نے پائے انہیں ہم نے حلال جانا اور جو حرام امور پائے انہیں ہم نے حرام جانا۔

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (١٢)	جلد١	صفحہ٤١
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (٢٦٦٤)	جلد٥	صفحہ٣٨
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (٢٦٦٤)	جلد٣	صفحہ٦٢
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (٦٠٦)	جلد١	صفحہ٤٧٣
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (٦٣٩)	جلد٢٠	صفحہ٢٧٣
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (٦٦٩)	جلد٢٠	صفحہ٢٨٣
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (٦٧٠)	جلد٢٠	صفحہ٢٨٣
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (١٩٤٦٨)	جلد٩	صفحہ٥٥٦
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (٣٧٩)	جلد١	صفحہ٣٠٧
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (١٣٧)	جلد١	صفحہ١٥٨
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (٤٦٠٤)	جلد٤	صفحہ٢١٠
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (٤٦٠٤)	جلد٣	صفحہ١١٧
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٧١٠٨)	جلد١٣	صفحہ٢٩١
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

حضور –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

سن لیجئے! جو رسول –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے حرام قرار دیا ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالی نے حرام قرار دیا۔

-☆-

سبحان اللہ! کتنا واضح اور غیر مبہم ارشاد گرامی ہے۔اللہ اور اس کے رسول –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کے فرمان میں دوئی نہیں۔جس کام کو اللہ کے رسول –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے حلال قرار دیا وہ اللہ کے ہاں بھی حلال ہے اور جس کو حضور رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– حرام قرار دیں تو وہ اللہ کی بارگاہ میں بھی حرام ہے۔

سنت رسول –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کی حیثیت کو غیر شرعی سمجھنے والے اور حضور –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کے احکامات وارشادات کو غیر اہم جاننے والے اس ارشاد مبارک میں ٹھنڈے دل سے غور کریں اگر حصول ہدایت کے جذبہ سے غور کریں گے تو انشاءاللہ ہدایت نصیب ہوگی۔

-☆-

حضور نبی کریم ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے معجزہ کا ظہور

ابو عمار عمر فاروق سعیدی لکھتے ہیں:

یہ احادیث حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت وحقانیت کی بہت بڑی دلیل ہیں کہ جو بھی غیب کی خبریں آپ نے دی ہیں وہ بالکل سچ ثابت ہو رہی ہیں۔ پاکستان کے صوبہ پنجاب میں ظاہر ہونے والا فرقہ ''اہل قرآن'' اور ان کا سردار عبداللہ چکڑالوی بالخصوص اس حدیث کا مصداق ثابت ہوا۔

اس نے اپنے بیٹے مولوی محمد ابراہیم کو اپنے مال سے بغیر کسی قصور کے محروم کردیا۔ وہ آیا اور والد کے سامنے کھڑے ہو کر بات کی اور یہ حدیث سنائی جو کوئی اپنے ایک بیٹے کو محروم کرے گا قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کے جسم کا ایک حصہ مرا ہوا ہوگا۔

حدیث سن کر باپ نے کہا: ہم نہیں جانتے ہم اللہ کی کتاب میں جو پائیں گے اسی پر عمل کریں گے۔

(سنن ابی داؤد اردو ابو عمار عمر فاروق سعیدی: صفحہ ۱۲/۵۰۵)

مولوی ابراہیم نے نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے عبداللہ چکڑالوی لکڑی کے دیوان پر سہارا لے کر بیٹھا ہوا یہ فقرہ کہہ رہا تھا۔ ان کے سامنے یہ منظر واضح طور پر آ گیا جو اس حدیث میں دکھایا گیا ہے۔

وہ حیرت و دہشت میں ڈوب گئے اور آپ تو وہی ہیں، آپ تو وہی ہیں، کہتے ہوئے الٹے پاؤں واپس لوٹ گئے اور باپ کے شہر سے بہت دور ایک گاؤں میں جا بسے اور زندگی بھر اپنے حصے کا مطالبہ نہیں کیا کہ ایسے باپ کی دولت سے مجھے کوئی حصہ نہیں چاہئے جو انکار حدیث کے سرغنہ کے طور پر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلے ہی دکھا دیا گیا تھا۔

–☆–

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے
حواری - خاص لوگ
اصحاب سنت ہیں

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ – أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

مَامِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ أُمَّةٍ قَبْلِيْ إِلَّا كَانَ لَهٗ مِنْ أُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهٖ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَالَا يُؤْمَرُوْنَ ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۰)	جلد۱	صفحہ ۷۰
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۷۹۰)	جلد۲	صفحہ۱۰۰۸
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۳۰۶)	جلد۳	صفحہ۱۷۹
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ نے مجھ سے پہلے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس کی امت میں سے کچھ لوگ ان کے خاص صاحب اسرار اور وہ صحابہ نہ ہوں جو اس کی سنت پر عمل کریں اور اسکی پیروی کریں۔ پھر ان کے بعد ایسے ناخلف ہوتے تھے، کہتے وہ تھے، وہ جو کرتے نہ تھے۔ اور کرتے وہ تھے جس کا انہیں حکم نہ دیا گیا تھا۔

تو جو ان پر ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن اور جو زبان سے جہاد کرے وہ مومن اور جو ان پر اپنے دل سے جہاد کرے وہ مومن۔ اور اس کے بعد رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں۔

-☆-

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۱۰)	جلد۲	صفحہ۵۷۵
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۶۰۲)	جلد۷	صفحہ۱۵٦
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۳۷۹)	جلد۴	صفحہ۲۳۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۴)	جلد۱	صفحہ۱۲٦

محدثین کرام

خاندان نبوت سے ہیں

يَاسَادَةً لَّهُمْ بِالْمُصْطَفٰى نَسَبٌ

رِفْقًا بِقَوْمٍ لَّهُمْ بِالْمُصْطَفٰى حَسَبٌ

اَهْلُ الْحَدِيْثِ هُمْ اَهْلُ النَّبِيِّ وَاِنْ

لَمْ يَصْحَبُوْا نَفْسَهُ اَنْفَاسَهُ صَحِبُوْا [1]

حضرات سادات کرام! آپ کا مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبی رشتہ ہے ان لوگوں پر شفقت فرمائیں جن کا مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حسبی (علمی اور روحانی) رشتہ ہے۔

محدثین ہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل ہیں اگر چہ ان کو آپ کی ذات اقدس کی صحبت حاصل نہیں ہوئی لیکن آپ کے ارشادات کی صحبت تو نصیب ہوئی ہے۔

[1] پکارو یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم از امام علامہ محمد بن موسیٰ المزدی المراکشی صفحہ ۲۶۰۔

صحابہ کرام اور تابعین عظام

کی

معیت وصحبت

قَالَ شَقِیْقُ الْبَلْخِیُّ:

قِیْلَ لِاِبْنِ الْمُبَارَکِ : اِذَا اَنْتَ صَلَّیْتَ لِمَ لَا تَجْلِسُ مَعَنَا ؟ قَالَ:

اَجْلِسُ مَعَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ ، اَنْظُرُ فِیْ کُتُبِهِمْ وَآثَارِهِمْ فَمَا اَصْنَعُ مَعَکُمْ؟

اَنْتُمْ تَغْتَابُوْنَ النَّاسَ۔[1]

ترجمہ:

حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن المبارک رضی اللہ عنہم سے عرض کی گئی:

جب آپ نماز پڑھ لیتے ہیں تو ہمارے ساتھ کیوں نہیں بیٹھتے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

(۱) صلاح الامۃ ۲/۱۹۱

میں صحابہ اور تابعین کے ساتھ بیٹھتا ہوں۔میں ان کی کتب اور ان کے آثار دیکھتا ہوں میں تمہارے پاس بیٹھ کر کیا کروں تم لوگوں کی غیبتیں کرتے ہو۔

-☆-

قَالَ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ:

كَانَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُكْثِرُ الْجُلُوسَ فِيْ بَيْتِهِ فَقِيْلَ لَهُ:

اَلَاتَسْتَوْحِشُ؟قَالَ:

كَيْفَ اَسْتَوْحِشُ وَاَنَامَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ [1]

ترجمہ:

جناب نعیم بن حماد نے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن المبارک رضی اللہ عنہ اکثر اپنے گھر میں ہی بیٹھے رہا کرتے تھے۔آپ سے عرض کی گئی:

کیا آپ کو اکیلے بیٹھے بیٹھے وحشت نہیں ہوتی؟

آپ نے فرمایا:

مجھے کیوں وحشت ہو؟ میں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی معیت وصحبت میں ہوتا ہوں۔

-☆-

یہ ہیں محافظین سنت مطہرہ جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمت حدیث پاک میں گزار دیں۔یہ گوشہ تنہائی میں بیٹھنے والے علماء حق ہیں جن کے مقدر میں احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ورق

(۱) اصلاح الامۃ فی علو الہمۃ: جلد ۱ صفحہ ۲۰۵

گردانی تھی ۔جورات گئے تک احادیث مبارکہ کا مطالعہ کرتے تھے،ان سے اگر کوئی سوال کر دیتا ہے کہ جناب اکیلے بیٹھے رہتے ہیں وحشت محسوس نہیں ہوتی تو وہ ایسا جواب دیتے ہیں جو آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے فرماتے ہیں:

کون کہتا ہے میں اکیلا بیٹھا ہوتا ہوں میں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت مبارکہ سے فیض یاب ہو رہا ہوتا ہوں اور آپ کے صحابہ کرام کی صحبت مبارکہ میں بیٹھا ہوتا ہوں۔

گویا حدیث پاک سے شغف رکھنے والا، کتب احادیث کی ورق گردانی کرنے والا تنہا نہیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل مبارکہ میں بیٹھا ہے اور آپ کے فیوض وبرکات سے مالا مال ہو رہا ہے۔

-☆-

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

اور

حضرات تابعین کی صحبت میں

وَقَالَ ابْنُهُ يَحْيٰى :

دَخَلْتُ عَلٰى اَبِي فِي الصَّيْفِ الصَّائِفِ وَقْتَ الْقَائِلَةِ ، وَهُوَ فِي بَيْتِ كُتُبِهٖ ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ السِّرَاجُ ، وَهُوَ يُصَنِّفُ ، فَقُلْتُ :

يَا اَبَتِ ! هٰذَا وَقْتُ الصَّلَاةِ ، وَدُخَانُ هٰذَا السِّرَاجِ بِالنَّهَارِ ؟ فَلَوْ نَفَّسْتَ عَنْ نَفْسِكَ ، قَالَ :

يَا بُنَيَّ ! تَقُوْلُ هٰذَا ، وَاَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَاَصْحَابِهٖ وَالتَّابِعِيْنَ. [1]

[1] صلاح الامۃ فی علو الہمۃ: جلد ا صفحہ ۲۵۹
تاریخ بغداد ۳/ ۴۱۹
سیر اعلام النبلاء ۱۲/ ۲۷۹–۲۸۰

ترجمہ:

ان کے بیٹے یحییٰ نے بیان کیا:

میں سخت گرمی میں دوپہر کے وقت اپنے والد گرامی کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اپنی کتابوں کے کمرے میں تھے۔ان کے سامنے چراغ جل رہا تھا اور وہ کچھ لکھ رہے تھے۔میں نے عرض کی:

ابا جان!

یہ نماز کا وقت ہے اور دن کو اس چراغ کا دھواں؟ کاش آپ کچھ دیر اپنی جان کو راحت دے لیتے۔انہوں نے فرمایا:

اے میرے پیارے بیٹے!

تم یہ کہہ رہے ہو حالانکہ میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ کے صحابہ اور تابعین کی محفل میں بیٹھا ہوں۔

–☆–

حضرت حذیفہ بن الیمان -رضی اللہ عنہ-
کے ہاں سنت کی اہمیت

قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

يَامَعْشَرَ الْقُرَّاءِ، اُسْلُكُوا الطَّرِيْقَ، فَلَئِنْ سَلَكْتُمُوْهَا لَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا، وَلَئِنْ اَخَذْتُمْ يَمِيْنًا وَشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا[1]

ترجمہ:

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے قاریوں کی جماعت!

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر چلو اگر تم طریقہ مصطفی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر چلو گے تو تم سعادت و نیک بختی میں آگے، بہت آگے نکل جاؤ گے۔

اور اگر تم نے سنتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کیا اور سنت چھوڑ کر دائیں بائیں چلے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور گمراہی میں بہت دور نکل جاؤ گے۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ: ۲/ ۱۶۸

قرآن کریم کے قاری، آئمہ مساجد اور محراب ومنبر کے ورثاء جب سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلتے ہیں تو بہت آگے نکل جاتے ہیں۔ہدایت ان کا مقدر ٹھہرتی ہے اور وہ جنت میں اعلیٰ مقام حاصل کر لیتے ہیں اور انہیں رضائے الٰہی کا پروانہ مل جاتا ہے۔

جو قاری وامام ہے اس سے بھی یہ تقاضا ہے کہ صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر چلے کیونکہ لوگ ان کی طرف دیکھتے ہیں اور انہیں اپنا دینی واسلامی راہنما مانتے ہیں۔ان کی ہدایت کے ساتھ سینکڑوں لوگوں کی ہدایت وابستہ ہوتی ہے۔اگر وہ صراط مستقیم پر گامزن رہیں تو مخلوق خدا صراط مستقیم پر رواں دواں رہتی ہے۔

لیکن اگر وہ پھسل جائیں صراط مستقیم کو چھوڑ دیں۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے راستہ کو ترک کر دیں تو وہ صرف خود گمراہ نہ ہوں گے بلکہ اپنے ساتھ بے شمار لوگوں کو گمراہ کر دیں گے۔ان سب پھسلنے والوں کا وبال بھی ان قراء پر، ان آئمہ پر ہوگا اس لئے اس رزم گاہ حیات میں قراء اور آئمہ کو سنبھل سنبھل کر قدم رکھنا چاہیے۔

کوشش کرنی چاہئے کہ ان کا کوئی عمل کوئی فعل خلاف سنت نہ ہو بلکہ ان کا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا سب سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سانچے میں ڈھلا ہونا چاہئے۔جب وہ خود سنت کا چلتا پھرتا نمونہ بن جائیں گے تو انشاء اللہ صاحب سنت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم سے مالا مال ہوں گے اور جس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر رحمت ہو اس کے دونوں جہاں سنور جاتے ہیں اور وہ عام لوگوں سے دور بہت دور نکل جاتا ہے۔

-☆-

عاملین بالسنۃ قیامت تک رہیں گے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِی ظَاهِرِيْنَ عَلَی الْحَقِّ ، حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ.

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ ابن عمر –رضی اللہ عنہما– سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۲۸۷)	جلد۲	صفحہ۱۲۱۹
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۹۵۶)	جلد۴	صفحہ۵۹۷
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۸۳۸۹)	جلد۸	صفحہ۲۹۸۰
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے ۔

-☆-

یہ کونسا خوش قسمت گروہ ہے جس کے حق پر ہونے کی گواہی خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے۔

یہ وہی گروہ، وہی جماعت ہے جنکی آنکھیں قرآن وسنت کے انوار سے چمک رہی ہیں ۔
جنکی زندگی کا مطمع نظر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت غلامی کو استوار کرنا ہے جو ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری میں سرگرم رہتے ہیں۔

-☆-

حق والے، قرآن وسنت والے
قیامت تک باقی رہیں گے

عَنْ ثَوْبَانَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۹۵۰)	جلد۳	صفحہ۲۹۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۲۰)	جلد۳	صفحہ۱۵۲۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۳۳۳)	جلد۵	صفحہ۹۸
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۳۹۴)	جلد۱۶	صفحہ۲۹۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۳۰۲)	جلد۱۶	صفحہ۲۹۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۹۵۷)	جلد۴	صفحہ۵۹۹

ترجمة الحديث،

حضورثوبان۔رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضوررسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشادفرمایا:

ہمیشہ میری امت میں کچھ لوگ ایسے رہیں گے جواللہ کے حکم کے ساتھ قائم ہوں گےاور انہیں ضرر نہ دے گا جوان کورسواء کرنا چاہے گااور نہ وہ جوان کی مخالفت کرے گا حتی کہ آجائے اللہ کاامر اوروہ اسی حالت پرہوں گے۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(٧٢٨٩)	جلد٢	صفحہ١٢١٩
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث(٦٧٧٦)	جلد٩	صفحہ١٦٧
قال المحقق	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(١٠)	جلد١	صفحہ٢٩
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح ابوداؤد	رقم الحدیث(٤٢٥٢)	جلد٣	صفحہ٩
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(٢٢٢٩)	جلد٢	صفحہ٤٨٧
قال الالبانی:	صحیح		

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ –:

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ، ظَاهِرِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

ترجمة الحديث،

حضور جابر بن عبداللہ – رضی اللہ عنہما – سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

میری امت کا ایک گرو–ایک جماعت–ہمیشہ حق پر جہاد کرتے رہیں گے، قیامت تک غالب رہیں گے۔

–☆–

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۹۵۴)	جلد۳	صفحہ۴۹۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۲۳)	جلد۳	صفحہ۱۵۲۴
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۴۳۸)	جلد۵	صفحہ۱۳۹
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۶)	جلد۱	صفحہ۱۲۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۶۵۵)	جلد۱۱	صفحہ۵۴۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۰۶۵)	جلد۱۲	صفحہ۷۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۲۹۳)	جلد۲	صفحہ۱۲۳۰
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۹۶۰)	جلد۴	صفحہ۶۰۴
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۸۱۹)	جلد۱۵	صفحہ۲۳۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		

سنت پرعمل کرنے والے
مخالفت کے باوجود قائم رہیں گے

عَنْ مُعَاوِيَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ ، حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ ، وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ عَلَى النَّاسِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۹۵۵)	جلد۳	صفحہ۴۹۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۳۷)	جلد۳	صفحہ۱۵۲۴
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۹۸)	جلد۱	صفحہ۱۲۷
قال الالبانی:	متفق علیہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۸۷۰)	جلد۱۳	صفحہ۲۰۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۶۴۱)	جلد۳	صفحہ۱۱۴۱
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۲۹۰)	جلد۲	صفحہ۱۲۱۹
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۷۷۷)	جلد۹	صفحہ۱۶۸

ترجمۃ الحدیث:

حضرت معاویہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم کے ساتھ قائم رہے گا۔ جو انہیں رسوا کرنا چاہے اور جو ان کی مخالفت کرے انہیں نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا امر آجائے وہ اس وقت بھی لوگوں پر ظاہر ہوں گے۔

-☆-

ایمان والوں کی جماعت، حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت شعار ہوتی ہے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو حرز جاں بناتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی کوئی گروہ ان کی مخالفت پر کمر بستہ ہوجائے انہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کیونکہ ان کا مدد ومعاون خود اللہ وحدہ لاشریک ہوتا ہے اور جس کا معاون ومددگار کل کائنات کا خالق ومالک ہو وہ کسی کی مخالفت کو خاطر میں نہیں لاتا۔ کیونکہ اسے علم ہے اللہ تعالیٰ جس کا حامی وناصر ہے وہ دونوں جہانوں میں سرخرو ہے۔ کامیابی وکامرانی اس کا مقدر ہے۔

اگر اس جہان ناپائیدار میں وقتی طور پر کچھ نقصان محسوس ہوتا ہے تو وہ حقیقت میں نقصان نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کے نوازنے کے طریقے مختلف ہیں۔ اس جہاں میں کڑوی دوائی کھلا کر اخروی انعامات سے، جو سراسر مٹھاس ہی مٹھاس ہیں، مالامال کرتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں، آپ کے اطاعت گزاروں اور آپ کی احادیث مبارکہ پر عمل کرنے والوں کی شان ہی نرالی ہے اگر کوئی انہیں رسوا کرنا چاہتا ہے اور انہیں

مشکاۃ المصابیح　رقم الحدیث (۱۵۵)　جلد ا　صفحہ ۱۲۷
قال الالبانی:　متفق علیہ

ذلیل کرنے کی سعی کرتا ہے تو وہ درحقیقت اپنی ذلت ورسوائی کا سامان کر رہا ہے۔ ان محبان سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ لمحہ بہ لمحہ ان کی عزت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

اے اللہ! اے رحیم وکریم! ہمیں اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توفیق عطا فرما۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے طریقے پر چلنے کی سعادت سے بہرہ ور فرما اور ہمیں ہر اس کام سے بچالے جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور لے جارہا ہو۔ ہمیں ہر وقت، ہر گھڑی اور ہر لمحہ اپنی خوشنودی کی دولت ارزانی عطا فرما۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کے حکم پر
مضبوطی سے قائم رہنے والے
ہمیشہ رہیں گے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِی قَوَّامَةٌ عَلَی اَمْرِ اللّٰهِ ، لَا یَضُرُّهَا مَنْ خَالَفَهَا۔

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۲۹۱)	جلد۲	صفحہ۱۲۱۹
قال الالبانی	صحیح		
سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث (۱۹۶۲)	جلد۴	صفحہ۲۰۳
قال الالبانی	هذا اسناده حسن		
سنن ابن ماجه	رقم الحدیث (۷)	جلد۱	صفحہ۲۸
قال محمد محمود	الحدیث حسن صحیح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحدیث (۷)	جلد۱	صفحہ۱۹
قال الالبانی	حسن صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری امت کا ایک گروہ اللہ کے حکم پر مضبوطی سے قائم رہے گا اور انہیں ان کی مخالفت کرنے والا ان کے ایمان کو کوئی نقصان نہ دے گا۔

-☆-

امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک جماعت مسلسل حق پر ثابت قدم ہے۔وہ حق پر اس درجہ مضبوط ہیں کہ مخالفت کی ہزار آندھیاں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔بے شمار طوفان آئے ان کے پائے استقامت میں ذرہ برابر لغزش نہیں آتی۔

وہ اس حیات کو اس زندگی کو ایک امانت سمجھتے ہیں۔وہ اس پر بڑا فخر کرتے ہیں کہ انکو دی گئی امانت میں انہوں نے خیانت نہیں کی بلکہ اس امانت کو اس زندگی کو راہ حق میں قربان کردیا ہے۔

-☆-

سنت کی حفاظت کرنے والا زمین میں حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا امین ہے

قَالَ اَبُوْ حَاتِمَ الْفَرَبْرِيُّ:

رَاَيْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ وَاقِفًا عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ بِيَدِهِ مِفْتَاحٌ فَقُلْتُ : مَا يُوْقِفُكَ هَاهُنَا ؟ قَالَ :

هٰذَامِفْتَاحُ الْجَنَّةِ ، دَفَعَهُ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ:

حَتّٰى اَزُوْرَ الرَّبَّ فَكُنْ اَمِيْنِيْ فِي السَّمَاءِ كَمَا كُنْتَ اَمِيْنِيْ فِي الْاَرْضِ[1]

ترجمہ:

جناب ابو حاتم الفربری فرماتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک کو خواب میں جنت کے دروازے پر دیکھا اور آپ کے ہاتھ میں چابی ہے۔

میں نے عرض کی: آپ کو یہاں کس نے کھڑا کیا ہے؟

(۱) سیر اعلام النبلاء ۸/۴۱۹

انہوں نے فرمایا:

یہ جنت کی چابی ہے مجھے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا فرمائی ہے اور فرمایا:

اسے تھامے رکھو یہاں تک کہ میں اپنے رب تعالیٰ کا دیدار کر لوں۔

تم آسمان میں میرے ایسے امین بن جاؤ جیسے زمین میں میرے امین ہو۔

-☆-

اللہ اکبر

حضرت خواجہ عبد اللہ بن المبارک رضی اللہ عنہ کا یہ اعزاز!

آپ کے بختوں پر نثار ہونے کو جی چاہتا ہے۔ہاں واقعی جو سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گرویدہ ہو، جس کی ساری زندگی قال اللہ اور قال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے کہتے گزری ہو، جس کی زبان احادیث مبارکہ بیان کر کر کے شھد سے زیادہ میٹھی ہو چکی ہو، اور جس کا دل احادیث مبارکہ کی محبت میں اس درجہ والا وشیدا ہو کہ بارش کے قطروں سے زیادہ پاکیزہ ہو چکا ہو، اور جس کی آنکھیں صبح وشام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کی حفاظت میں چمکتی ہوں، اگر انہیں اس عالم آب وگل میں اس زمین میں حضور فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امین قرار دیا جائے تو جائے تعجب نہیں۔

یہ اعزاز، یہ شرف بخشنے والے خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس، اطہر ہو تو یہ اس آقا کی لجپالی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت عبد اللہ بن المبارک رضی اللہ عنہ کی تربت پر تا ابد رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے درجات میں مزید ترقی عطا فرمائے۔

-☆-

عامل بالسُّنۃ -سنتِ مصطفیٰ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر عمل کرنے والے حضور نبی کریم- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے پہلو میں

قَالَ الْفُضَیْلُ:

رَاَیْتُ النَّبِیَّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – فِی النَّوْمِ، وَاِلٰی جَنْبِہٖ فُرْجَۃٌ فَذَھَبْتُ لِاَجْلِسَ، فَقَالَ:

ھٰذَامَجْلِسُ اَبِی اِسْحَاقَ الْفَزَارِیِّ.[1]

ترجمہ:

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا:

میں نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی میں نے آپ کے پہلو میں کشادہ جگہ دیکھی میں بیٹھنے لگا تو آپ نے فرمایا:

یہ ابواسحاق الفزاری کی جگہ ہے۔

-☆-

(۱) سیر اعلام النبلاء ۸/۵۴۲

محدثین کرام سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محافظ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں بیٹھا کرتے ہیں۔جنہوں نے اپنی زندگی کے روز و شب، جنہوں نے اپنی زندگی کی حسین بہاریں، جوانی سنت کی حفاظت میں گزار دی۔زندگی کا آخری حصہ جو زندگی کا نچوڑ ہے وہ بھی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت حدیث میں گزار دیا۔وہ واقعی اس قابل ہیں کہ انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں جگہ دی جائے۔

اور یاد رہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں بیٹھنے والا دونوں جہانوں میں بامراد رہا کرتا ہے اور رحمت الٰہیہ کے حصار میں رہا کرتا ہے۔

-☆-

اے اہل سنت! پھیل جایئے

اور

سنت کا نور بکھیر دیجیے

كَانَ الْحَسَنُ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

يَا اَهْلَ السُّنَّةِ تَفَرَّقُوْا، فَاِنَّكُمْ اَقَلُّ النَّاسِ[۱]

ترجمہ:

حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

اے اہل سنت! بکھر جایئے کیونکہ آپ -سنت پر عمل کرنے والوں- کی تعداد بہت کم ہے۔

-☆-

یعنی سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کاربند حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر چلنے والے بہت کم ہیں اور وہ اس دنیا میں بکھر جائیں تا کہ سنت کا نور اطراف عالم میں پھیل جائے۔

(۱) الحسن البصری لابن الجوزی: ۴۱

یہ خیر القرون ہے وہاں سنت پر عمل کرنے والے کم دکھائی دیتے ہیں تو آج سنت پر عمل کرنے والوں کا تناسب کیا ہوگا۔

آپ کا ارشادگرامی بھی ہم سب کیلئے ہے کہ:

دنیا میں بکھر جاؤ، سنت کے نور سے اجالا کردو۔ ہمیں چاہئے کہ گھروں سے نکلیں لوگوں کوحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں سے آگاہ کریں اورانہیں عامل بالسنۃ بننے کی ترغیب دیں۔

یادرکھئے!

اگرایک آدمی بھی ہماری کوششوں سے بتوفیق الٰہی عامل بالسنۃ ہوگیاتو سمجھ لیجئے بخشش کا ایک اچھاذریعہ بن گیا ہے۔

-☆-

صاحب سنت کو سلام پہنچا دیجئے

قَالَ یُوْسُفُ بْنُ اَسْبَاطٍ : قَالَ سُفْیَانُ:

یَا یُوْسُفُ ، اِذَا بَلَغَکَ عَنْ رَجُلٍ بِالْمَشْرِقِ صَاحِبَ سُنَّةٍ فَابْعَثْ اِلَیْهِ السَّلَامُ، وَاِذَا بَلَغَکَ عَنْ آخَرَ بِالْمَغْرِبِ صَاحِبَ سُنَّةٍ فَابْعَثْ اِلَیْهِ السَّلَامُ فَقَدْ قَلَّ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ.(1)

ترجمہ:

جناب یوسف بن اسباط کا بیان ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اے یوسف! جب آپ کو خبر پہنچے کہ مشرق میں ایک آدمی صاحب سنت یعنی سنت پر عمل کرنے والا ہے تو اس کی طرف السلام علیکم بھیج دیجئے۔

اور جب آپ کو یہ خبر ملے کہ ایک اور آدمی مغرب میں ہے اور صاحب سنت ہے تو اسے بھی السلام علیکم بھیج دیجئے کیونکہ اہل سنت و جماعت کی تعداد بہت کم ہو گئی ہے۔

-☆-

(1) حلیۃ الاولیاء: ۳۴/۷

سلام اپنوں کو پہنچایا جاتا ہے سلام اندرونی محبت وچاہت پر دلالت کرتا ہے ۔اہل سنت، سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند اگر مشرق میں ہو یا مغرب میں اھل اسلام کے دل اس کی محبت وچاہت سے معمور رہیں کیونکہ وہ جہاں بھی بیٹھا ہے نور سنت سے دنیا کو منور کر رہا ہے اور دنیا سے جہالت کے خاتمے کی تگ ودو میں مصروف ہے ۔ایسا شخص سراپا سلامتی وخیر ہے ۔اھل اسلام اس سے راہ ورسم رکھنا سعادت سمجھتے ہیں کیونکہ سنت مبارکہ پر کاربند قیامت کے بڑے مجمع میں عزت وشرف سے ہمکنار ہوگا ۔یہ عزت صرف اسی تک محدود نہ ہوگی بلکہ اس سے تعلق محبت رکھنے والے ہر آدمی کو عزت وبزرگی سے ہمکنار کیا جائے گا۔

-☆-

اسلام اور سنت پر مرنے والا
ہر قسم کی خیر و بھلائی ساتھ لے گیا

قَالَ اَبُوْبَکْرٍ الْمَرُّوْزِیُّ :

قُلْتُ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ : مَنْ مَاتَ عَلَی الْاِسْلَامِ وَالسُّنَّۃِ مَاتَ عَلٰی خَیْرٍ ؟ فَقَالَ لِیْ :

اُسْکُتْ. مَنْ مَاتَ عَلَی الْاِسْلَامِ وَالسُّنَّۃِ مَاتَ عَلَی الْخَیْرِ کُلِّہٖ (1)

ترجمہ:

حضرت ابوبکر مروزی نے فرمایا:

میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی: کیا جس آدمی کا اسلام اور سنت پر انتقال ہوا اس کا خیر پر انتقال ہوا؟ آپ نے مجھ سے فرمایا:

خاموش! جو آدمی اسلام اور سنت پر مر گیا تو جان لو ہر قسم کی خیر و بھلائی پر اس کی موت واقع ہوئی۔

-☆-

(1) مناقب الامام احمد/ ۲۴۹، ۲۳۳

جوخوش نصیب دنیا سے رخصت ہوتے وقت اپنا ایمان ساتھ لے گیا گویا وہ جملہ انعامات ساتھ لے گیا اور جو ایمان کے ساتھ سنت مبارکہ کا پیروکار بھی ہو، سنت مطہرہ پر دل وجان سے فدا بھی ہو اس جیسے نصیبوں والا کون ہوگا۔

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے واقعی بہت خوب فرمایا:

کہ جو آدمی دنیا سے رخصتی کے وقت اسلام وسنت کو ساتھ لے گیا وہ ہر قسم کی خیر و بھلائی ساتھ لے گیا۔

سنت مبارکہ کا دل وجان سے شیدا اپنی زندگی کے شب وروز سنت مطہرہ کے مطابق بسر کرنے والا اللہ تعالیٰ کی محبت جیت لیتا ہے۔جس سے خالق ارض وسما راضی ہو جس سے کائنات کا فرمانروائے مطلق محبت فرمائے اسے اور کیا چاہئے۔

سنت مبارکہ وہ نعمت ہے کہ جسے یہ میسر ہو وہ سب سے زیادہ بختوں والا ہے۔اس کے مراتب رفیعہ تک کون پہنچ سکتا ہے کیونکہ ایک ایک سنت مبارکہ پر اللہ تعالیٰ وہ انعام عطا فرماتا ہے جو انسانی عقل وخرد سے وراء ہے۔جو سراپا سنت ہو، جسکا اوڑھنا بچھونا سنت مبارکہ ہو، جس کی ہر ہر ادا سنت مطہرہ کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہو اس پر انعامات الٰہیہ-اللہ اکبر-انسانی عقل وخرد، انسانی سوچ سے وراء، بہت وراء بلند بہت بلند ہیں۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے ہمیں سنت مبارکہ پر چلنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

-☆-

حضرت ایوب سختیانی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ کا ارشاد
عامل بالسنۃ کی وفات سے
گویا میرے جسم کا ایک ٹکڑا گم ہو جاتا ہے

قَالَ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ:

کُنَّا نَدْخُلُ عَلٰی اَیُّوْبَ السَّخْتِیَانِیِّ، فَاِذَا ذَکَرْنَا لَهٗ حَدِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – بَکٰی حَتّٰی نَرْحَمَهٗ.

قَالَ اَیُّوْبُ:

لَیَبْلُغُنِیْ اَنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ مَاتَ فَکَاَنَّمَا اَفْقِدُ بَعْضَ اَعْضَائِیْ.[1]

ترجمہ:

حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ہم حضرت ایوب سختیانی کے پاس جایا کرتے تھے جب ہم انہیں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک ذکر کرتے تو وہ رو دیتے۔ اور اتنا روتے کہ ہمیں ان پر ترس آتا۔

حلیۃ الاولیاء ۳/۳-۱۲

حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

مجھے جب یہ خبر پہنچتی ہے کہ اہل سنت کا آدمی فوت ہوگیا ہے تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس خبر نے میرے جسم کا ایک عضو کاٹ دیا ہے۔

-☆-

کامیاب وکامران

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۔[1]

ترجمہ:

اور جس خوش نصیب نے اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کی اور اللہ سے ڈرتا رہا اور اسی کا تقویٰ اختیار کیا بس یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہیں۔

-☆-

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۔[2]

ترجمہ:

اور جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی تو یقیناً وہ بہت بڑی کامیابی لے کر کامیاب ہوا۔

-☆-

(۱) سورۃ النور۲۴/۵۲

(۲) سورۃ الاحزاب۳۳/۷۱

غور کیجئے! اللہ رب العزت اپنی اوراپنے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت و فرمانبرداری کا کس احسن طریقے سے حکم دے رہا ہے۔

پھر وہ خوش بخت افراد جواللہ اوراسکے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کواپنا شیوہ بناتے ہیں۔اللہ ان کی واضح کامیابی کا اعلان فرماتا ہے۔ایسے افراد کیلئے کامیابی تو ہے لیکن ادھوری نامکمل اورنا تمام کامیابی نہیں بلکہ عظیم کامیابی ہے۔جس کامیابی کواللہ تعالیٰ عظیم فرماتا ہواس کی عظمت اور رفعت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

-☆-

کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -

پر کاربند

کبھی بھی گمراہ نہیں ہوگا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ – خَطَبَ النَّاسَ فِيْ حِجَّةِ الْوِدَاعِ فَقَالَ :

اِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَداً كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ.

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۸۳)	جلد۱	صفحہ۱۳۰
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۶۳)	جلد۱	صفحہ۹۷
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۰)	جلد۱	صفحہ۱۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۱۸)	جلد۱	صفحہ۱۳۷
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۳)	جلد۱	صفحہ۲۰۰
موطا الامام مالک	رقم الحدیث (۱۷۷۳)	جلد۲	صفحہ۲۸۰

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا اور خطبہ کے دوران فرمایا:

بیشک میں تم میں وہ کچھ چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے:

۱۔ اللہ کی کتاب

۲۔ اس کے نبی-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی سنت

-☆-

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والا انبیاء وصدیقین اور شہداء وصالحین کی معیت میں

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا[1]

ترجمہ:

اور جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں تو یہ خوش نصیب ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

-☆-

(1) سورۃ النساء۴/ ۶۹

اللہ اوراس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت سے سرشار لوگ تنہا نہیں بلکہ اللہ کی جانب سے انعام یافتہ لوگوں کی معیت نصیب ہے۔وہ آدمی جسے کسی بڑے افسر کی معیت نصیب ہو اسکی چال ڈھال سب سے جدا نظر آتی ہے تو وہ اللہ کا پیارا بندہ جسے انبیاء،شہداء،صدیقین اور صلحاء کی معیت نصیب ہو اسکی قسمت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

اے مسلم بھائی! اس آدمی کو حقیر نہ سمجھنا جو اللہ اور اسکے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت وفرمانبرداری میں مگن ہے۔وہ کہیں تنہا بھی بیٹھا ہو تو اسے تنہا نہ سمجھنا حکم الٰہی کے مطابق اسے انبیاء،صدیقین،شہداء اور صالحین کی معیت نصیب ہے۔اس خوش نصیب کی عظمت پر قربان جائیں جو تنہا ہو کر بھی تنہا نہیں بلکہ انبیاء وصلحاء کی ارواح مقدسہ ہر وقت اسکی نگرانی کرتی ہیں۔

فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ.

اللہ اور اسکے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والے ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ تعالٰی نے انعام واکرام فرمایا۔

یہ معیت یہ سنگت عارضی اور ناپائیدار نہیں اور نہ ہی زمان ومکان کی حدود میں مقید ہے۔اللہ کے وعدہ کے مطابق وہ جہاں بھی جائیں جس جہاں میں جائیں اس پاکیزہ سنگت ومعیت سے محروم نہیں ہوں گے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ.

-☆-

ہدایت کی طرف بلانے والے کو اتنا ہی اجر وثواب ملتا ہے جتنا اس پر عمل کرنے والوں کو ملتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا ، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۷۴)	جلد۴	صفحہ۲۰۶۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۸۰۴)	جلد۴	صفحہ۲۳۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۷)	جلد۱	صفحہ۱۲۷
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۰۶)	جلد۱	صفحہ۱۲۶
قال محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۱۲)	جلد۱	صفحہ۳۱۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۳۱۸)	جلد۹	صفحہ۵۲۳

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جو ہدایت کی طرف بلائے اس کا اجر وثواب اس کو اتنا ہوگا جتنا پیروی کرنے والوں کو ملے گا اور یہ ان کے اجر وثواب میں کچھ بھی کم نہ کرے گا۔ جو ضلالت (گمراہی) کی طرف بلائے اس پر اتنا گناہ ہوگا جتنا اس کی پیروی کرنے والوں کو ہوگا اور یہ ان کے گناہوں سے کچھ کم نہ کرے گا۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۲۳۴)	جلد۲	صفحہ۱۰۷۱
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۹۷)	جلد۱	صفحہ۱۲۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۷۴)	جلد۳	صفحہ۶۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۰۹)	جلد۳	صفحہ۱۱۹
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۱۳۳)	جلد۹	صفحہ۱۳۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۵۳۰)	جلد۱	صفحہ۴۴۴
قال المحقق	اسنادہ صحیح		

سنت کی دعوت دینے والے کو دیکھنا عبادت ہے

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:

اَلنَّظْرُ اِلَی الرَّجُلِ مِنْ اَھْلِ السُّنَّةِ یَدْعُوْ اِلَی السُّنَّةِ وَیَنْھٰی عَنِ الْبِدْعَةِ، عِبَادَةٌ[1]

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اھل سنت سے وہ آدمی جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت دیتا ہے اور بدعت سے روکتا ہے اس کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

-☆-

سبحان اللہ!

ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا نظریہ ملاحظہ ہو وہ اہل سنت کے ان

(۱) شرح اصول الاعتقاد ۱/۵۵

افراد کو جوسنت کی دعوت دیتے ہیں اور بدعات سے لوگوں کو خبردار کرتے ہیں کی طرف دیکھنا معمولی بات نہیں انکی زیارت کرنا عبادت ہے۔انکے چہرے پر نظر جمانا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔

وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جو کسی عالم بالسنۃ اور عامل بالسنۃ کی زیارت سے شاد کام ہوتے ہیں۔ایسے باعمل عالم کے چہرے کی طرف محبت سے تکتے ہیں۔ان کا یہ دیکھنا ان کا ان نورانی چہروں کی زیارت کرنا عبادت کا درجہ رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ انہیں عبادت کا اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔

اے اہل اسلام!

آیئے ایسے افراد سے محبت کریں جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرویدہ ہوں اور جن کی زندگی سنت کی اشاعت وترویج میں بسر ہوتی ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سننا سمجھنا یاد کرنا ان پر عمل کرنا اور انہیں دوسروں تک پہنچانا ان کی زندگی کا مقدس مشن بن جاتا ہے وہ سراپا خیر افراد اس امت کیلئے ایک روشن چراغ ہیں جنکی روشنی سے اہل جہاں راہ جنت طے کرتے ہیں اور بالآخر زندگی کے آخری سانس تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا سراغ پا جاتے ہیں۔

سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عامل فرد بشر کتنے خوش بختوں والا ہے کہ اللہ کی مخلوق کو اس کی زیارت سے شرف ملتا ہے خود رب العالمین اس سے کس درجہ محبت فرماتا ہوگا اور اسے کن کن اعزازات سے نوازتا ہوگا۔

-☆-

مرنے والے کی وصیت

سنت کو لازم پکڑیئے

قَالَ اَحْمَدُبْنُ حَنْبَلَ:

مَاتَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِیْ،فَرُءِ یَ فِی الْمَنَامِ،فَقَالَ:

قُوْلُوْالِاَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ!

عَلَیْکَ بِالسُّنَّۃِ،فَاِنَّہُ اَوَّلُ مَاسَاَلَنِیَ اللّٰہُ،سَاَلَنِیْ عَنِ السُّنَّۃِ.1

ترجمہ:

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

میرے اصحاب میں سے ایک آدمی کا انتقال ہوگیا۔اسے خواب میں دیکھا گیا اس نے کہا:

ابوعبداللہ احمد بن حنبل سے کہنا:

سنت کو لازم پکڑیئے کیونکہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے مجھ سے جس چیز کا سوال کیا سنت کا سوال کیا۔

(1) شرح السنۃ للبربہاری

اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کیلئے طریق جنت آسان کردیا یہ وہ راستہ ہے جسے بڑے مجاھدوں اور ریاضتوں سے عبور کیا جاتا تھا۔اسے طے کرنے کیلئے بڑی بڑی محنتیں کرنی پڑتی تھیں۔گرمیوں کے طویل دن روزے سے اور سردیوں کی طویل راتیں آہ ومناجات میں بسر کی جاتی تھیں۔دنیا اور امور دنیا سے کنارہ کشی کی جاتی تھی پھر کہیں جا کے مقصود ہاتھ آتا تھا لیکن:

اس امت،امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی کہ اس کیلئے راہ جنت آسان کردیا۔اب اس امت سے کثرت عبادت کا مطالبہ نہیں بلکہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطالبہ ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

اے ایمان والو!اللہ اور اس کے رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی اطاعت کرو اس پر شاہد عادل ہے۔

جو خوش نصیب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارکہ پر چل گیا،اس نے اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرار دیا،اس نے اپنی ہر ادا کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ادا میں رنگنے کی سعی کی تو اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم یوں اس کے شامل حال ہوجاتا ہے کہ اس کیلئے جنت کی راہ آسان ہوجاتی ہے بلکہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے جنت میں پہنچا دیتی ہے۔

قبر دار آخرت کی پہلی منزل ہے حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ کا ایک ارادتمند دنیا سے رخصت ہوجاتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس سے سب سے اہم سوال سنت مبارکہ کا کرتا ہے یعنی کیا تو نے میرے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل کیا یعنی اگر عمل کیا ہے تو در جنت کھلا ہے اور اس جنت کی بہاروں سے شادکام ہوجاؤ۔

واقعی سنت مبارکہ انسان کو وہاں پہنچا دیتی ہے جہاں دوسرے اعمال نہیں پہنچا سکتے۔محبوب

سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛

دوپہر کو سو جانا اس نیت سے کہ دوپہر کو سونا سنت مبارکہ ہے رات بھر اس عبادت گزاری سے افضل و برتر ہے جس میں سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لحاظ نہ ہوا۔

اے اھل ایمان!

آیئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو حرز جاں بنانا اپنا شعار بنالیں۔ اٹھتے بیٹھتے،سوتے جاگتے سنت مبارکہ کا خیال رکھیں۔اپنے تمام معاملات کو سنت کے سانچے میں ڈھال لیں۔ایسا ڈھال لیں کہ جو بھی دیکھتا جائے اسے آپ کے جسم سے سنت مبارکہ کی مہک آئے۔اگر یہ سعادت نصیب ہوگئی تو سمجھ لیجئے آخرت کی جملہ منزلیں آسان ہوگئی ہیں اور اللہ الکریم نے اپنا کرم فرما دیا ہے۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین!

ہر اھل ایمان کو اپنے رسول کریم اور نبی رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ کے مطابق زندگی بسر کرنے کی سعادت عطا فرما۔تمام مسلمانوں کو اغیار کے دروں سے اٹھا کر صرف اور صرف اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا درد کھا۔ان کے دل و دماغ میں سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت کو اجاگر کردے تا کہ یہ بیگانوں کے پیچھے چلنے کی بجائے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ مبارکہ واسوہ حسنہ اپنائیں اور تیری رضاوخوشنودی حاصل کریں۔

-☆-

اتباع سنت

اس دور میں

جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے

قَالَ اَبُوْعُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَامٍ:

اَلْمُتَّبِعُ لِلسُّنَّةِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ، وَهُوَ الْيَوْمَ عِنْدِیْ اَفْضَلُ مِنْ ضَرْبِ السَّيْفِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.[1]

ترجمہ:

حضرت ابوعبید قاسم بن سلام فرماتے ہیں:

سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنے والا ایسے ہے جیسے جلتا ہوا کوئلہ ہاتھ میں لینے والا ہے اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پابند آج میرے نزدیک فی سبیل اللہ تلوار چلانے والے سے افضل ہے۔

(۱) صلاح الامۃ ۲/۲۷۷

اللہ کی راہ میں تلوار چلانا اس خالق کی راہ میں جہاد کرنا دشمن اسلام سے لڑ پڑنا اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر دشمنوں کی صفوں میں گھس جانا بہت بڑا اجر ہے۔یہ سعادت کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔لیکن سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنا اس سے بھی بڑی سعادت ہے۔

لوگ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے والے کا استہزاء کرتے ہیں اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔اس پر آوازے کسے جاتے ہیں ان حالات میں اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد فی سبیل اللہ سے افضل وبرتر ہے۔

اے سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکار!

اے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر جان قربان کرنے والے!

اپنے آپ کو محروم یقین نہ جاننا تیرا مرتبہ اللہ کے ہاں بلند بہت بلند ہے۔لوگ اگر آج تیری قدر نہیں کرتے تو کبیدہ خاطر نہ ہونا اللہ تعالیٰ تجھ پر کرم فرمانے والا ہے۔اس کے نورانی فرشتے تیرے قدر دان ہیں اور تیری راہ میں پر بچھانے کیلئے تیار ہیں۔

-☆-

حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
کی اطاعت کرنے والا
اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور
اس کے گناہوں کی مغفرت ہے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (1)

ترجمہ:

اے حبیب! انہیں فرمادیجئے اگر تم واقعی اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع (پیروی) کرو تب محبت فرمائے گا تم سے اللہ اور مغفرت فرمائے گا تمہارے لئے تمہارے گناہوں کی اور اللہ تعالیٰ بہت مغفرت فرمانے والا اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

-☆-

(1) سورۃ آل عمران ۳/۳۱

وہ انسان بڑا خوش نصیب ہے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے لیکن اس کی خوش قسمتی کا اندازہ کون لگا سکتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ خود محبت فرمائے یہ سعادت اسے ہی ملتی ہے جو اللہ کے حبیب۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی اطاعت وفرمانبرداری کرتا ہے۔

-☆-

حضرت اُبَی بن کعب -رضی اللہ عنہ- کے ہاں سنت کی اہمیت

قَالَ سَيِّدُ الْمُسْلِمِيْنَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :

عَلَيْكُمْ بِالسَّبِيْلِ وَالسُّنَّةِ ، فَإِنَّهُ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ عَبْدٍ عَلَى السَّبِيْلِ وَالسُّنَّةِ ذَكَرَ اللّٰهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ اَبَدًا.

وَمَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ عَبْدٍ عَلَى السَّبِيْلِ وَالسُّنَّةِ ذَكَرَ اللّٰهَ فَاقْشَعَرَّ جِلْدُهُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ اِلَّا كَانَ مِثْلُهُ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ قَدْ يَبِسَ وَرَقُهَا اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ عَنِ الشَّجَرَةِ وَرَقُهَا ، فَإِنَّ اقْتِصَاداً فِي السَّبِيْلِ وَالسُّنَّةِ خَيْرٌ مِنْ خِلَافِ السَّبِيْلِ وَالسُّنَّةِ ، وَانْظُرُوْا اَنْ يَكُوْنَ عَمَلُكُمْ اِنْ كَانَ اجْتِهَاداً وَاقْتِصَادًا اَنْ يَكُوْنَ عَلَى مِنْهَاجِ الْاَنْبِيَاءِ وَسُنَّتِهِمْ[1]

(1) صلاح الامۃ: ۲/ ۱۶۷

ترجمہ:

حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

تم پر صراط مستقیم وسنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لازم ہے ۔روئے زمین پر کوئی بھی بندہ سبیل وسنت پر ہو اللہ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھیں چھلک جائیں اللہ کے خوف وخشیت سے تو اللہ ایسے آدمی کو کبھی بھی عذاب نہیں دے گا۔

زمین پر کوئی بندہ بھی سبیل وسنت پر ہو وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کی جلد میں کپکپی طاری ہو جائے تو وہ اس درخت کی طرح ہے جس کے پتے خشک ہو جائیں جب تیز آندھی چلے تو اس کے پتے گر جائیں تو ایسے آدمی کے اللہ گناہ یوں گرا دے گا جیسے خشک درخت کے پتے گر گئے ۔بے شک سبیل اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں میانہ روی بہتر ہے سبیل اللہ اور سنت کے خلاف سے۔

دیکھو! تمہارے اعمال اگر اجتہاد پر مبنی ہوں یا میانہ روی پر تو وہ انبیاء کرام کے طریقے اور سنت پر ہونے چاہئیں۔

-☆-

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سنت کی اہمیت کو اجاگر فرما رہے ہیں ان کے نزدیک اسی عمل پر اجر وثواب ملے گا جو سنت کے مطابق ہوگا۔ اور وہی عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوگا جس پر سنت کی مہر لگی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے آنکھوں سے آنسو نکل آنا بہت بڑی سعادت ہے ۔خوف خدا سے آنکھیں چھلک جائیں تو یہ بہت بڑی نعمت ہے ۔لیکن یہاں بھی وہی اصول کارفرما ہے کہ یہ نعمت صرف اسی کیلئے ہے جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند ہے ۔جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر ہے ۔اگر ذکر الٰہی کے دوران اس کی آنکھیں گیلی ہو جائیں تو وہ عذاب الٰہی سے مامون

ومحفوظ ہوگا۔ در رحمت اسی کیلئے کشادہ ہے جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دلدادہ ہے اور جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور ہے وہ اللہ کے انعامات سے بھی دور ہے۔

خوف خدا سے جلد کانپ جانا ہر ایک کے نصیب میں نہیں جس خوش نصیب پر کپکپی طاری ہو جائے اس کے سارے گناہ گر جاتے ہیں۔ جیسے خشک درخت کے خشک پتے تیز آندھی چلنے سے گر جاتے ہیں۔ یہاں بھی یہ سعادت اسے ہی نصیب ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر کاربند ہے۔ جس کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا سنت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

خلاف سنت کسی بھی کام سے اجر وثواب نہیں ملتا کیونکہ اس امت سے کثرتِ عمل کا مطالبہ نہیں بلکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی آپ کی اتباع واطاعت کا مطالبہ ہے۔

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو۔

-☆-

حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
کی اطاعت کرنے والا
اللہ کے عذاب سے نجات پانے والا ہے

عَنْ اَبِی مُوْسٰی – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

اِنَّ مَثَلِی وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْماً فَقَالَ : یَاقَوْمِ ! اِنِّی رَأَیْتُ الْجَیْشَ بَعَیْنِی وَاِنِّی اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ ! فَالنَّجَاۃَ النَّجَاۃَ ، فَاَطَاعَہٗ طَائِفَۃٌ مِنْ قَوْمِہٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَھْلِھِمْ فَنَجَوْا ، وَکَذَّبَتْ طَائِفَۃٌ مِنْھُمْ فَاَصْبَحُوا مَکَانَھُمْ فَصَبَّحَھُمُ الْجَیْشُ فَاَھْلَکَھُمْ وَاجْتَاحَھُمْ فَذَالِکَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ وَمَا جِئْتُ بِہٖ وَمَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ مَا جِئْتُ بِہٖ مِنَ الْحَقِّ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابوموسیٰ اشعری۔رضی اللہ عنہ۔ سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ۔صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشادفرمایا:

بیشک میری مثال اوراس کی مثال جسے دیکر اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا ایک آدمی کی مانند ہے جوایک قوم کے پاس آیااورپھراس نے کہا:

اے میری قوم! میں نے ایک بہت بڑالشکراپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جوتم پرحملہ کرنے والا ہےاور میں کسی رکھ رکھاؤ کےبغیر عریاں خبر دار کرنے والاہوں اپنا بچاؤ کرلو،اپنا بچاؤ کرلو۔

پس اس کی قوم کےایک گروہ نے اس کی بات مان لی اورمنہ اندھیرےنکل کھڑے ہوئے پس وہ اطمینان سے وہاں سے روانہ ہوگئےتووہ اس لشکر کےحملہ سےنجات پاگئے۔

اس آدمی کی قوم کےایک گروہ نے اسے جھٹلایا اوراپنی اسی جگہ پر رہےتو صبح کےوقت اس لشکر نےان پرحملہ کردیاجس نے انہیں ہلاک کردیااوران کی جڑیں تک کاٹ دیں۔

پس یہ مثال ہےاس خوش نصیب کی جس نے میری اطاعت کی اور جو میں حق لےکرآیااس کی اتباع کی اوریہ اس شخص کی بھی مثال ہےجس نے میری نافرمانی کی اور جو میں حق لےکرآیااس کی اس نے تکذیب کی۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۷۲۸۳)	جلد۴	صفحہ۲۳۷۴
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث(۱۰۹)	جلد۱	صفحہ۱۵۳
قال المحقق:	متفق علیہ		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۱۴۸)	جلد۱	صفحہ۵۳
قال الالبانی:	متفق علیہ		
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۲۲۸۳)	جلد۴	صفحہ۴۶۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۳)	جلد۱	صفحہ۱۷۶
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
شرح السنۃ	رقم الحدیث(۹۵)	جلد۱	صفحہ۱۹۴
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
دلائل النبوۃ(للبیھقی)		جلد۱	صفحہ۳۶۹

وہ انسان کتنا خیر خواہ اور ہمدرد ہوا کرتا ہے جو اپنی قوم کو بروقت خطرے سے آگاہ کردے اور جو بروقت خطرے سے آگاہ کردے اسے عربی زبان میں " نذیر " کہتے ہیں۔

اللہ رب العزت نے ہمارے آقا مولیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو نذیر بھی بنا کر بھیجا حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے کل انسانیت کو اس خطرے سے آگاہ کیا ہے جس سے بڑھ کر کوئی خطرہ نہیں ہے آپ کے پہلو میں کتنا رحیم دل ہے جو انسانیت کی حالت دیکھ کر پسیج جاتا ہے اللہ کے غضب اور اس کے عذاب سے صرف آگاہ ہی نہیں فرمایا بلکہ اس سے بچنے کا طریقہ بھی سکھایا۔

اگر کوئی بدنصیب آپ کی بات نہ سننا چاہتا ہو، آپ کے ارشادات کی تکذیب اس کا شیوہ ہو، حق پورے جاہ وجلال سے عیاں ہو وہ اسے دیکھنا ہی نہ چاہتا ہو اور ہادی برحق رشد وہدایت کی سواری لے کر محروم انسانیت کو پکار رہے ہوں اور وہ آپ کی آواز پر کان ہی نہ دھرے تو اس میں خلعت جود وکرم سے آراستہ رسول عربی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا کیا قصور ہے۔

اگر اب وہ ہلاکت وعذاب میں گرفتار ہوتا ہے تو اسکا مقدر۔ ہاں وہ سعید افراد جنہوں نے آپ کے ہر ارشاد کو دل وجان سے قبول کیا اور آپ کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کیا دنیا وآخرت کی نعمتیں ان کا مقدر بنیں اور بڑے اطمینان سے غضب الٰہی کی خار دار جھاڑیوں سے اپنا دامن بچا کر دور بہت دور اور رحمت الٰہی کی ٹھنڈی چھاؤں میں پہنچ گئے۔

-☆-

قیامت کے دن
اہل سنت کے چہرے روشن ہونگے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ –رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا– فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى:

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ .[1]

قَالَ : فَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ ، فَاَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَاُولُوا الْعِلْمِ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ، فَاَهْلُ الْبِدَعِ وَالضَّلَالَةِ .[2]

ترجمہ:

ترجمان اسلام، مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کریم کا یہ ارشاد:

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ کی تشریح کرتے فرماتے ہیں:

بہر حال جن کے چہرے سفید ہوں گے وہ اھل سنت و جماعت اور علم والے ہیں۔ لیکن جن کے چہرے سیاہ ہوں گے وہ اھل بدعت وضلالت ہیں۔

(۱) آل عمران: ۱۰۶/۳

(۲) صلاح الامۃ: ۱۵۶/۲

قیامت کے بھرے مجمع میں نفسا نفسی کا عالم ہوگا لوگ پسینوں میں شرابور ہوں گے۔انکی رنگت سیاہ ہوگی لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اس فزع اکبر میں اطمینان وسکون سے ہوں گے اور ان کے چہرے سفید ہوں گے۔ان کے چہروں سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی ہوں گی۔ان کے چہروں پر اطمینان وسکون کا ایک جہاں آباد ہوگا۔

یہ کون خوش قسمت لوگ ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ وہ لوگ ہیں جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکار رہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کو لازم پکڑا۔اور اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے قرآن وسنت کے علم کے دروازے وا کردیئے۔

لیکن وہ بدنصیب جن کے چہرے سیاہ ہوں گے وہ اصحاب بدعت ہوں گے۔جو دین اسلام میں نئی نئی باتوں کو رواج دیتے رہے۔ان کا مطمع نظر سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت کو کم کرنا بلکہ ختم کرنا رہا اور وہ بدعت ضلالہ کو فروغ دیتے رہے۔اور ایسے امور سرانجام دیتے رہے جن کے کرنے سے خلاف سنت کام کو رواج ملے اور لوگ سنت سے دور ہوتے جائیں۔

-☆-

اتباع سنت

کے سبب

بلند درجات اور منازل ابرار تک رسائی

قَالَ بِشْرُ الْحَافِيُّ:

رَاَیْتُ النَّبِیَّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – فِی الْمَنَامِ فَقَالَ لِیْ:

یَابِشْرُ ! اَتَدْرِیْ لِمَ رَفَعَکَ اللّٰہُ بَیْنَ اَقْرَانِکَ ؟ قُلْتُ : لَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! قَالَ:

لِاِتِّبَاعِکَ سُنَّتِیْ،وَحُرْمَتِکَ لِلصَّالِحِیْنَ،وَنَصِیْحَتِکَ لِاِخْوَانِکَ وَمَحَبَّتِکَ لِاَصْحَابِیْ وَاَھْلِ بَیْتِیْ ، ھُوَ الَّذِیْ بَلَغَکَ مَنَازِلَ الْاَبْرَارِ[1]

ترجمہ:

حضرت خواجہ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

میں نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی آپ نے ارشاد فرمایا:

(۱) اصلاح الامۃ ۲/ ۲۸۱

اے بشر! کیا تجھے علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے تیرے ساتھیوں سے بلند مرتبہ کیوں عطا فرمایا؟ میں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری سنت کی اتباع

صالحین کا احترام

اپنے بھائیوں کو نصیحت

میرے صحابہ واہل بیت سے تیری محبت

نے تجھے نیک وابرار لوگوں کے مرتبے تک پہنچا دیا۔

-☆-

لِاِتِّبَاعِکَ سُنَّتِیْ :-

سبحان اللہ!

حضرت خواجہ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بلند بالا مقام...... اللہ اکبر

اللہ تعالیٰ نے انہیں جس سرفرازی سے نوازا اس میں ایک وجہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع ہے۔ہاں جو آدمی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ سے دلی شغف رکھتا ہے اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی زندگی گزارتا ہے اور زندگی کے روز وشب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں بسر کرتا ہے وہ اس لائق ہے کہ اس کا مرتبہ اس کے ساتھیوں اس کے ہمصروں سے بلند وبالا کر دیا جائے۔

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کائنات میں اور کوئی نہیں ہے تو جو غلامی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس درجہ فنا ہو گیا کہ اس نے اپنی زندگی کی تمام خواہشات کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہشات کے تابع کر لیا اور تمام ارادوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات وفرامین پر

قربان کردیا تو پھر وہ بھی تمام لوگوں سے ممتاز ہوجایا کرتا ہے اور اس جیسا کوئی نہیں ہوا کرتا۔

حُرْمَتِکَ لِلصَّالِحِیْنَ :-

صالح و نیک لوگوں کی عزت وتوقیر کرنے والا خود نیک بن جاتا ہے۔ وہ تو اتنے سخی ہوتے ہیں کہ جو خلوص دل سے انکی معیت وصحبت اختیار کرتا ہے ان کے ارشادات پر عمل کرتا ہے۔ ان جیسی زندگی گزانے کی سعی کرتا ہے تو ابرار اسے بھی اپنے جیسا بنالیتے ہیں پھر اس کی زندگی بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں بسر ہوتی ہے۔

وَنَصِیْحَتِکَ لِاَخْوَانِکَ :-

جو اپنے بھائیوں کا بھلا سوچتا ہے اللہ تعالٰی اس کا بھی بھلا کردیتا ہے۔ جو اہل اسلام کی خیر خواہی کرتا ہے رب تعالٰی اسے بھی سراپا خیر وبرکت بنا دیتا ہے۔ اہل اسلام کا درد رکھنے والا دونوں جہاں میں سرخروئی حاصل کرجاتا ہے۔

مَحَبَّتِکَ لِاَصْحَابِیْ وَاَھْلِ بَیْتِیْ :-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اور آپ کی اہل بیت سے محبت ایمان کی جزو ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے وہ لازما حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام اور آپ کی اہل بیت اطہار سے بھی محبت کرتا ہے۔ ان نفوس قدسیہ سے محبت کرنے والا رب تعالٰی کی رحمتوں سے مالا مال ہوا کرتا ہے۔

بندہ اللہ تک اللہ کی توفیق اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کی متابعت کے سبب سے پہنچتا ہے اور جو آدمی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کے بغیر راستہ طے کرنا چاہے وہ ہدایت یافتہ ہوتے ہوئے بھی گمراہ ہوجاتا ہے۔

—☆—

عامل بالسنۃ کو
پچاس شہیدوں کے برابر اجروثواب

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

إِنَّ مِنْ وَرَائِکُمْ زَمَانَ صَبْرٍ ، لِلْمُتَمَسِّکِ فِیْہِ أَجْرُ خَمْسِیْنَ شَہِیْدًا مِنْکُمْ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک تمہارے بعد صبر کا زمانہ آئے گا اس میں میری سنت کو مضبوطی سے پکڑنے والے کو تم سے پچاس شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

-☆-

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۴۹۴)	جلد۱	صفحہ ۸۱۳
قال الالبانی	صحیح		
کنزالعمال	رقم الحدیث (۳۰۸۵۱)	جلد۱	صفحہ ۱۱۱۳

شہادت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بندہ کیلئے بہت بڑا اعزاز ہے۔شہید فی سبیل اللہ کا مرتبہ ومقام بہت بلند ہے۔جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرے اسے حیاۃ جاودانی نصیب ہوتی ہے۔وہ منوں مٹی کے نیچے بھی زندہ ہوتا ہے۔اسے یہ زندگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عمدہ عطیہ ہے۔

لیکن سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عامل کو ایسے زمانہ میں جو صبر کا تقاضا کرتا ہے جس میں فتنہ وفساد عام ہوگا۔اس زمانہ میں اپنے دامن کو بچانا بڑا مشکل ہوگا۔اس سخت ترین زمانہ میں سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے والے کو پچاس شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔

شہید اسلام سلطنت اسلامیہ کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے اور دشمن سے لڑتے ہوئے جان کی بازی لگا جاتا ہے۔لیکن عامل بالسنہ اسلام کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے۔اس کا مقابلہ اسلام کے ظاہری دشمنوں سے نہیں بلکہ اس کا مقابلہ اسلام کے اندرونی دشمنوں سے ہے جو مارِ آستین بن کر اسلام پر یلغار کر رہے ہیں۔

یہ مردِ مومن سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار لے کر اہل بدعت سے ٹکرا جاتا ہے۔ ان کے طعن وتشنیع کو برداشت کرتا ہے۔فتنہ وفساد کی آندھیاں بڑے بڑے چراغوں کو گل کر دیتی ہیں۔ لیکن یہ مردِ مومن سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع جلاتا ہے اور ان آندھیوں میں اس کی حفاظت بھی کرتا ہے۔اس شمع کے نور کو گل نہیں ہونے دیتا بلکہ ہر لمحہ ہر گھڑی نورانی وروشن کرتا ہے۔یہ دل کی تاریکی کو دور کرتا ہے۔دل جو مہبط انوار الٰہیہ ہے وہاں بدعات کو جگہ دے کر ظلمت کدہ بنانے والوں کو حقیقت حال سمجھاتا ہے۔پھر ان تاریک دلوں میں سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع جلاتا ہے جو جب روشن ہوتی ہے تو بدعات کا نام ونشان تک مٹ جاتا ہے۔اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

صحیح الجامع والصغیر والزیادہ　رقم الحدیث (۲۲۳۴)　جلد۱　صفحہ ۴۴۴

قال الالبانی　صحیح

اجالا چار سو پھیل جاتا ہے۔

زمانہ حال مصائب و آلام کا زمانہ ہے۔ اسلام پر شب خون مارنے والے بڑی چالاکی سے اس شمع ہدایت کو گل کرنا چاہتے ہیں۔ بدعات کو سنت کے روپ میں پیش کیا جارہا ہے تاکہ مسلمان جو سنت کے شیدائی ہیں خلاف سنت کو سنت سمجھ کر اس پر عمل کر کے خود اپنے دین و ایمان کا جنازہ نکال دیں۔

اس پر فتن دور میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر عمل کرنا آسان نہیں۔ اگر کسی بدعت کے خلاف آواز اٹھائی جائے تو شور اٹھتا ہے کہ یہ سنت کا دشمن ہے۔ اس صورت میں ایک درد دل رکھنے والا عامل بالسنہ اپنے آپ کو مجبور تصور کرتا ہے۔

اے اللہ! اے احکم الحاکمین!

ہمیں عامل بالسنہ بنادے۔ ہمارے رگ و ریشہ میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے نور کو فروزاں کردے۔ ہمیں سنت کی شمع جلانے کی توفیق دے دے۔ اس ظلمت کدہ بدعت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین صحیح صورت میں شائع و عام کرنے کی توفیق دے دے۔

اے اللہ ہمارے دل میں وہ نور عطا کردے جو اس ظلمت کدہ میں سنت کے نور کی پہچان میں اور اس کی روشنی میں اپنی حیات مستعار کے دن گزار سکیں اور یہی نور ہماری قبروں میں بھی ہمارے ساتھ رکھنا اور میدان حشر میں بھی سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ہمارا مدد و معاون بنانا۔

-☆-

شہید کے لئے چھ اعزازات

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ کَرِبَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ:

يُغْفَرُلَهٗ فِيْ أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهٖ ، وَيُرٰى مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ،

وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ،

وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ،

وَيُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ ، اَلْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

وَيُحَلّٰى حِلْيَةَ الْإِيْمَانِ،

وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ،

وَيَشْفَعُ فِيْ سَبْعِيْنَ إِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهٖ۔

ترجمة الحديث:

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالٰی کے ہاں شہید کیلئے چھ (۶) خصلتیں (انعام) ہیں:

(۱)-اس کے خون کا پہلا قطرہ گرنے سے پہلے اس کی مغفرت کردی جاتی ہے اور اسے اس کا جنت میں محل دکھایا جاتا ہے۔

(۲)-عذاب قبر سے بچالیا جاتا ہے اور فزع اکبر-بڑی گھبراہٹ (قیامت کی گھبراہٹ) سے امن میں ہوگا۔

(۳)-اس کے سر پر (عزت و) وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا یاقوت دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہوگا۔

صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (۵۱۸۲)	جلد۲	صفحہ۹۲۰
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۷۵۷)	جلد۴	صفحہ۱۶
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۶۶۳)	جلد۱	صفحہ۴۲۰
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۷۹۹)	جلد۳	صفحہ۳۶۲
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۳۲۱۳)	جلد۷	صفحہ۶۲۷
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۱۱۶)	جلد۱۳	صفحہ۲۹۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۰۵۰)	جلد۲	صفحہ۲۹۲
قال المنذری	اسنادہ احمد حسن		
الکتاب المصنف	رقم الحدیث (۱۹۳۶۰)	جلد۴	صفحہ۳۳۶
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۹۵۱۶)	جلد۵	صفحہ۳۱۰

(۴)-اسے ایمان کا زیور پہنایا جائے گا۔

(۵)--بہتر (۷۲) آہو چشم حوروں سے اس کی شادی کی جائے گی۔

(۶)-اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا۔

-☆-

اب زیر نظر حدیث پاک کو ایک مرتبہ پھر پڑھئے:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ زَمَانَ صَبْرٍ ، لِلْمُتَمَسِّكِ فِيْهِ أَجْرُ خَمْسِيْنَ شَهِيْدًا مِنْكُمْ.

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک تمہارے بعد صبر کا زمانہ آئے گا اس میں میری سنت کو مضبوطی سے تھامنے والے کو تم سے پچاس شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

-☆-

عامل بالسنۃ، سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند کو پچاس شھیدوں کا ثواب ملے گا۔

تو مفہوم بالکل واضح ہوا کہ

اگر ایک شھید کو یہ اعزاز ملتا ہے کہ

اس کے خون کا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے اسکی مغفرت کردی جاتی ہے اور اسے اس کا محل جنت میں دکھایا جاتا ہے تو اب اندازہ لگایئے اس عامل بالسنہ کا جس کا درجہ شھید سے پچاس گنا زیادہ ہے اسے زندگی کے آخری لمحوں کن کن انعامات سے سرفراز فرمایا جائے گا اور اسے کیسی جنت کی

بہاریں اور اسکے محلات دکھائے جائیں گے۔

اگر ایک شھید عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے تو جس عامل بالسنہ کو پچاس شھیدوں کا ثواب ملتا ہے اس پر قبر میں انعامات کا عالم کیا ہوگا۔اس عامل بالسنہ پر انعامات الٰہیہ جو قبر میں ہوں گے اس کا آج دار فانی میں اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔اس لئے

اے اہل اسلام!

اس آزمائشوں کے دور میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ پر عمل کیجئے،سنت مبارکہ کے نور کو عام کیجئے بلکہ اس حدیث پاک کی یوں اشاعت کیجئے کہ اہل اسلام کا ہر گھر حدیث پاک کے انوار سے جگمگا اٹھے۔

یاد رکھئے!

آج حدیث پاک کا نور بکھیرنے کی کوشش کیجئے انشاء اللہ آپ کی قبریں اللہ تعالیٰ کے انعامات سے معمور ہوں گی اور وہ قبر جنت کا ایک اعلیٰ باغ بن چکی ہوگی۔

یوم الفزع الاکبر: قیامت کے تصور سے آج بڑے بڑوں کا پتہ پانی ہوجاتا ہے۔اس دن علیم وخبیر اللہ کی بارگاہ میں حاضری کا خیال ایک مومن کامل کی گویا جان نکالتا ہے لیکن

سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے والے خوش نصیب کا اندازہ لگایئے اسے اس دن کوئی گھبراہٹ نہیں ہوگی کیونکہ اسے پچاس شھیدوں کا ثواب مل چکا ہے۔جب ایک شھید قیامت کی ہولناکیوں ،اس کے عذاب اور اس کی تباہ کاریوں سے محفوظ ہے تو جو اکیلا پچاس شھیدوں کے اعزازات سمیٹ رہا ہو اس دن اس پر اللہ تعالیٰ کے کرم کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔گویا حدیث پاک پر عمل کرنے والا قیامت کے دن اپنے جس محبت کرنے والے کو پیار و چاہت سے دیکھے گا اللہ تعالیٰ اس پر بھی مہربانی فرمائے گا اور اسے میدان حشر کی گھبراہٹ سے محفوظ و مامون کردے گا۔

قیامت کے دن شھید کے سر پر عزت وکرامت کا وہ تاج سجایا جائے گا کہ جس کے ایک موتی

کی قیمت پوری دنیا کی دولت نہیں بن سکتی ۔جب ایک شہید کے سر کے تاج کا یہ عالم ہے تو جو خوش نصیب سنت مبارکہ پر عمل کر کے پچاس شہیدوں کا ثواب لے گیا اس کے سر پر سجنے والا تاج کس قدر قیمتی، دلکش اور نور بکھیرنے والا ہوگا۔ گویا تمام میدان حشر کی نگاہیں اس کی طرف اٹھی ہونگی اور اس کے اعزازات وکرامت پر رشک کر رہی ہونگی۔

اے اہل ایمان!

آیئے سنت مبارکہ پر دل لگایئے۔اللہ تعالٰی کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے فیض کو عام کیجئے ہوسکتا ہے سخت گھبراہٹ والے دن قیامت کے دن اللہ تعالٰی ہمیں اپنی گرفت سے محفوظ رکھے اور ہمیں بھی وہ تاج مرحمت فرمادے جس کی چمک دمک کے سامنے دنیا کی ہر چمک ماند ہے۔یاد رہے قیامت کے دن جسے عزت مل گئی حقیقی عزت والا وہی ہے اور اس کی عزت وبزرگی تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

قیامت کے دن شہید کو زیور ایمان پہنایا جائے گا۔جس خوش نصیب کو اللہ تعالٰی قیامت کے دن ایمان کا زیور پہنائے اس کی عزت وکرامت کا کون تصور کرسکتا ہے گویا وہ آدمی اپنے امتحان میں کامیاب ہوگیا۔صرف کامیاب ہی نہیں بلکہ اعلٰی نمبروں میں کامیاب ہوا، امتیازی شان سے کامیاب ہوا۔جس کامیابی کے سامنے باقی کامیابیاں ماند ہیں۔

وہ سنت مبارکہ کا دلدادہ جس کا اوڑھنا بچھونا سنت مبارکہ ہے جو صبح وشام حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات پر عمل پیرا رہتا ہے اور وہ کوشش کرتا ہے کہ میرا کوئی عمل میرا کوئی قول وفعل دائرہ سنت سے باہر نہ ہو ایسے خوش بخت کے اعزازات کا آج کیسے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔میدان حشر میں اسے جو عزت وکرامت نصیب ہوگی بڑے بڑے نظریں اٹھا کر اس کو دیکھ رہے ہوں گے اور وہ رضائے الٰہی کا پروانہ لئے شاداں وفرحاں اپنے مقدر پر ناز کر رہا ہوگا۔

عامل بالسنہ کو اگر پچاس شہیدوں کے برابر ثواب ملتا ہے تو بات واضح ہے کہ سنت مصطفٰی صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو گرویدہ ہے اسے ایک شہید سے پچاس گنا زیادہ اعزازات سے نوازا جائے گا اور اس اکیلے پر ہی اتنی زیادہ عنایات الٰہیہ ہوں گی کہ پچاس شہیدوں کے اعزازات وانعامات وہ اکیلا سمیٹ رہا ہوگا۔

شہید قیامت کے دن اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے ستر (۷۰) افراد کی شفاعت کرے گا جو شفاعت قبول کرلی جائے گی۔یہ اس کے وہ رشتہ دار ہیں جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی لیکن شہید کو یہ اعزاز ملے گا کہ ان مستوجب سزا ستر رشتہ داروں کو اللہ تعالیٰ کے انعامات واکرامات کی لافانی جگہ جنت میں لے جائے گا۔

سنت مبارکہ پر عمل کرنے والا، دل وجان سے سنت مبارکہ کا والا وشیدا جسے پچاس شہیدوں جتنا اجر وثواب ملے گا تو گویا وہ اپنے ستر (۷۰) رشتہ دار نہیں بلکہ ۷۰×۵۰=۳۵۰۰ تین ہزار پانچ سو رشتہ داروں کی شفاعت کرے گا۔یہ اس کے وہ رشتہ دار ہوں گے جو سزا وار جہنم ہوں گے۔اس عامل بالسنہ کی شفاعت سے اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کی جگہ جنت میں داخل فرمائے گا۔

اے رحیم وکریم اللہ! اے وہ ذات اقدس جب کسی پر رحم وکرم فرماتی ہے تو بے حدو بے حساب فرماتی ہے! اے کائنات سے بڑھ کر مشفق ومہربان اللہ!

صرف اور صرف اپنے فضل وکرم سے ہمیں عامل بالسنہ بنا ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کا شیدائی بنا۔ہمیں پیغام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسروں تک پہنچانے کی سعادت سے بہرہ ور فرما اور قیامت کے دن اپنے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے اپنے دست کرم سے ہمیں بے پناہ وبے حساب اعزازات سے سرفراز فرما۔

-☆-

وصول الی اللہ
اللہ کی توفیق سے اور
اتباع سنت سے

قَالَ اَبُو الْحَسَنِ الْوَرَّاقُ:

لَا یَصِلُ الْعَبْدُ اِلَی اللّٰہِ اِلَّا بِاللّٰہِ وَبِمُوَافَقَةِ حَبِیْبِہٖ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – فِی شَرَائِعِہٖ ، وَمَنْ جَعَلَ الطَّرِیْقَ اِلَی الْوُصُوْلِ فِیْ غَیْرِ الْاِقْتِدَاءِ یَضِلُّ مِنْ حَیْثُ اَنَّہٗ مُھْتَدٍ۔[1]

ترجمہ:

وصول الی اللہ کا راستہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے طے ہوتا ہے اور توفیق الٰہی اسے ملتی ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کرتا ہے۔ آپ کی غلامی کا دم بھرتا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال وافعال کی متابعت نہ کرے، آپ کے ارشادات پر عمل نہ کرے، آپ کے بتائے ہوئے راستے پر نہ چلے وہ واصل باللہ نہیں ہوسکتا۔ وہ اس راہ طریقت سے گمراہ ہوجاتا ہے اور بالآخر

(1) صلاح الامۃ ۲/۲۸۲

جہنم کی اتھاہ گہرائیوں میں جا گرتا ہے۔

-☆-

ایک آدمی نے حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ سے عرض کی فلاں آدمی کہتا ہے میں واصل باللہ ہوں اب مجھے نماز کی ضرورت نہیں اور وہ نماز نہیں پڑھتا اس پر آپ نے ارشاد فرمایا:

وہ یقیناً واصل ہے لیکن واصل باللہ نہیں بلکہ واصل بجہنم ہے۔

-☆-

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا طریقہ مبارکہ سیدھا جنت لے جاتا ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:
خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – خَطًّا ثُمَّ قَالَ:
هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ، ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَالَ:
هٰذِهِ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْا إِلَيْهِ ، وَقَرَأَ:
وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ....

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱٦۵)	جلد۱	صفحہ۱۳۱
قال الالبانی:	اسنادہ حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦)	جلد۱	صفحہ۱۸۰
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ حسن		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۱۱۰۹)	جلد۱۰	صفحہ۹۵
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۱۱۱۰)	جلد۱۰	صفحہ۹۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷)	جلد۱	صفحہ۱۸۱
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ حسن		

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن مسعود-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ہمارے سامنے ایک خط کھینچا پھر فرمایا:

کہ یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس کے دائیں بائیں کچھ اور لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ مختلف راستے ہیں جن میں سے ہر راستے پر شیطان ہے جو ادھر بلا رہا ہے، اور یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيماً فَاتَّبِعُوهُ

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۱۴۲)	جلد۴	صفحہ۱۵۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۴۳۷)	جلد۴	صفحہ۴۵۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۲۴۱)	جلد۲	صفحہ۱۳۱۳
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا مطیع جنت جائے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ – :

كُلُّ اُمَّتِیْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى. قَالَ:

مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰى.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (٧٢٨٠)	جلد٤	صفحہ٢٢٧٣
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٢٥١٣)	جلد٢	صفحہ٨٣١
قال الالبانی	صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (٨٧١٣)	جلد٨	صفحہ٣٠١
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (١٨٢)	جلد١	صفحہ٨١
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (٧٦٢٦)	جلد٧	صفحہ٢٧١٨
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح		
مشکاة المصابیح	رقم الحدیث (١٣٩)	جلد١	صفحہ١٢١

ترجمة الحديث،

حضرت ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میرا ہرامتی جنت میں داخل ہوگا مگر وہ جس نے انکار کردیا۔

عرض کی گئی:

یارسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-! انکار کرنے والا کون ہے؟

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

-☆-

نجات اطاعتِ رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر ہے اور جنت کے دروازے اسی کے لئے کشادہ ہیں جو رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی فرمانبرداری کرتا ہے اور وہ بڑا بدنصیب ہے جو اطاعت رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے انکاری ہے ایسے منکر کا جو انکار کے پردے میں خود رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو اہمیت نہیں دیتا ٹھکانا جہنم ہے۔

-☆-

جامع الاصول	رقم الحدیث (٦٧٥٧)	جلد ٧	صفحہ ٣٩٣
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (١٠٣)	جلد ١	صفحہ ١٥١
فتح الباری	رقم الحدیث (٧٢٨٠)	جلد ١٣	صفحہ ٢٤٩
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (٣١٢٣)	جلد ٧	صفحہ ٣٩٢

شروع کی تقریبا تین لائنوں کے ترجمہ پر نظر ثانی فرمایئے

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ والہ وسلم-
ہی فرق ہیں لوگوں کے درمیان

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

جَاءَتِ الْمَلائِكَةُ اِلَى النَّبِيِّ – صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ والہٖ وَسَلَّمَ – وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : اِنَّهُ نَائِمٌ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ ، فَقَالُوْا :

اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلاً ، فَاضْرِبُوْا لَهُ مَثَلاً ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : اِنَّهُ نَائِمٌ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ :

اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ ، وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ ، فَقَالُوا : مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَاراً ، وَجَعَلَ فِيْهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِياً ، فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ . فَقَالُوْا :

اَوِّلُوْهَا لَهُ يَفْقَهُهَا ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : اِنَّهُ نَائِمٌ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا :

فَالدَّارُ الجَنَّةُ ، وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ – فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ، وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ ، وَمُحَمَّدٌ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ – فَرَّقَ بَيْنَ النَّاسِ.

ترجمة الحديث،

حضرت جابر –رضی اللہ عنہ– نے ارشاد فرمایا:

چند فرشتے حضور نبی کریم –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور حضور نبی کریم –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– آرام فرما تھے۔

پس وہ کہنے لگے تمہارے اس صاحب کیلئے ایک مثال ہے آپ کی بارگاہ اقدس میں اس مثال کو بیان کروان میں سے ایک فرشتے نے کہا حضور –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– سوئے ہوئے ہیں۔ ایک اور فرشتے نے کہا آپ کی آنکھ تو سوئی ہوئی ہے لیکن دل جاگ رہا ہے یعنی بیان کرو حضور سن بھی رہے ہیں اور سمجھ بھی رہے ہیں۔

حضور –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کی مثال ایک آدمی کی طرح ہے جس نے گھر بنایا اور گھر میں لوگوں کی ضیافت کے لئے دسترخوان چن دیا پھر ایک آدمی کو داعی –دعوت دینے والا– بنا کر بھیجا پس جس نے اس بلانے والے کی بات کو قبول کرلیا گھر میں داخل ہوگیا۔ اس نے چنے ہوئے دسترخوان سے کھانا کھالیا اور جس نے اس داعی کی بات کو قبول نہ کیا وہ گھر میں داخل نہ ہوسکا اور نہ اس دسترخوان

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۲۸۱)	جلد۴	صفحہ ۳۴۷ واللفظ لہ
جامع الاصول	رقم الحدیث (۹۳۳۷)	جلد۷	صفحہ۱۵۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۲۶۴)	جلد۲	صفحہ۱۸۳
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۱۰۵)	جلد۱	صفحہ۱۵۱
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۴۴)	جلد۱	صفحہ۵۱

سے کچھ کھا سکا۔

فرشتوں نے ایک دوسرے سے کہا:

اس مثال کی وضاحت کروتا کہ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-اللہ کے اس فرمان کو مثال کی شکل میں ہے سمجھ جائیں۔پھران فرشتوں میں سے ایک نے کہا:

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-سوئے ہوئے ہیں تو ایک اور فرشتے نے کہا:

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی آنکھ مبارک تو سوئی ہوئی ہے مگر آپ کا دل انور جاگ رہا ہے۔فرشتوں نے اس مثال کی وضاحت کرتے ہوئے کہا:

گھر جنت ہے داعی بلانے والے حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ہیں۔

جس نے حضور محمد مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی اطاعت کی اس نے یقیناً اللہ کی اطاعت کی اور جس نے حضور محمد مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی نافرمانی کی اس نے یقیناً اللہ کی نافرمانی کی۔اور حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے درمیان فرق ہیں۔

-☆-

فرشتوں نے اللہ کے حکم سے کیسی عمدہ مثال کے ذریعے اطاعت رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی اہمیت کو واضح کیا۔اللہ کی رضا اور خوشنودی کا مقام جنت،دائمی اور سرمدی نوازشات کی جگہ جنت،اس مقام نجات میں داخلہ اطاعت رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-پر موقوف ہے۔جو دل وجان سے اللہ کے حبیب-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی فرمانبرداری کرتا ہے تو وہ اللہ کی ضیافت سے سرفراز ہوگا اور جو حضور رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی اطاعت سے روگرداں اور متنفر ہے اس کا جنت میں داخلہ ہی نہیں اور جب داخلہ ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ کی ضیافت سے کیسے بہرہ ور ہوگا وہ بدنصیب غضب الٰہی کا شکار ہوکر جہنم کی اتھاہ گہرائیوں کا لقمہ بنے گا۔

اس مثال کے آخر میں فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی سنایا:

مُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ.

محمد مصطفیٰ ہی لوگوں کے درمیان فرق ہیں۔

جس نے رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

جس نے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

جس نے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا۔

جس نے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو ناراض کیا اس نے اللہ کو ناراض کیا۔

جس نے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی۔

جس نے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔سے عداوت کی اس نے اللہ سے عداوت کی۔

جو حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کا ہو گیا وہ اللہ کا ہو گیا۔

اور جو حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کا نہ ہو سکا وہ اللہ کا نہ ہو سکا۔

اور جس نے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو پالیا اس نے اللہ کو پالیا۔

جس کی حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔تک رسائی نہ ہو سکی وہ اللہ سے بھی دور جا گرا۔

مُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ.

حضور محمد رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ہی لوگوں کے درمیان فرق ہیں۔

-☆-

اللہ اور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
کی اطاعت کرنے والا ایسی جنتوں میں داخل ہوگا
جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہیں
اور وہ جنتوں میں ابدالآباد تک رہے گا

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ[1]

ترجمہ:

اور جو اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرے گا اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں گی ان جنتوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور سن لیجئے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

-☆-

(۱) سورۃ النساء ۴/۱۳

اُخروی کامیابی ہی حقیقی کامیابی ہے اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت وہ سرمایہ ہے جسے یہ نصیب ہو جائے اسے اُخروی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ کتنا عمدہ ہے۔

ایسی جنتیں نصیب ہوں گی جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں گی۔

یہ جنتیں دو چار یا دس بیس سال کی بات نہیں اطاعت الٰہی اور اطاعت مصطفوی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے سرشاران جنتوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

قرآن کریم میں جابجا اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کا حکم ہے اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کی اطاعت کیا چیز ہے؟ اور کس وقت کہا جائے گا کہ یہ آدمی اللہ کا مطیع وفرمانبردار ہے؟ اس سلسلہ میں علامہ بغوی لکھتے ہیں:

مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ فِيْ اَدَاءِ الْفَرَائِضِ وَالرَّسُوْلَ فِي السُّنَنِ۔[1]

ترجمہ:

جس نے اللہ کی اطاعت کی فرائض کی ادائیگی میں اور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کی سنن کی ادائیگی میں۔

-☆-

گویا علامہ موصوف کے مطابق فرض ادا کرنا اللہ کی اطاعت اور سنتیں ادا کرنا رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت ہے۔

لیکن اگر براہ راست قرآن کریم سے راہنمائی حاصل کی جائے تو مفہوم بالکل نکھر کر سامنے آجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَمَن يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ۔[2]

(۱)معالم التنزیل (تفسیر بغوی) جلد ا صفحہ ۴۵۰

(۲)سورۃ النساء ۴/۸۰

اور جس نے اللہ کے رسول کی اطاعت کی تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی ۔

یعنی اللہ کی اطاعت اور رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت دو الگ الگ چیزیں نہیں بلکہ جس خوش نصیب نے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت وفرمانبرداری کی تو خود بخود اس سے اللہ کی اطاعت بھی ہوگئی ۔

-☆-

قصہ گوئی کا سنت سے کوئی تعلق نہیں

عَنْ عَمْرِو بْنِ زَرَارَةَ قَالَ:

وَقَفَ عَلَيَّ عَبْدُ اللّٰهِ – يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ – وَاَنَا اَقُصُّ فَقَالَ:

يَا عَمْرُو! لَقَدِ ابْتَدَعْتَ بِدْعَةً ضَلَالَةً، اَوْ اِنَّكَ لَاَهْدٰى مِنْ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِهِ

فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ تَفَرَّقُوْا عَنِّي، حَتّٰى رَاَيْتُ مَكَانِيْ مَا فِيْهِ اَحَدٌ.

ترجمة الحديث،

عمرو بن زرارہ کا بیان ہے:

میں لوگوں کو قصے اور واقعات سنا کر تبلیغ کر رہا تھا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میرے اوپر کھڑے ہوگئے۔ آپ نے فرمایا:

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۱
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۲
قال الالبانی	لغیرہ موقوف		

اے عمرو! تو نے ایسی بدعت اختیار کی ہے جو بدعت ضلالہ ہے یا تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ سے زیادہ ہدایت یافتہ ہے۔

آپ کے ارشاد فرمانے پر لوگ میرے پاس سے منتشر ہو گئے یہاں تک کہ میں نے دیکھا جس جگہ میں قصے بیان کر رہا تھا وہاں ایک بھی نہ تھا۔

–☆–

غرور وتکبر کی بنا پر
سنت کو نظر انداز کرنے والے کا انجام

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَكْوَعِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – بِشِمَالِهِ فَقَالَ:

كُلْ بِيَمِينِكَ ، قَالَ : لَا أَسْتَطِيعُ . قَالَ:

لَا اسْتَطَعْتَ ، مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۲۱)	جلد۳	صفحہ۱۵۹۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۱۲)	جلد۱۴	صفحہ۴۴۲
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۱۳)	جلد۱۴	صفحہ۴۴۳
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۲۰۷۵)	جلد۲	صفحہ۱۲۹۳
قال حسین سلیم اسد	اسنادہ حسن		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۴۴۴)	جلد۷	صفحہ۴۷۹
قال المحقق	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا:

اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تو اس کی طاقت ہی نہ رکھے۔ اس کو داہنے ہاتھ کے ساتھ کھانے سے کبر نے روکا تھا۔ پس اس کے بعد وہ اپنے داہنے ہاتھ کو منہ تک نہ لیجاسکا۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٦٤٤٥)	جلد ١٣	صفحہ ٣٨
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (٥٨٤٦)	جلد ٥	صفحہ ٣٤٣
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٦٤٥١)	جلد ١٣	صفحہ ٣٩
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

نماز میں صف سیدھی رکھنا سنت ہے
اس کی مخالفت سے
چہرے بگڑنے کا خدشہ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ:

لَتُسَوُّنَ صُفُوْفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ :

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – يُسَوِّي صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ ، حَتّٰى إِذَا رَأَى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا ، فَقَامَ حَتّٰى كَادَ أَنْ يُكَبِّرَ ، فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ فَقَالَ:

عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَ صُفُوْفَكُمْ أَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوعبداللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

تم اپنی صفیں ضرور سیدھی اور درست کرلو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان مخالفت پیدا فرما دے گا۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری صفوں کو اس طرح سیدھا فرماتے تھے گویا ان کے ساتھ تیروں کو سیدھا فرما رہے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے محسوس فرمالیا کہ ہم آپ کی طرف سے اس مسئلے کی اہمیت کو سمجھ گئے ہیں۔ اس کے بعد آپ تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز کا آغاز فرمادیتے۔ پھر ایک دن آپ نماز پڑھانے کیلئے تشریف لائے اور مصلی پر کھڑے ہوگئے۔ حتیٰ کہ آپ اللہ اکبر کہنے ہی والے تھے کہ آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا:

اللہ کے بندو! لازمی طور پر اپنی صفیں سیدھی رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کردے گا یا تمہارے چہروں کو بدل دے گا۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۱۷)	جلد۱	صفحہ۲۴۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۳۶)	جلد۱	صفحہ۳۲۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۷۸)	جلد۱	صفحہ۲۹۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۷۹)	جلد۱	صفحہ۲۹۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۸۰)	جلد۱	صفحہ۲۹۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۱۶۵)	جلد۵	صفحہ۵۳۸
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۱۶۹)	جلد۵	صفحہ۵۴۴
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۱۷۵)	جلد۵	صفحہ۵۴۹
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ حسن		

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۴۱۷۶)	جلد۵	صفحہ۵۴۹
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۸۳۰۲)	جلد۱۴	صفحہ۱۵۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث(۱۰۴۲)	جلد۱	صفحہ۴۷۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۸۳۱۳)	جلد۱۴	صفحہ۱۶۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۸۳۳۹)	جلد۱۴	صفحہ۱۷۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۹۹۴)	جلد۱	صفحہ۵۳۳
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۴۷)	جلد۱	صفحہ۱۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابوداود	رقم الحدیث(۶۶۲)	جلد۱	صفحہ۱۹۶
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن ابوداود	رقم الحدیث(۶۶۳)	جلد۱	صفحہ۱۹۶
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن ابوداود	رقم الحدیث(۶۶۵)	جلد۱	صفحہ۱۹۷
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح ابوداود	رقم الحدیث(۶۶۸)	جلد۳	صفحہ۲۳۶
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح ابوداود	رقم الحدیث(۶۶۹)	جلد۳	صفحہ۲۳۹
قال الالبانی	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(۵۰۷۰)	جلد۲	صفحہ۹۰۴
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۷۱۵)	جلد۱	صفحہ۳۹۳
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث(۳۸۶۳)	جلد۵	صفحہ۶۳۷
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث(۸۸۶)	جلد۱	صفحہ۴۳۰

رات سونے سے پہلے آگ بجھانا سنت ہے

عَنْ أَبِي مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِيْنَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ ، فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – بِشَأْنِهِمْ قَالَ:

إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ عَدُوٌّ لَكُمْ ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (٦٢٩٤)	جلد٤	صفحہ١٩٨٠
صحیح مسلم	رقم الحدیث (٢٠١٦)	جلد٣	صفحہ١٥٩٦
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٢٢٦٠)	جلد١	صفحہ٤٥١
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٥٥٢٠)	جلد١٢	صفحہ٣٢٨
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٣٧٧٠)	جلد٢	صفحہ٢٣٩
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (٤٣٣١)	جلد٢	صفحہ١٨٩

ترجمة الحديث،

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رات کو مدینے میں ایک گھر، گھر والوں سمیت جل گیا۔ جب حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی بابت بتلایا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔

-☆-

جامع الاصول	رقم الحدیث (۹۴۵۷)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۲۷
قال المحقق	صحیح		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۵۲۶۳)	جلد ۸	صفحہ ۱۸۰

انگلی پر کنکری رکھ کر مارنے کی ممانعت

عَنْ أَبِی سَعِیدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ مُغَفَّلٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :
نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰه – صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ:
إنَّهُ لَا یَقْتُلُ الصَّیْدَ ، وَلَا یَنْکَأُ الْعَدُوَّ ، وَإِنَّهُ یَفْقَأُ الْعَیْنَ ، وَیَکْسِرُ السِّنَّ.
وَفِی رِوَایَةٍ:
أَنَّ قَرِیْبًا لِابْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ ، فَنَهَاهُ وَقَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلّٰی اللّٰه عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – نَهٰی عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ:
إِنَّهَا لَا تَصِیْدُ صَیْدًا ، ثُمَّ عَادَ فَقَالَ : أُحَدِّثُکَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه – صَلّٰی اللّٰه عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – نَهٰی عَنْهُ ، ثُمَّ عُدْتَ تَخْذِفُ ! ؟ لَا أُکَلِّمُکَ أَبَدًا.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۵۴)		جلد۳	صفحہ۱۵۴۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۸۴۱)	(۶۲۲۰)	(۵۴۷۹)	
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۴۴۶)		جلد۳	صفحہ۴۹۶
قال الالبانی:	متفق علیہ			
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۹۹۰)		جلد۹	صفحہ۴۶۰

ترجمة الحديث:

حضرت ابو سعید عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہادت کی انگلی یا انگوٹھے پر کنکری رکھ کر مارنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: کہ یہ کنکری نہ شکار کو قتل کرتی ہے اور نہ دشمن کو زخمی۔ البتہ یہ آنکھ پھوڑ دیتی ہے اور دانت توڑ دیتی ہے۔

ایک اور روایت میں ہے:

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۹۳۹)	جلد۱۳	صفحہ۴۷۸
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۷۳۸)	جلد۱۳	صفحہ۱۵۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۳۱۹)	جلد۱۵	صفحہ۴۳۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۳۳۲)	جلد۱۵	صفحہ۴۳۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۳۳۹)	جلد۱۵	صفحہ۴۳۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۳۳۹)	جلد۱۵	صفحہ۴۳۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۷)	جلد۱	صفحہ۳۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۲۶)	جلد۳	صفحہ۵۸۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۲۷)	جلد۳	صفحہ۵۸۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح ابو داؤد	رقم الحدیث (۵۲۷۰)	جلد۳	صفحہ۲۹۳
قال الالبانی	اسنادہ صحیح		

کہ عبداللہ بن مغفل کے ایک رشتہ دار نے انگلی پر کنکری رکھ کر ماری تو انہوں نے اسے اس سے روکا اور کہا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح کنکری رکھ کر مارنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا ہے:

یہ کسی کا شکار نہیں کرتا۔لیکن اس کے باوجود قرابت دار نے دوبارہ یہی کام کیا تو عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے کہا:

میں تجھ سے بیان کر رہا ہوں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔اور تو دوبارہ انگلی رکھ کر کنکری مار رہا ہے!میں تجھ سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔

-☆-

گرا ہوا لقمہ

شیطان کیلئے نہ چھوڑیے

عَنْ جَابِرٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ:

إِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِیْ أَیِّهَا الْبَرَكَةُ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ:

إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْیَأْخُذْهَا فَلْیُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًی، وَلْیَأْكُلْهَا، وَلَا یَدَعْهَا لِلشَّیْطَانِ، وَلَا یَمْسَحْ یَدَهٗ بِالْمِنْدِیْلِ حَتّٰی یَلْعَقَ أَصَابِعَهٗ؛ فَإِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ فِیْ أَیِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ:

إِنَّ الشَّیْطَانَ یَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَیْءٍ مِنْ شَأْنِهٖ حَتّٰی یَحْضُرَهٗ عِنْدَ طَعَامِهٖ، فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْیُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًی، فَلْیَأْكُلْهَا، وَلَا یَدَعْهَا لِلشَّیْطَانِ.

ترجمة الحديث،

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۳۳)	جلد۳	صفحہ۱۶۰۶
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۰۹۳)	جلد۴	صفحہ۱۴۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۰۹۵)	جلد۴	صفحہ۱۴۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۲۵۳)	جلد۱۲	صفحہ۵۷
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۱۵۵)	جلد۱۱	صفحہ۳۸۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۳۲۵)	جلد۱۱	صفحہ۴۳۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۳۴۷)	جلد۱۱	صفحہ۴۳۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۳۸۸)	جلد۱۱	صفحہ۴۸۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۵۲۳)	جلد۱۱	صفحہ۴۹۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۸۷۶)	جلد۱۲	صفحہ۴۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۷۹)	جلد۴	صفحہ۱۲
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۸۰۲)	جلد۲	صفحہ۳۰۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۶۵۹)	جلد۱	صفحہ۳۴۱
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۱۸۹)	جلد۳	صفحہ۸۳
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۱۹۰)	جلد۳	صفحہ۸۳
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۱۹۱)	جلد۳	صفحہ۸۳
قال المحقق	صحیح		

کے بعد انگلیاں اور پیالہ چاٹ لینے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا:

تم نہیں جانتے کہ ان میں سے کس میں برکت ہے؟

اور مسلم ہی کی ایک اور روایت میں ہے۔فرمایا:

جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے چاہئے کہ اسے پکڑ لے۔(زمین سے اٹھا لے) اور اس میں لگی ہوئی گرد کو صاف کر کے کھا لے اور اسے شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور اپنے ہاتھ رومال کے ساتھ نہ پونچھے یہاں تک کہ پہلے اپنی انگلیاں چاٹ لے۔اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کون سے کھانے میں برکت ہے۔

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے:

کہ شیطان تمہارے پاس تمہاری ہر چیز میں حاضر ہوتا ہے۔یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی۔پس جب تم میں سے کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو اس کو چاہئے کہ اسے اس میں لگی ہوئی گرد صاف کرلے اور کھالے اور اسے شیطان کیلئے نہ چھوڑے۔

-☆-

سنتِ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو چھوڑنے والے قیامت کے دن رُسوا ہوں گے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ :

قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا .

كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ　(الأنبياء:۱۰۴)

أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ –

أَلَا وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي ، فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ ؛ فَأَقُوْلُ:

يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي ؛ فَيُقَالُ :

إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ ، فَأَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ:

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ، إِلَى قَوْلِهِ:

اَلْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ.　(المائدۃ:۱۱۸،۱۱۷)

فَيُقَالُ لِيْ : إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۶۰)	جلد۴	صفحہ۲۱۹۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۲۰۱)	جلد۴	صفحہ۳۳۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۴۷)	جلد۲	صفحہ۱۰۷۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۳۴۹)	جلد۲	صفحہ۱۰۳۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۶۲۶)	جلد۳	صفحہ۱۴۱۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۲۴)	جلد۴	صفحہ۲۰۴۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۲۵)	جلد۴	صفحہ۲۰۴۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۲۶)	جلد۴	صفحہ۲۰۴۴
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۴۶۸)	جلد۵	صفحہ۱۲۴
قال الالبانی:	متفق علیہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۳۱۸)	جلد۱۶	صفحہ۳۱۱
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۳۳۱)	جلد۱۶	صفحہ۳۱۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۳۳۲)	جلد۱۶	صفحہ۳۱۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۳۴۷)	جلد۱۶	صفحہ۳۲۳
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۸۱)	جلد۳	صفحہ۴۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۹۶)	جلد۲	صفحہ۵۱۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۲۷)	جلد۲	صفحہ۴۹۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۵۰)	جلد۲	صفحہ۴۶۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۲۲۲۵)	جلد۲	صفحہ۴۸۷
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۲۳)	جلد۲	صفحہ۵۷۵
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں وعظ ونصیحت فرمانے کھڑے ہوئے تو ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تم -قیامت کے دن- ننگے پاؤں، ننگے بدن اور غیر مختون اللہ کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا اسی طرح ہم دوبارہ لوٹائیں گے، یہ ہمارا وعدہ ہے ہم یقیناً پورا کرنے والے ہیں۔

سنو! قیامت والے دن سب سے پہلے جسے لباس پہنایا جائے گا وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (٣١٦٧)	جلد٣	صفحہ٢٨٢
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٧٨٧٠)	جلد٢	صفحہ١٢٩٩
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٥٢٣١)	جلد٤	صفحہ٢٨٦
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (٢٢١٩)	جلد٢	صفحہ٤٨٢
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (٢٢٢٠)	جلد٢	صفحہ٤٨٥
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (١١٠٩٥)	جلد١٠	صفحہ٨٩
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (١١٢٧٤)	جلد١٠	صفحہ١٨٧
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (١١٥٨٣)	جلد١٠	صفحہ٣٢٣
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (٢٠٨١)	جلد٢	صفحہ٨٢
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (٢٠٨٦)	جلد٢	صفحہ٨٣
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		

اور سنو! میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے انہیں بائیں طرف پکڑ لیا جائے گا۔ میں کہوں گا اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ چنانچہ آپ کو کہا جائے گا۔

اے حبیب! بلاشبہ تجھے نہیں معلوم انہوں نے تیرے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کی تھیں؟

میں کہوں گا جس طرح عبد صالح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں ان پر گواہ رہا جب تک ان کے اندر موجود رہا۔

اَلْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ تک۔

پس مجھ سے کہا جائے گا یہ لوگ اپنی ایڑیوں پر پھر گئے تھے جب سے تو ان سے جدا ہو گیا تھا۔

-☆-

سنت کی مخالفت کرنے والے
عذاب کے حق دار ہیں

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (1)

ترجمہ:

نہ بنا لو رسول کے پکارنے کو آپس میں جیسے تم پکارتے ہو ایک دوسرے کو۔ اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتا ہے انہیں جو کھسک جاتے ہیں تم میں سے ایک دوسرے کی آڑ لے کر۔ پس ڈرنا چاہیے انہیں جو خلاف ورزی کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی کہ انہیں کوئی مصیبت نہ پہنچے یا انہیں دردناک عذاب نہ آئے۔

-☆-

(1) سورۃ نور ۶۳

احادیث موضوعہ-من گھڑت احادیث- سے بچیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

يَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ ، يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ ، لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ .

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشادفرمایا:

آخر زمانہ میں دجال-مکروفریب کرنے والے- ہوں گے کذاب-جھوٹ بولنے والے- ہوں گے جوتمہارے پاس وہ احادیث لائیں گے جوتم نے نہ سنیں، نہ تمہارے آباؤاجداد نے۔ان کو اپنے آپ سے دور رکھو، اپنے آپ کو ان سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷)	جلد۱	صفحہ۱۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶)	جلد۱	صفحہ۳۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۱)	جلد۱	صفحہ۱۳۶
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۸۱۵۱)	جلد۲	صفحہ۱۳۵۴
قال الالبانی	صحیح		

علماء کرام
موضوع احادیث کوالگ کردیتے ہیں

يُرْوَى اَنَّ هَارُوْنَ الرَّشِيْدَ اَخَذَ زِنْدِيْقًا لِيَقْتُلَهُ . فَقَالَ الرَّجُلُ:
اَيْنَ اَنْتَ مِنْ اَلْفِ حَدِيْثٍ وَضَعْتُهَا ؟ قَالَ : فَاَيْنَ اَنْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ مِنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ يَتَخَلَّلَانِهَا فَيُخْرِجَانِهَا حَرْفًا حَرْفًا .

ترجمہ:

خلیفہ ہارون الرشید نے ایک زندیق -بے دین آدمی کو پکڑا تا کہ اسے قتل کردے اس زندیق نے کہا: ان ایک ہزار احادیث کا کیا بنے گا جنہیں میں نے اپنی طرف سے گھڑ کر بیان کیا ہے؟

ہارون الرشید نے جواب دیا:

او اللہ کے دشمن! ابو اسحاق فزاری اور عبد اللہ بن مبارک کو جانتے نہیں وہ ایک ایک کر کے ان موضوع -من گھڑت احادیث کو باہر نکال پھینکیں گے۔

-☆-

یہ ہیں ہمارے اسلاف، یہ ہیں محافظان سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی زندگی کا مشن حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی اشاعت وترویج تھا۔ یہ محافظان حدیث نبوی غیر حدیث کو حدیث پاک سے جدا کر دیتے تھے۔ لوگوں کی من گھڑت باتیں جوانہوں نے احادیث کے نام سے ذخیرہ احادیث میں شامل کر دیں انہیں ایک ایک کر کے نکال دیتے تھے۔

اے اہل اسلام!

اے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اطاعت شعار امتیو!

من گھڑت احادیث سے اجتناب کیجئے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کسی جھوٹی بات کو منسوب کرنا جہنم کا ایندھن بننا ہے۔ جسکی بنیاد ہی غلط ہو جس کی بنیاد ہی جھوٹ پر ہو اس میں نور کہاں وہ تو سراسر ظلمت ہے۔ اس میں ہدایت کہاں وہ تو سراسر گمراہی ہے۔

یہ اس امت کا شرف ہے اس خیر الامم کا وجہ امتیاز ہے کہ اس امت کے پاس اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح احادیث مبارکہ کا بے شمار ذخیرہ موجود ہے جو کسی اور امت کو شرف نہیں۔ جب ہزاروں کی تعداد میں فرامین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح سند سے ہمارے پاس موجود ہیں تو پھر موضوع احادیث کا سہارا کیوں؟

یاد رکھیے! سچ سچ ہے۔ سچ کی بنیاد پر قائم رہنے والی عمارت پائیدار ہے اس میں حسن ہے۔ اس میں نفاست ہے۔ جھوٹ جھوٹ ہے اس پر قائم ہونے والی عمارت بہت جلد گرنے والی ہے۔ جب گرے گی تو اس کا نام ونشان تک باقی نہ رہے گا۔

-☆-

بدعت اختیار کرنے والی قوم سنت سے محروم ہو جاتی ہے

قَالَ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ:

مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِي دِينِهِمْ إِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ، ثُمَّ لَا يُعِيدُهَا إِلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. [1]

ترجمہ:

جناب حسان بن عطیہ نے فرمایا:

جب کوئی قوم اپنے دین میں بدعت اختیار کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مثل ان سے سنت نکال لیتا ہے پھر اس سنت کو ان کی طرف قیامت تک نہیں لوٹائے گا۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ ۲/ ۲۱۱

اصحاب بدعت
حدیث پاک سے نفرت کرتے ہیں

حَدَّثَنِیْ بَقِیَّةُ بْنُ الْوَلِیْدِ قَالَ : قَالَ لِیَ الْاَوْزَاعِیُّ – رَحِمَهُ اللّٰهُ –:

یَا اَبَا مُحَمَّدٍ ! مَا تَقُوْلُ فِیْ قَوْمٍ یَبْغَضُوْنَ حَدِیْثَ نَبِیِّهِمْ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – ؟ قَالَ : قُلْتُ : قَوْمُ سُوْءٍ . قَالَ:

لَیْسَ مِنْ صَاحِبِ بِدْعَةٍ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – بِخَلَافِ بِدْعَتِهٖ اِلَّا اَبْغَضَ الْحَدِیْثَ .

ترجمہ:

جناب بقیہ بن ولید کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اے ابومحمد! اس قوم کے بارے میں کیا کہتے ہو جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث

الطیوریات (۱۳۳۳) ۱۳۲۸/۴

قال المحقق رجالہ ثقات

اخرجہ اللالکائی فی اعتقاد اھل السنۃ ۴۳۰/۳

پاک سے نفرت کرے؟ میں نے عرض کی:

وہ قوم بہت بری قوم ہے۔انہوں نے فرمایا:

جب بھی کسی صاحب بدعت سے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک بیان کرے جو اس کی بدعت کے خلاف ہو تو وہ بدعتی اس حدیث پاک سے نفرت کرے گا۔

-☆-

قرآن وسنت کی خدمت کرنے والے علماء
کا نام
حضور –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کے رجسٹر میں درج ہے

قَالَ شَیْخُ الْاِسْلَام قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ اَبُو رِجَاءَ رَحِمَہُ اللّٰہُ :

قَالَ لِیْ اَبِی:

رَاَیْتُ النَّبِیَّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – فِی النَّوْمِ ، فِی یَدِہٖ صَحِیْفَۃٌ ،

فَقُلْتُ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ، مَا ھٰذِہِ الصَّحِیْفَۃُ ؟ قَالَ:

فِیْہِ اَسَامِی الْعُلَمَاءِ ، قُلْتُ:

نَاوِلْنِیْ ، اَنْظُرُ فِیْہِ اِسْمَ ابْنِیْ ، فَنَظَرْتُ ، فَاِذَا فِیْہِ اسْمُ ابْنِیْ.

ترجمہ:

شیخ الاسلام ابو رجاء قتیبہ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

سیر اعلام النبلاء: ۱۱/ ۱۷-۱۸

صلاح الامۃ فی علو الہمۃ: جلد ۱ صفحہ ۲۲۱

میرے والد گرامی نے مجھے کہا:

میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی آپ کے ہاتھ مبارک میں ایک صحیفہ تھا۔میں نے عرض کی:

یا رسول اللہ! یہ صحیفہ، یہ کتاب کیسی ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس میں علماء کے نام ہیں۔

میں نے عرض کی:

یا رسول اللہ! مجھے دیجئے میں دیکھوں کیا اس میں میرے بیٹے کا نام ہے۔

میں نے اس صحیفہ کو دیکھا تو اس میں میرے بیٹے کا نام تھا۔

-☆-

وہ خوش قسمت افراد جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی خدمت کرتے ہیں۔ اپنی زندگی کے شب وروز سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اشاعت وترویج میں صرف کرتے ہیں۔ ان کے اس عمل کو کوئی اور اچھی نگاہ سے نہ بھی دیکھے لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آدمی کو اپنی نگاہ لطف وکرم سے دیکھتے ہیں اور اس کے اس عمل سے خوشی کا اظہار فرماتے ہیں۔

بات یہیں تک نہ رہی بلکہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا نام اپنے خاص خدام کی فہرست میں درج کر لیتے ہیں۔وہ آدمی جو دین اسلام کی خدمت کرتا ہے، صبح وشام احادیث مبارکہ کی اشاعت وترویج میں مصروف رہتا ہے، اپنی زندگی کی ساری توانائیاں اشاعت اسلام میں صرف کردیتا ہے۔اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ نظر شفقت کہ اس کا نام اپنے خاص رجسٹر میں درج کر لیتے ہیں۔

زہے نصیب!

خدمت حدیث میں
دس لاکھ درہم خرچ کردیئے

اَلْاِمَامُ الْحَافِظُ الْجِهْبَذُ ، شَیْخُ الْمُحَدِّثِیْنَ ، اَبُوْ زَکَرِیَّا یَحْیَی بْنُ مُعِیْنٍ .
کَانَ مُعِیْنُ عَلٰی خَرَاجِ الرَّیِّ ، فَخَلَفَ لِیَحْیٰی ابْنِهٖ اَلْفَ اَلْفِ دِرْهَمٍ ، فَاَنْفَقَهٗ کُلَّهٗ عَلَی الْحَدِیْثِ، حَتّٰی لَمْ یَبْقَ لَهٗ نَعْلٌ یَلْبَسُهٗ ۔[1]

ترجمہ:

امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت یحیی بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی رَے کے خراج پر عامل متعین تھے انہوں نے اپنے بیٹے یحیی کیلئے دس لاکھ درہم بطور وراثت چھوڑا۔

جسے آپ کے بیٹے حضرت یحیی نے حدیث پاک کی خدمت میں خرچ کر دیا۔ یہاں تک کہ آپ کے پہننے کیلئے جوتا نہ رہا۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ فی علو الہمۃ: جلد ا صفحہ ۴۳۱

محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے چہرے نور سے جگمگاتے ہیں

عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ الرَّازِیِّ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ الْجَمَّالَ یَقُوْلُ:

اَتَیْنَا وَکِیْعاً ، فَخَرَجَ بَعْدَ سَاعَۃٍ ، وَصَلّٰی ، عَلَیْہِ ثِیَابٌ مَغْسُوْلَۃٌ ، فَلَمَّا بَصُرْنَا بِہٖ ، فَزِعْنَا مِنَ النُّوْرِ الَّذِیْ رَاَیْنَاہُ یَتَلَألَأُ مِنْ وَجْہِہٖ ، فَقَالَ رَجُلٌ بِجَنْبِیْ: أَھٰذَا مَلَکٌ ؟! فَتَعَجَّبْنَا مِنْ ذٰلِکَ النُّوْرِ۔ (۱)

جناب ابوزرعہ رازی فرماتے ہیں: میں نے سنا ابوجعفر جمال کہہ رہے تھے:

حضرت وکیع -رحمۃ اللہ علیہ- کی خدمت میں ہم حاضر ہوئے آپ ایک گھڑی کے بعد تشریف لائے اور نماز ادا کی۔ انہوں نے دھلے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ جب ہم نے انہیں دیکھا ہم مرعوب ہوگئے اس نور سے جسے ہم نے ان کے چہرے میں چمکتے ہوئے دیکھا تھا۔

میرے پہلو میں ایک آدمی تھا اس نے کہا:

کیا یہ فرشتہ ہے؟ ہم اس نور کو دیکھ کر بڑے متعجب ہوئے۔

(۱) صلاح الامۃ فی علو الھمۃ: جلد ۱ صفحہ ۲۳۸

محدثین کرام - رحمۃ اللہ علیہم اجمعین - کی زبانیں بڑی بابرکت ہیں

قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اللَّيْثِ الْقَاضِي:

جَاءَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التُّسْتَرِيُّ - رَحِمَهُ اللّٰهُ - اِلٰى اَبِيْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيِّ - رَحِمَهُ اللّٰهُ - فَقِيْلَ:

يَا اَبَا دَاوُدَ! هٰذَا سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التُّسْتَرِيُّ جَاءَكَ زَائِراً، فَرَحَّبَ بِهِ، وَاَجْلَسَهُ

فَقَالَ سَهْلٌ:

يَا اَبَا دَاوُدَ! لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةٌ، قَالَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ:

حَتّٰى تَقُوْلَ: قَدْ قَضَيْتُهَا مَعَ الْاِمْكَانِ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ:

اَخْرِجْ اِلَيَّ لِسَانَكَ الَّذِيْ تُحَدِّثُ بِهِ اَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - حَتّٰى اُقَبِّلَهُ، فَاَخْرَجَ اِلَيْهِ لِسَانَهُ فَقَبَّلَهُ.

صلاح الامۃ فی علو الھمۃ: جلد ا صفحہ ۲۹۹

سیر اعلام النبلاء ۱۳/۱۱۳

وفیات الاعیان لابن خلکان: ۲/۴۰۴ - ۴۰۵

ترجمہ:

حضرت احمد بن محمد بن لیث قاضی نے بیان کیا:

حضرت سھل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام ابوداؤد بجستانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے۔حضرت امام سے عرض کی گئی:

یاحضرت!یہ حضرت سھل بن عبداللہ تستری ہیں جو آپ کی زیارت کیلئے آئے ہیں۔امام موصوف نے انہیں خوش آمدید کہااورانہیں تکریم سے بٹھایا۔حضرت سھل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

اے ابوداؤد!مجھے آپ سے ایک کام ہے۔انہوں نے فرمایا:کیا کام ہے؟آپ نے کہا:

آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ اگرممکن ہواتو ضرورکروں گا۔آپ نے فرمایا:ٹھیک ہے۔انہوں نے کہا:

اپنی وہ زبان جس سے آپ حضوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث بیان کرتے ہیں باہر نکالیے میں اسے بوسہ دینا چاہتا ہوں۔

حضرت امام ابوداؤد نے اپنی زبان مبارک باہر نکالی تو حضرت سھل تستری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بوسہ دیا۔

-☆-

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ : اَنَّهُ اَخَذَ حَجَرَيْنِ ، وَوَضَعَ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ ، ثُمَّ قَالَ لِاَصْحَابِهِ:

هَلْ تَرَوْنَ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنَ النُّوْرِ ؟ قَالُوْا : يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ ! مَا نَرٰى بَيْنَهُمَا مِنَ النُّوْرِ اِلَّا قَلِيْلًا ، قَالَ :

وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ ، لَتَظْهَرَنَّ الْبِدَعُ حَتّٰى لَا يُرٰى مِنَ الْحَقِّ اِلَّا قَدْرَ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنَ النُّوْرِ ، وَاللّٰهِ لَتَفْشُوَنَّ الْبِدَعُ حَتّٰى اِذَا تُرِكَ مِنْهَا شَىْءٌ قَالُوْا: تُرِكَتِ السُّنَّةُ .

ترجمہ:

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے دو پتھر لئے اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر رکھ دیا۔ پھر اپنے ساتھیوں سے فرمایا:

کیا تم ان دو پتھروں کے درمیان نور دیکھتے ہو؟ انہوں نے کہا:

اے ابو عبداللہ! ہم ان دو پتھروں کے درمیان بہت تھوڑا نور دیکھتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میری جان ہے! بدعات کا اتنا غلبہ ہوگا حتی کہ حق نظر نہیں آئے گا مگر اتنی مقدار جتنا ان دو پتھروں کے درمیان نور ہے۔ اللہ کی قسم! بدعات اس حد تک پھیل جائیں گی اور لوگ ان کے گرویدہ ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ اگر ان بدعات میں سے کسی کو ترک کیا جائے گا تو لوگ کہیں گے سنت کو ترک کر دیا گیا ہے۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ ۲/ ۱۶۸

حصول علم حدیث کیلئے
طویل سفر

قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ :

كُنَّا نَسْمَعُ الرِّوَايَةَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ– وَنَحْنُ بِالْبَصْرَةِ ، فَمَا نَرْضٰى حَتّٰى نَرْكَبَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ ، فَنَسْمَعُهَا مِنْ اَفْوَاهِهِمْ.

ترجمہ:

حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہم حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات کردہ احادیث مبارکہ بصرہ میں سنتے پھر ہم اس پر اکتفا نہ کرتے بلکہ مدینہ منورہ کی طرف عازم سفر ہوتے اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے منہ سے خود سنتے۔

احادیث مبارکہ سے والہانہ لگاؤ نے حضرات محدثین کرام کو مسافر بنا دیا تھا۔ ان تک

صلاح الامۃ فی علو الہمۃ: جلد ا صفحہ ۱۸۲
الکفایۃ فی علم الروایۃ: صفحہ ۴۰۳

احادیث مبارکہ پہنچتیں وہ ان احادیث کو سنتے، پھر اس پر اکتفانہ کرتے بلکہ جس صحابی نے حدیث پاک بیان کی ہوتی اس تک پہنچتے اور خود ان کی زبان اقدس سے اس حدیث پاک کو سنتے۔

یہی وہ محدثین ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حفاظت حدیث کا اہتمام فرمایا۔یہ شرف صرف اس امت کو ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال مبارکہ، آپ کے افعال مبارکہ اور آپ کے احوال مبارکہ آج بھی کتابوں میں صحیح روایات کے ساتھ درج ہیں اور امت ان احادیث مبارکہ سے مستفید ہو رہی ہے۔

-☆-

اطاعت رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ فرض ہے

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۔[1]

ترجمہ؛

اور رسول کریم جو تمہیں عطا فرمادیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں روکیں تو رک جاؤ۔

-☆-

(۱) حشر:۷

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرو اللہ کے محبوب بن جاؤ گے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ o.[1]

ترجمہ:

اے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ فرما دیجیے اگر تم محبت کرتے ہو اللہ سے تو میری اتباع کرو محبت فرمائے گا تم سے اللہ۔ اور بخش دے گا تمہارے لئے تمہارے گناہ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

-☆-

(۱) آل عمران:۳۱

سنت کا نور بکھیرنے والا عالم بادشاہوں سے افضل ہے

قَالَ اَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ الْمَصِيْصِيُّ:

قَدِمَ الرَّشِيْدُ الرَّقَّةَ ، فَانْجَفَلَ النَّاسُ خَلْفَ ابْنِ الْمُبَارَكِ ، وَتَقَطَّعَتِ النِّعَالُ ، وَارْتَفَعَتِ الْغَبَرَةُ،فَاشْرَفَتْ اُمُّ وَلَدٍ لِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ بُرْجٍ مِنْ قَصْرِ الْخَشَبِ ، فَقَالَتْ:

مَاهٰذَا؟قَالُوْا:

عَالِمٌ مِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ قَدِمَ.قَالَتْ:

هٰذَاوَاللّٰهِ الْمُلْكُ،لَامُلْكُ هَارُوْنَ الَّذِىْ يَجْمَعُ النَّاسَ بِشُرَطٍ وَاَعْوَانٍ.[1]

ترجمہ:

اشعث بن شعبہ مصیصی کا بیان ہے:

جب خلیفہ ہارون الرشید رقّہ آیا اس وقت حضرت عبداللہ بن المبارک – رحمۃ اللہ علیہ – بھی رقّہ آئے ہوئے تھے تو لوگ حضرت عبداللہ بن مبارک کے پیچھے دوڑے کہ ان کے جوتے تک ٹوٹ

(۱) صلاح الامۃ فی علو الھمۃ: جلد۱ صفحہ ۲۰۵

گئے۔ازدحام کی وجہ سے غبار پھیل گیا۔

ہارون الرشید کی اہلیہ قصر الخشب کے برج سے یہ منظر دیکھ رہی تھی اس نے کہا:

یہ کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا:

خراسان سے ایک عالم دین آیا ہے۔وہ بولی:

اللہ کی قسم !بادشاہی یہ ہے ہارون کی بادشاہت کچھ بھی نہیں جو لوگوں کو پولیس اور حکومتی کارندوں کی مدد سے استقبال کیلئے اکٹھا کرتا ہے۔

-☆-

قبر میں جب منکر نکیر آتے ہیں

اس وقت

محدثین گھبراہٹ سے محفوظ رہتے ہیں

وَقَالَ الْآخر:

اَنَا رَاَیتُ یَزِیدَ بن هَارُوْنَ فِی الْمَنَامِ، فَقُلْتُ لَهٗ: هَلْ اَتَاکَ مُنْکر وَنَکِیْرٌ؟ قَالَ: اَی وَاللّٰهِ، وَسَأَلانِی: مَنْ رَبُّکَ؟ وَمَا دِیْنُکَ؟ وَمَنْ نَبِیُّکَ؟ قَالَ: لِمِثْلِیْ یُقَالُ هٰذَا؟ وَاَنَا کُنْتُ اُعَلِّمُ النَّاسَ بِهٰذَا فِی دَارِ الدُّنْیَا؟ فَقَالَا لِی: صَدَقْتَ، فَنَمْ نَوْمَةَ الْعُرُوْسِ لَا بُؤْسَ عَلَیْکَ۔ [1]

ترجمہ:

ایک آدمی کا بیان ہے:

میں نے محدث کبیر حضرت یزید بن ہارون رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے عرض کی:

(۱) صلاح الامۃ فی علو الہمۃ: جلد ا صفحہ ۴۴۲

تاریخ بغداد ۱۴/۳۲۶، ۳۲۷

کیا آپ کے پاس منکر نکیر آئے؟

انہوں نے فرمایا:

ہاں اللہ کی قسم! آئے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا:

مَنْ رَبُّکَ؟ تیرا رب کون ہے؟ مَا دِیْنُکَ؟ تیرا دین کیا ہے؟ مَنْ نَبِیُّکَ؟ تیرا نبی کون؟ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

میں نے کہا: کیا مجھ جیسے آدمی سے یہ سوال کرو گے

میں دار دنیا میں لوگوں کو انہیں سوالات کی تعلیم دیتا رہا ہوں۔

ان دونوں نے کہا: آپ نے بالکل سچ کہا۔ اس لئے اب سو جایئے جیسے دلہن سوتی ہے اور آپ پر کوئی تکلیف نہیں۔

-☆-

احادیث مبارکہ سونے کے پانی سے لکھی جاتی ہیں

قَالَ اَحْمَدُ بْنُ الْخَفَافِ:

رَاَیْتُ مُحَمَّدَ بْنَ یَحْیَی بَعْدَ وَفَاتِہٖ ، فَقُلْتُ : مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟ قَالَ:

غُفِرَلِیْ ،قُلْتُ :فَمَافَعَلَ بِحَدِیْثِکَ؟قَالَ :کُتِبَ بِمَاءِ الذَّھَبِ،وَرُفِعَتْ فِی عِلِّیِّیْنَ.

ترجمہ:

احمد بن الخفاف کا بیان ہے:

میں نے حضرت محمد بن یحیی کو ان کی وفات کے بعد دیکھا۔میں نے عرض کی:

اللہ تعالٰی نے آپ سے کیا کیا؟انہوں نے فرمایا:مجھے بخش دیا گیا۔میں نے عرض کی:

آپ جن احادیث کو لکھا کرتے تھے ان کا کیا بنا؟انہوں نے فرمایا:

انہیں سونے کے پانی سے لکھا گیا اور علیین میں بلند کر دیا گیا۔

-☆-

صلاح الامۃ فی علو الہمۃ: جلد ا صفحہ ۲۶۰

تاریخ بغداد ۳/۴۱۹

سیر اعلام النبلاء ۱۲/ ۲۷۸ تہذیب التہذیب ۹/۵۱۹

امیر المؤمنین فی الحدیث
حضرت امام بخاری - رحمۃ اللہ علیہ - کی مجلس میں
بیس ہزار سے زائد لوگ شریک ہوتے تھے

قَالَ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَزَرَةَ:

كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ اسْمَاعِيْلَ يَجْلِسُ بِبَغْدَادَ ، وَكُنْتُ اَسْتَمْلِيْ لَهُ ، وَيَجْتَمِعُ فِي مَجْلِسِهِ اَكْثَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ اَلْفًا ۔[1]

ترجمہ:

جناب صالح بن محمد جزرہ کا بیان ہے:

حضرت محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں تشریف فرما ہوتے اور احادیث مبارکہ لکھواتے ۔میں خود ان سے احادیث لکھا کرتا تھا۔آپ کی مجلس میں بیس ہزار سے زائد لوگ شریک ہوتے تھے ۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ فی علو الھمۃ: جلد ا صفحہ ۲۶۹

احادیث مبارکہ لکھنے والا
حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
اور صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کی معیت میں

قَالَ الْفَرَبْرِیُّ:

اَمْلَیٰ الْبُخَارِیُّ یَوْمًا عَلَیَّ حَدِیْثًا کَثِیْرًا ، فَخَافَ مِلَالِیْ ، فَقَالَ :

طِبْ نَفْسًا ، فَاِنَّ اَهْلَ الْمَلَاهِیْ فِیْ مَلَاهِیْهِمْ ، وَاَهْلَ الصَّنَاعَاتِ فِیْ صَنَاعَاتِهِمْ وَالتُّجَّارَ فِیْ تِجَارَاتِهِمْ ، وَاَنْتَ مَعَ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَاَصْحَابِهٖ.[1]

ترجمہ:

جناب الفربری کا بیان ہے کہ: حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن مجھے بہت سی احادیث مبارکہ لکھوائیں آپ کو میری اکتاہٹ کا اندیشہ ہوا تو فرمایا:

صلاح الامۃ فی علو الہمۃ: جلد ا صفحہ ۲۶۹

سیر اعلام النبلا ۱۲/۴۴۵

اپنے نفس کو حوصلہ دو۔ کھیل کود والے اپنے کھیل کے میدانوں میں ہیں، صنعت پیشہ افراد اپنے کارخانوں میں ہیں، تاجر حضرات اپنی تجارت میں مگن ہیں۔ اور تمہیں مبارک ہو تم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی معیت میں ہو۔

-☆-

حضور نبی کریم- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی احادیث سے محبت کرنے والوں کی نظر رخ انور پر رہتی ہے

عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ قُلْتُ لِخَبَّابٍ:

اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ- صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ؟ قَالَ:

نَعَمْ ، قُلْنَا : مِنْ اَيْنَ عَلِمْتَ ؟ قَالَ : بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (٧٤٦)	(٧٦٠)	(٧٦١)	(٧٧٧)
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (١٨٢٦)		جلد٥	صفحہ١٤٣
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (١٨٣٠)		جلد٥	صفحہ١٣٨
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرطھما			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢٠٩٥٥)		جلد١٥	صفحہ٣٩٠
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح			

ترجمة الحديث،

حضرت ابو معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے اور پوچھا:

کیا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر وعصر میں قرأت پڑھتے تھے؟ فرمایا:

ہاں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا:

ریش مبارک کے ہلنے سے۔

-☆-

جامع الاصول	رقم الحدیث (۳۳۳۷)	جلد ۵	صفحہ ۳۵۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۹۵۹)	جلد ۱۵	صفحہ ۳۹۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۹۶۰)	جلد ۱۵	صفحہ ۳۹۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۹۷۶)	جلد ۱۵	صفحہ ۳۹۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۸
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابو داؤد	رقم الحدیث (۸۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۶
قال الالبانی	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۶۸۳)	جلد ۴	صفحہ ۷۳
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۶۸۴)	جلد ۴	صفحہ ۷۴
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۶۸۵)	جلد ۴	صفحہ ۷۴
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۶۸۷)	جلد ۴	صفحہ ۷۴
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۶۸۸)	جلد ۴	صفحہ ۷۴
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۶۸۹)	جلد ۴	صفحہ ۷۴

اہل سنت کی قبریں
جنت کے باغ ہیں اور
اھل بدعت کی قبریں
جہنم کے گڑھے ہیں

قَالَ الْإِمَامُ اَحْمَدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ:

قُبُوْرُ اَهْلِ السُّنَّةِ مِنَ الْفُسَّاقِ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَقُبُوْرُ اَهْلِ الْبِدَعِ مِنَ الزُّهَادِ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النِّيْرَانِ۔[1]

ترجمہ:

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اہل سنت کے فساق کی قبریں جنت کے باغوں میں سے باغ ہیں اور اھل بدعت کے زھاد کی قبریں جہنم کے گڑھوں میں سے گڑھا ہیں۔

(۱) مناقب الامام احمد/۲۳۶، ۲۳۱

ایک کلمہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کا دل وجان سے گرویدہ ہے۔
اس کا ایمان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک طریقہ چھوڑنا گویا اسلام کو چھوڑنا ہے۔
اس کا دل سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند رہنے والوں کیلئے فرش راہ ہے لیکن بشری تقاضے سے اس سے کچھ گناہ سرزد ہو جاتے ہیں۔ تو بقول حضرت امام احمد رحمہ اللہ:

ایسے آدمی کی قبر جنت کا باغ ہے کیونکہ اس کا اعتقاد اس کا ایمان بالکل صحیح ہے۔ جس کا ایمان صحیح ہے اس کی قبر واقعی جنت کا باغ ہے۔

لیکن اس کے برعکس

ایک اور آدمی وہ کلمہ طیبہ کا ورد کرتا ہے، صوم وصلاۃ کا پابند ہے، عابد وزاہد ہے لیکن اس کا اعتقاد ہے کہ دین میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ وہ سنت کو نظر انداز کرنے والا، وہ بدعات کا دلدادہ اگرچہ اپنی عبادت سے کرہ ارض کو بھر دے، اس کے اس عمل کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی وقعت نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس امت سے کثرت عبادت کا مطالبہ نہیں کیا بلکہ غلامی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطالبہ کیا ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو۔

ایسا عابد وزاہد جو اھل سنت سے نہیں، اس کے اعمال واعتقادات سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق نہیں تو اس کی قبر جنت کا باغ نہیں بلکہ جہنم کی آگ کا گڑھا ہے۔ اس کی قبر میں خوشبو وراحت نہیں بلکہ اس کی قبر بدبو اور عذاب سے بھری پڑی ہے۔

اللہ رب العزت محض اپنے فضل وکرم سے ہمیں اطاعت رسول کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری زندگی کے روز وشب حضو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی غلامی میں بسر کرنے کی سعادت سے نوازے۔

سنت کا علم رکھنے والے
قابلِ زیارت ہیں

قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ :

مَا كَانَ بِالْعِرَاقِ اَعْلَمُ بِالسُّنَّةِ مِنِ ابْنِ عَوْنٍ ۔[1]

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضَاءٍ قَالَ :

رَاَيْتُ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فِي الْمَنَامِ فَقَالَ :

زُوْرُوْا ابْنَ عَوْنٍ ، فَاِنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ، اَوْاَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔[1]

ترجمة

عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں:

حافظ عبداللہ بن عون رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر بصرہ میں عامل بالسنۃ سنت مصطفیٰ – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – پر عمل کرنے والا کوئی نہ تھا۔

(۱) تہذیب السیر ۱/ ۲۶۷

محمد بن فضاء فرماتے ہیں:

میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوخواب میں دیکھا تو آپ نے ارشادفرمایا:

ابن عون کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے محبت فرماتے ہیں۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل کرنا معمولی سعادت نہیں۔جس آدمی کے روز وشب اشاعت اسلام میں بسر ہوں،سنت مبارکہ کا درس دیتے ہوئے بسر ہوں۔جس کی زندگی کی بہاریں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے گزری ہوں اوراس کے وجود کے انگ انگ سے سنت مبارکہ کے سوتے پھوٹتے ہوں بھلا اس کی اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت میں کوئی شک رہ جاتا ہے۔

سنت پر عمل محبت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر ناممکن ہے۔پھر جوخوش بخت ہر وقت ہر لحہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کے متعلق سوچتا رہے اوراس پر عمل کرنے کی سعی کرتا رہے۔پھر اس پر بس نہیں بلکہ مخلوق خدا کوسنت کا درس دینے کی فکر دامن گیر رہے۔بات فکر سے بڑھ کر عمل تک پہنچ جائے اور ہر ملنے والے کواتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس دے تو پھر وہی صرف اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ اوراس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس سے محبت فرماتے ہیں۔

جس آدمی سے نیلی چھت کا مالک جل جلالہ اور سبز گنبد کا مکیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبت کرے اس کے بختوں تک کس کی رسائی ہے۔اوراس کے نجات یافتہ ہونے میں کیسے شک رہ سکتا ہے۔

-☆-

حدیث پاک کی دعوت دینے والے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی زیارت کرتے ہیں

قَالَ الضِّيَاءُ:

كَانَ عِمَادُ الدِّيْنِ اَبُوْاِسْحَاق اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ الْمَقْدَسِيُّ مِنْ خَيَارِ اَصْحَابِنَا وَكَانَ دَاعِيَةً اِلَى السُّنَّةِ. اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَافِظِ يَقُوْلُ:

رَاَيْتُ الشَّيْخَ الْعِمَادَ فِي النَّوْمِ عَلٰى حِصَانٍ، فَقُلْتُ:

يَا سَيِّدِى الشَّيْخُ اِلٰى اَيْنَ؟ قَالَ: اَزُوْرُ الْجَبَّارَ عَزَّ وَجَلَّ. [1]

ترجمة:

حضرت ضیاء مقدسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

عمادالدین ابواسحاق ابراہیم بن عبدالواحد المقدسی ہمارے بہترین اصحاب میں سے تھے اور آپ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داعی تھے۔ جناب احمد بن محمد الحافظ کہتے ہیں:

(۱)تہذیب السیر ۲/۱۳۳۵

میں نے شیخ عمادالدین کو خواب میں گھوڑے پر دیکھا میں نے عرض کی:
اے سیدی اے میرے محترم! کدھر جا رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا:
اللہ الجبار جل جلالہ کی زیارت کیلئے جا رہا ہوں۔

-☆-

محدثین کیلئے ان کے وصال کے بعد
عرش کے نیچے کرسی بچھائی جاتی ہے اور
ان پر ہیرے، جواہرات نچھاور کیے جاتے ہیں

اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْغَنِيِّ يَقُوْلُ:

رَاَيْتُ الْبَارِحَةَ اَخَاكَ الْكَمَالَ عَبْدَ الرَّحِيْمِ – وَكَانَ تُوُفِّيَ تِلْكَ السَّنَةَ – فِي النَّوْمِ، فَقُلْتُ: يَا فُلَانُ اَيْنَ اَنْتَ؟ قَالَ:

فِي جَنَّةِ عَدْنٍ. فَقُلْتُ: اَيُّمَا اَفْضَلُ الْحَافِظُ اَوِ الشَّيْخُ اَبُوْ عُمَرَ؟ فَقَالَ:

مَا اَدْرِي، اَمَّا الْحَافِظُ فَكُلُّ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ يُنْصَبُ لَهُ كُرْسِيٌّ تَحْتَ الْعَرْشِ، وَيُقْرَأُ عَلَيْهِ الْحَدِيْثُ، وَيُنْثَرُ عَلَيْهِ الدُّرُّ وَالْجَوْهَرُ، وَهٰذَا نَصِيْبِي مِنْهُ، وَكَانَ فِي كُمِّهِ شَيْءٌ.[1]

ترجمہ:

احمد بن محمد بن عبدالغنی کہتے ہیں:

(۱) تحفہ حبیب امیر ۲: ۱۲۳۴

میں نے گزشتہ رات تیرے بھائی کمال عبدالرحیم کو دیکھا ان کا اس سال انتقال ہوا تھا میں نے ان سے عرض کی:

آپ کہاں رہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا:

جنت عدن میں۔ میں نے عرض کی:

حافظ عبدالغنی اور شیخ ابوعمر میں سے افضل کون ہے؟

انہوں نے جواب دیا: میں نہیں جانتا۔

لیکن حافظ کیلئے ہر جمعۃ المبارک کو عرش کے نیچے کرسی بچھا دی جاتی ہے اس پر بیٹھ کر وہ حدیث مبارکہ پڑھتے ہیں ان پر ہیرے اور جواہرات نچھاور کیے جاتے ہیں۔

آستین میں کوئی چیز تھی اس کی طرف اشارہ کرکے کہا:

یہ میں وہاں سے چن کر لایا ہوں۔

-☆-

درس حدیث دینے والوں کیلئے
ان کی ہر مجلس کے عوض
جنت میں محل بنایا جاتا ہے

عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَحْمَدَ قَالَ:
رَاَیْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الزَّنْجَانِیَّ فِی النَّوْمِ یَقُوْلُ لِیْ مَرَّةً بَعْدَ اُخْریٰ:
اِنَّ اللّٰهَ یَبْنِیْ لِاَهْلِ الْحَدِیْثِ بِکُلِّ مَجْلِسٍ یَجْلِسُوْنَهُ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ۔[1]

ترجمة:

جناب ثابت بن احمد فرماتے ہیں:
میں نے ابوالقاسم الزنجانی کو خواب میں دیکھا انہوں نے کئی بار فرمایا:
بے شک اللہ تعالیٰ محدثین جو احادیث کا درس دیتے ہیں کیلئے ہر مجلس جس میں وہ بیٹھ کر درس دیتے ہیں، کے بدلے جنت میں ایک گھر بناتا ہے۔

–☆–

(۱) تہذیب سیر: ۱۴۳۳/۲

محدثین کرام کی تصانیف
نور میں لپیٹ کرآسمان میں بلند کی جاتی ہیں

اَلْفَقِیْہُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الْمروَزِیُّ یَقُوْلُ:

رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ تَابُوْتًا عَلَا فِی السَّمَاءِ یَعْلُوْہُ نُوْرٌ ، فَقُلْتُ : مَا ھٰذَا ؟ قَالَ:

ھٰذِہٖ تَصَانِیْفُ اَحْمَدَ الْبَیْھَقِیِّ ۔[1]

ترجمة:

فقیہ محمد بن عبدالعزیزالمروزی فرماتے ہیں:

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک تابوت آسمان میں بلند ہوا جس پر نور چھایا ہوا ہے۔

میں نے کہا:

یہ کیا ہے؟تو جواب ملا۔یہ امام احمد بیہقی کی تصانیف ہیں۔

-☆-

(۱)تحفہ حب امیر ۲: ۱۳۹۸/

جو سر سے لے کر پاؤں تک سنت میں ڈوبا ہو
اس کے کپڑوں کو بھی آگ نہیں جلاتی

فَاطِمَةُ بِنْتُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ،قَالَتْ:

وَقَعَ الْحَرِيْقُ فِي بَيْتِ اَخِي صَالِحٍ وَكَانَ قَدْ تَزَوَّجَ بِفَتِيَّةٍ فَحَمَلُوْا اِلَيْهِ جِهَازًا شَبِيْهاً بِاَرْبَعَةِ آلَافِ دِيْنَارٍ ، فَاَكَلَتْهُ النَّارُ ، فَجَعَلَ صَالِحٌ ، يَقُوْلُ:

مَا غَمَّنِيْ مَا ذَهَبَ اِلَّا ثَوْبٌ لِاَبِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ اَتَبَرَّكُ بِهٖ وَاُصَلِّيْ فِيْهِ.

قَالَتْ:

فَطُفِيءَ الْحَرِيْقُ ، وَدَخَلُوْا فَوَجَدُوْا الثَّوْبَ عَلٰى سَرِيْرٍ قَدْ اَكَلَتِ النَّارُ مَا حَوْلَهٗ وَسَلِمَ .[1]

ترجمہ:

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا بیان کرتی ہیں:

(۱) تہذیب اسیر ۱/۹۵۰

میرے بھائی صالح کے گھر کو آگ لگ گئی انہوں نے ایک عورت سے شادی کی تھی تو انھوں نے جہیز میں تقریباً چار ہزار دینار کا سامان بھیجا تھا جسے آگ کھا گئی۔

میرے بھائی صالح کہتے جا رہے تھے:

مجھے اس سارے سامان کے جلنے کا غم نہیں غم ہے تو ایک کپڑے کا ہے جس پر میرے والد گرامی حضرت امام احمد نماز پڑھا کرتے تھے، میں اس کپڑے سے برکت حاصل کرتا تھا اور اس پر نماز پڑھتا تھا۔

جناب فاطمہ فرماتی ہیں:

آگ بجھ گئی لوگ جلے ہوئے گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ کپڑا صحیح حالت میں چارپائی پر ہے آگ نے اس کے چاروں طرف تمام اشیاء کو جلا دیا لیکن وہ کپڑا صحیح وسالم رہا۔

-☆-

سنت مبارکہ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرنے والوں پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر رحمت

قَالَ يَعْقُوْب الفَسَوِيُّ:

فَكُنْتُ اَدْمَنُ الْكِتَابَةَ لَيْلًا وَاَقْرَأُ نَهَاراً ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، كُنْتُ جَالِساً اَنْسَخُ ، وَقَدْ تَصَرَّمَ اللَّيْلُ ، فَنَزَلَ الْمَاءُ فِيْ عَيْنِيْ ، فَلَمْ اَبْصِرِ السِّرَاجَ وَلَا الْبَيْتَ ، فَبَكَيْتُ عَلَى انْقِطَاعِيْ ، وَعَلَى مَا يَفُوْتُنِيْ مِنَ الْعِلْمِ ، فَاشْتَدَّ بُكَائِيْ حَتّٰى اَتَّكَأْتُ عَلَى جَنْبِيْ ، فَنِمْتُ ، فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فِي النَّوْمِ ، فَنَادَانِيْ:

يَايَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ ، لِمَ اَنْتَ بَكَيْتَ ؟ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! ذَهَبَ بَصَرِيْ ، فَتَحَسَّرْتُ عَلٰى مَافَاتَنِيْ مِنْ كُتُبِ سُنَّتِكَ ، وَعَلَى الْاِنْقِطَاعِ عَنْ بَلَدِيْ ، فَقَالَ:

اُدْنُ مِنِّيْ ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ ، فَاَمَرَّ يَدَهُ عَلٰى عَيْنَيَّ ، كَاَنَّهُ يَقْرَأُ عَلَيْهِمَا ، قَالَ:

ثُمَّ اسْتَيْقَظْتُ فَاَبْصَرْتُ ، وَاَخَذْتُ نُسَخِيْ ، وَقَعَدْتُ فِي السِّرَاجِ اَكْتُبُ.

صلاح الامۃ فی علو الہمۃ: جلد ۱ صفحہ ۲۹۳

سیر اعلام النبلاء ۱۳/۱۸۱-۱۸۲

تہذیب التہذیب ۱۱/۳۸۶-۳۸۷

ترجمة:

یعقوب فسوی فرماتے ہیں:

میں رات احادیث لکھنے اور دن احادیث پڑھنے میں مصروف رہتا تھا۔ایک رات میں بیٹھا احادیث مبارکہ لکھ رہا تھا، رات ختم ہورہی تھی کہ میری آنکھوں کا پانی اتر گیا۔ مجھے نہ چراغ نظر آیا نہ گھر میں اپنی انکھیں کھو جانے اور علم کے ضائع ہو جانے پر رونے لگ گیا۔ میرا رونا شدید ہو گیا یہاں تک کہ میں اپنے پہلو پر لیٹ گیا اور سو گیا۔ میں نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔

آپ نے مجھے ندا دی۔

اے یعقوب بن سفیان! تم کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کی:

یا رسول اللہ! میری آنکھیں ضائع ہو گئیں۔ مجھے اب حسرت ہے آپ کی سنت کی کتابیں مجھ سے کھو جائیں گی اور اپنے شہر سے دور ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

میرے قریب ہو جاؤ۔ میں آپ کے قریب ہو گیا آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میری آنکھوں پر پھیرا گویا کہ آپ کچھ پڑھ رہے ہیں۔

جناب یعقوب فرماتے ہیں:

پھر میں بیدار ہو گیا تو میری آنکھیں روشن تھیں۔ میں نے اپنی کاپی پکڑی چراغ کی روشنی میں دوبارہ لکھنا شروع کر دیا۔

–☆–

احادیث مقدسہ سے محبت کرنے والا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقرب ہوتا جاتا ہے۔ جس خلوص ومحبت سے احادیث مبارکہ کی خدمت ہو گی اسی نسبت سے قرب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہوگا اور جو خوش نصیب سر سے لیکر پاؤں تک سنت مبارکہ میں ڈوب جائے اسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے وہ محبت نصیب ہوتی ہے جو احاطہ بیان سے باہر ہے۔

اھل ایمان کا یہ اعتقاد ہے کہ جس خوش نصیب پر زندگی میں صرف اور صرف ایک مرتبہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر شفقت ہو جائے وہ بدنصیب نہیں رہا کرتا بلکہ اس کے جملہ امور بخیر و عافیت انجام پاتے ہیں۔

درج بالا تذکرہ میں غور کیجئے! ایک محدث، حدیث پاک سے قلبی لگاؤ رکھنے والا رات دن حدیث پاک کو محفوظ کرنے کی سعی میں لگا رہتا ہے۔ موسم کی ناہمواری کی وجہ سے اس کی آنکھیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ آنکھوں کا پانی باہر بہہ جاتا ہے، آنکھوں کا نور چلا جاتا ہے تو وہ غمگین ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں غم واندوہ ایک فطری امر ہے۔ لیکن اس خوش نصیب کو آنکھیں جانے کا غم کم ہے غم تو یہ ہے کہ اب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ، آپ کے ارشادات طیبات کیسے لکھوں گا اور انہیں کیسے محفوظ کروں گا۔

اس کا یہ غم سچا غم تھا کہ امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات خواب میں تشریف لاتے ہیں اور اس کی آنکھوں پر اپنا دست کرم پھیرتے ہیں تو آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔

اے عامل بالسنۃ! اے حدیث پاک کی خدمت کرنے والے! زندگی کے کسی موڑ پر مایوس نہ ہو جانا اگر تیرا کوئی عزیز ورشتہ دار تیری قدر نہیں کرتا تو نہ سہی امت کے والی اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تجھ پر نظر رحمت فرمانے والے ہیں اور جس پر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر رحمت ہو وہ دونوں جہاں میں سرخرو ہوا کرتا ہے۔

-☆-

عامل بالسنہ کا قلم جس کاغذ پر چلے وہ کاغذ بھی جلنے سے محفوظ رہتا ہے

قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيُّ:

بَلَغَنِي عَنْ قَاضِي الْقُضَاةِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الزَّيْنَبِيِّ اَنَّهُ حَكَى ، اَنَّ الْحَرِيْقَ وَقَعَ فِيْ دَارِهِمْ ، فَاَحْرَقَ مَا فِيْهَا اِلَّا كِتَاباً كَانَ فِيْهِ شَيْءٌ بِخَطِّ الْإِمَامِ اَحْمَدَ ، قَالَ:

وَلَمَّا وَقَعَ الْغَرَقُ بِبَغْدَادَ فِيْ سَنَةِ ۵۵۴ ، وَغَرِقَتْ كُتُبِيْ ، فَسَلِمَ لِيْ مُجَلَّدٌ فِيْهِ وَرَقَتَانِ بِخَطِّ الْإِمَامِ اَحْمَدَ۔[1]

ترجمة:

علامہ ابن الجوزی فرماتے ہیں:

قاضی القضاہ علی بن الحسین الزینبی نے بیان کیا کہ ان کے گھر میں آگ لگ گئی۔اس میں جتنا سامان تھا جل گیا سوائے ایک کتاب کے جس میں حضرت امام احمد کے ہاتھ مبارک کی کچھ تحریر تھی۔

(۱) تہذیب اسیر ۱/ ۹۵۰

انہوں نے یہ بھی فرمایا:

بغداد میں سن ۵۵۴ ہجری میں سیلاب آیا جس سے میری ساری کتابیں غرق ہوگئیں صرف ایک جلد محفوظ رہی جس میں دو ورق حضرت امام احمد کے ہاتھ کے لکھے تھے۔

–☆–

جن کی زندگی کے شب وروز
خدمت حدیث میں بسر ہوں
ان کے مزارات بھی سیلاب میں
غرق نہیں ہوتے

قُلْتُ:

وَكَذَا اسْتَفَاضَ وَثَبَتَ اَنَّ الْغَرَقَ الْكَائِنَ بَعْدَ الْعِشْرِيْنَ وَسَبْعِ مِئَةٍ بِبَغْدَادَ عَامَ عَلٰى مَقَابِرِ مَقْبَرَةِ اَحْمَدَ ، وَاَنَّ الْمَاءَ دَخَلَ فِي الدِّهْلِيْزِ عُلُوَّ ذِرَاعٍ ، وَوَقَفَ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ وَبَقِيَتِ الْحُصُرُ حَوْلَ قَبْرِ الْاِمَامِ بِغُبَارِهَا ، وَكَانَ ذٰلِكَ آيَةً۔ [1]

ترجمة:

میں کہتاہوں اور کہنے والے امام ذہبی ہیں کہ بات مشہور ہے اور پایہ ثبوت کو پہنچی ہے کہ سات سوبیس ہجری کے بعد بغداد میں سیلاب آیا تو سیلاب کا پانی حضرت امام احمد بن حنبل کے مقبرہ کے اطراف میں تمام قبروں پر بہہ گیا۔لیکن حضرت امام احمد کے مقبرہ میں پانی داخل ہوا تو امام کے

(۱) تہذیب اسیر ۱/۹۵۰

مقبرہ کی دہلیز پر ایک ہاتھ بلند ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہاں ٹھہر گیا۔

حضرت امام کے مقبرہ کے گرد چٹائیوں پر اسی طرح گرد باقی رہی اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نشانی تھی۔

–☆–

عامل بالسنۃ
مستجاب الدعوات ہیں

عَلِیُّ بْنُ سَعِیْدِ الرَّازِیُّ قَالَ:

صِرْنَا مَعَ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ اِلٰی بَابِ الْمُتَوَکِّل، فَلَمَّا اَدْخَلُوْہُ مِنْ بَابِ الْخَاصَّۃِ قَالَ:

اِنْصَرِفُوْا – عَافَاکُمُ اللّٰہُ – فَمَا مَرِضَ مِنَّا اَحَدٌ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ۔ [1]

ترجمۃ:

علی بن سعید الرازی کہتے ہیں:

جب حضرت امام احمد کو متوکل کے دربار لایا گیا تو ہم بھی امام کے ہمراہ چلے۔ جب حضرت امام کو باب الخاصہ سے داخل کیا گیا تو انہوں نے ہمیں فرمایا:

اب واپس چلے جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت سے نوازے کے جملے کا یہ اثر ہوا کہ ہم میں سے کوئی بھی اس کے بعد بیمار نہ ہوا۔

(تہذیب اسیر ۱: ۹۶۴)

امام اہل سنت کی روح کے استقبال کیلئے
آسمان والوں نے جھنڈے لہرائے

عَنْ اَخِی اَبِی عَقِیْل قَالَ:

رَاَیْتُ شَابًا تُوُفِّیَ بِقَزْوِیْنَ،فَقُلْتُ:

مَا فَعَلَ بِکَ رَبُّکَ؟قَالَ:

غَفَرَلِیْ.

وَرَاَیْتُہٗ مُسْتَعْجِلًا ،فَسَاَلْتُہٗ ،فَقَالَ:

لِاَنَّ اَھْلَ السَّمٰوٰتِ قَدِ اشْتَغَلُوْا بِعَقْدِ الْاَلْوِیَۃِ لِاِسْتِقْبَالِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ ، وَاَنَا اُرِیْدُ اسْتِقْبَالَہٗ،

وَکَانَ اَحْمَدُ تُوُفِّیَ تِلْکَ الْاَیَام.[1]

ترجمۃ:

ابوعقیل کے بھائی کہتے ہیں:

(تہذیب اسیر ۱:۹۶۹/۱)

میں نے ایک جوان کو دیکھا جس کا قزوین میں انتقال ہو چکا تھا میں نے اس سے کہا:

آپ کے رب نے آپ سے کیا کیا؟ اس نے جواب دیا:

میرے رب نے مجھے بخش دیا۔

میں نے اسے جلدی میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا اتنی جلدی کدھر؟

اس نے جواب دیا:

آسمان والے حضرت امام احمد بن حنبل کے استقبال کے سلسلہ میں جھنڈے لہرانے میں مشغول ہیں اور میں بھی ان کے استقبال کا ارادہ رکھتا ہوں۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا انہی دنوں انتقال ہوا تھا۔

-☆-

محدثین کی قبر سے
نور نکل کر آسمان تک پھیلتا ہے

اَبُوْ عَمْرٍو الْعَمْرِوِیُّ وَالِی الْبَلَدِ، یَقُوْلُ:

بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ ذَاتَ لَیْلَةٍ عَلَی السَّطْحِ، اِذْ رَاَیْتُ نُوْرًا یَسْطَحُ اِلَی السَّمَاءِ مِنْ قَبْرٍ فِیْ مَقْبَرَةِ الْحُسَیْنِ، کَاَنَّهٗ مَنَارَةٌ بَیْضَاءُ، فَدَعَوْتُ بِغُلَامٍ لِیْ رَامٍ، فَقُلْتُ:

اِرْمِ ذَاکَ الْقَبْرَ الَّذِیْ یَسْطَحُ مِنْهُ النُّوْرُ، فَفَعَلَ، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ، بَکَّرْتُ بِنَفْسِیْ، فَاِذَا النَّشَّابَةُ فِیْ قَبْرِ یَحْیَی بْنِ یَحْیَی - رَحِمَهُ اللّٰهُ - اِلٰخ

ترجمہ:

ابوعمرو العمروی والی البلد کہتے ہیں:

میں ایک رات مکان کی چھت پر سو رہا تھا کہ اچانک میں نے مقبرۃ الحسین میں سے ایک قبر میں سے ایک نور نکلتا دیکھا جو آسمان تک پھیل رہا تھا۔ گویا کہ وہ سفید منارہ ہے۔ میں نے اپنے ایک تیرانداز غلام کو بلایا۔

(تہذیب السیر ۱/۹۰۸)

میں نے اسے کہا: اس قبر پر تیر پھینکو جس سے نور نکل رہا ہے اس نے ایسا ہی کیا۔ صبح کو میں بذات خود جلدی سے وہاں گیا تو دیکھا کہ وہ حضرت یحیی بن یحیی کی قبر مبارک تھی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

-☆-

جن خوش قسمت افراد نے زندگی بھر حدیث پاک کا درس دیا ان کی قبریں یقیناً جنت کے باغات ہیں۔ ان کی قبور سے نور نکلنا کوئی انوکھی بات نہیں یہ فضل الٰہی ہے اور ان کی خدمتِ حدیث کا ثمر ہے تو جس خوش نصیب کی قبر سے آج نور نکلے کل قیامت کے دن اس آدمی کے اپنے نور کا عالم کیا ہوگا۔

امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں سنیئے!

حضرت امام ذھبی سیر اعلام النبلاء میں لکھتے ہیں:

فَلَمَّا دَفَنَّاهُ فَاحَ مِنْ تُرَابِ قَبْرِهِ رَائِحَةٌ غَالِيَةٌ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ فَدَامَ ذٰلِكَ اَيَّامًا ثُمَّ عَلَتْ سَوَارِيْ بِيْضٌ فِي السَّمَاءِ مُسْتَطِيْلَةٌ بِحِذَاءِ قَبْرِهِ ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَخْتَلِفُوْنَ وَيَتَعَجَّبُوْنَ .

جب حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو دفن کیا گیا تو ان کی قبر انور کی خاک سے بڑی اعلیٰ خوشبو نکلنے لگی جو کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ تھی اور خوشبو کے نکلنے کا یہ سلسلہ کئی دنوں تک جاری رہا۔ پھر نور کے سفید ستون آپ کی قبر کے برابر بلند ہوتے ہوئے آسمان کی بلندیوں میں چلے گئے۔ لوگ وہاں خود پہنچتے اور حیران وخوش ہوتے۔

جنہوں نے زندگی بھر قال اللہ و قال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس دیا ہو ان کی قبریں بقعۂ نور ہوتی ہیں۔ ان کی قبروں کے اندر وہ نور عظیم ہوتا ہے جس کا اس دنیا والے تصور بھی نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے کبھی کبھی اس نور کو اس جہاں والوں کیلئے ظاہر فرما دیا کرتا ہے۔

-☆-

سیر اعلام النبلا ۱۲/ ۴۶۷

قیامت کے دن
اہل بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – فِیْ قَوْلِهٖ:
یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ ۔(1)
قَالَ : تَبْیَضُّ وُجُوْهُ اَهْلِ السُّنَّةِ ، وَتَسْوَدُّ وُجُوْهُ اَهْلِ الْبِدْعَةِ ۔(2)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد:
یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا:
اس دن قیامت کے دن اہل سنت کے چہرے چمکتے ہوں گے اور اہل بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

-☆-

(۱) آل عمران:۳/۱۰۶
(۲) الاعتصام:۱/۵۶

بدعات وضلالات کے راستے حق سے پھرے ہوئے ہیں

قَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی:

وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْھَا جَائِرٌ وَلَوْ شَاءَ لَھَدٰکُمْ اَجْمَعِیْنَ.

فَالسَّبِیْلُ الْقَصْدُ ھُوَطَرِیْقُ الْحَقِّ ، وَمَا سِوَاہُ جَائِرٌ عَنِ الْحَقِّ ، اَیْ عَادِلٌ عَنْہُ ، وَھِیَ طُرُقُ الْبِدَعِ وَالضَّلَالَاتِ ، اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْ سُلُوْکِھَا بِفَضْلِہٖ ، وَکَفٰی بِالْجَائِرِ اَنْ یُحْذَرَ مِنْہُ ، فَالْمَسَاقُ یَدُلُّ عَلَی التَّحْذِیْرِ وَالنَّھْیِ.

ترجمہ:

اور اللہ تعالیٰ حق کے راستے کی طرف رہنمائی فرماتا ہے اور ان راستوں میں سے ظلم کا راستہ بھی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تم سب کو ہدایت دے۔

السبیل القصد سے مراد حق کا راستہ ہے اور جو اس کے علاوہ ہے وہ حق کا مخالف (ظلم)

الاعتصام ۱/۵۹

راستہ ہے یعنی حق سے پھرا ہوا ہے۔ یہ بدعات اور گمراہیوں کے راستے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل واحسان سے ایسے راستہ پر چلنے سے ہمیں بچائے۔ جو راستہ حق سے پھرا ہوا ہے اس کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس سے بچا جائے۔ اس آیت کا اسلوب دلالت کرتا ہے کہ ان باطل راہوں سے بچا جائے اور ان راستوں پر چلنے سے احتراز کیا جائے۔

-☆-

مختلف فرقوں اور بدعات کا راستہ جہنم جاتا ہے

عَنِ التُّسْتُرِیِّ:

قَصْدُ السَّبِیْلِ طَرِیْقُ السُّنَّةِ، وَمِنْهَا جَائِرٌ یَعْنِی اِلَی النَّارِ، وَذٰلِکَ الْمِلَلُ وَالْبِدَعُ.

ترجمہ:

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

قصد السبیل سے مراد سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ ہے اور منھا جائر جو اس سبیل سنت سے ہٹا ہوا ہے یعنی جہنم کی آگ طرف جاتا ہے یہ مختلف فرقوں اور بدعات کا راستہ ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱/ ۵۹

خلاف سنت عبادت میں
جتنی بھی محنت کی جائے
سب رائگاں ہے

خَرَّجَ ابْنُ الْمُبَارک وَغَیْرُہٗ عَنْ اُبَیِ بْنِ کَعْبٍ اَنَّہٗ قَالَ:

عَلَیْکُمْ بِالسَّبِیْلِ وَالسُّنَّۃِ ، فَاِنَّہٗ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ عَبْدٍ عَلَی السَّبِیْلِ وَالسُّنَّۃِ ذَکَرَ اللّٰہَ فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ فَیُعَذِّبُہُ اللّٰہُ اَبَدًا ، وَمَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ عَبْدٍ عَلَی السَّبِیْلِ وَالسُّنَّۃِ ذَکَرَ اللّٰہَ فِیْ نَفْسِہٖ فَاقْشَعَرَّ جِلْدُہٗ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ اِلاَّ کَانَ مَثَلُہٗ کَمَثَلِ شَجَرَۃٍ قَدْ یَبِسَ وَرَقُھَا فَھِیَ کَذٰلِکَ اِذَا اَصَابَتْھَا رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ فَتَحَاتَّ عَنْھَا وَرَقُھَا اِلاَّ حَطَّ اللّٰہُ عَنْہُ خَطَایَاہُ کَمَا تَحَاتَّ عَنِ الشَّجَرَۃِ وَرَقُھَا،

فَاِنَّ اقْتِصَادًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَسُنَّۃٍ خَیْرٌ مِنِ اجْتِھَادٍ فِیْ خِلَافِ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَسُنَّۃٍ، وَانْظُرُوْا اَنْ یَکُوْنَ عَمَلُکُمْ اِنْ کَانَ اجْتِھَادًا وَاقْتِصَادًا اَنْ یَکُوْنَ عَلٰی مِنْھَاجِ الْاَنْبِیَاءِ وَسُنَّتِھِمْ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ اور دیگر صالحین حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

سبیل وسنت کولازم پکڑو۔ کیونکہ اس زمین پر جو بندہ سبیل وسنت پر کاربند ہے وہ جب اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو اس کی آنکھیں اللہ تعالیٰ کے خوف وخشیت سے بہہ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اسے کبھی بھی عذاب نہیں دے گا۔

اس زمین پر جو بندہ بھی سبیل وسنت پر ہے اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو خوف وخشیت الٰہی سے اس کا جسم کانپ اٹھا تو اس کی مثال اس درخت کی سی ہے جس کے پتے خشک ہو چکے ہوں وہ درخت اس حالت میں ہو کہ اسے سخت آندھی کا سامنا ہو جس سے اس کے تمام پتے گر جائیں تو ایسا آدمی جب اس کی جلد خوف خدا سے کانپتی ہے تو اس کے گناہ یوں گر جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے گر گئے۔

بے شک سبیل اللہ اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں میانہ روی بہتر ہے اس اجتھاد ومحنت سے جو سبیل اللہ اور سنت کے خلاف ہو۔

دیکھتے رہنا کہ تمہارے اعمال اگر وہ محنت سے ہوں یا میانہ روی سے انہیں انبیاء کرام کے طریقے اور ان کی سنت کے موافق ہونا چاہیے۔

-☆-

الاعتصام ۱/ ۸۱

ہر نئے سال
بدعات کو رواج دیا جاتا ہے اور
سنت کو مٹایا جاتا ہے

خَرَّجَ ابْنُ وَضَّاحٍ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

مَا يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ مِنْ عَامٍ إِلَّا اَحْدَثُوْا فِيْهِ بِدْعَةً وَاَمَاتُوْا سُنَّةً ، حَتّٰى تَحْيَا الْبِدَعُ وَتَمُوْتُ السُّنَنُ.

ترجمہ:

ابن وضاح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

لوگوں پر کوئی سال ایسا نہیں آتا جس میں وہ نیا طریقہ نہ نکالیں اور سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مٹا نہ دیں (یہاں تک کہ ایسا زمانہ آجائے گا) بدعات زندہ ہوں گی اور سنتیں مٹ جائیں گی۔

-☆-

الاعتصام ۱/۸۱

صاحب بدعت
عبادت میں جتنی محنت کرتا ہے اتنا ہی
وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے

وَمِمَّا جَاءَ عَمَّنْ بَعْدَ الصَّحَابَةِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ – مَا ذَكَرَ ابْنُ وَضَّاحٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:

صَاحِبُ الْبِدْعَةِ لَا يَزْدَادُ اجْتِهَادًا ، صِيَامًا وَصَلَاةً ، إِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا.

ترجمہ:

وہ روایات جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ کے بعد منظر عام پر آئیں ان میں سے ایک روایت ایسی ہے جس کو ابن وضاح نے حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ:
صاحب بدعت نماز، روزہ میں جتنی زیادہ کوشش کرتا ہے۔ محنت کرتا ہے اتنا ہی وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا جاتا ہے۔

الاعتصام ۸۲/۱

ہدایت وسنت کے راستہ پر چلئے
راہ سنت پر چلنے والوں کی قلت سے نہ گھبرایئے

عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ عَيَاضٍ:
اِتَّبِعْ طُرُقَ الْهُدٰى وَلَا يَضُرُّكَ قِلَّةُ السَّالِكِيْنَ ، وَاِيَّاكَ وَطُرُقَ الضَّلَالَةِ وَلَا تَغْتَرَّ بِكَثْرَةِ الْهَالِكِيْنَ.

ترجمہ:

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا:
ھدایت کے راستوں کی پیروی کرواور تجھے ان ہدایت کے راستوں پر چلنے والوں کی قلت کوئی ضرر نہ پہنچائے ۔اور گمراہی کے راستوں سے بچو اور تجھے گمراہی کے راستوں پر چلنے والوں کی کثرت دھوکہ میں نہ ڈال دے۔

-☆-

الاعتصام ۱/۸۳

صاحب بدعت کی صحبت
دل کو بیمار کر دیتی ہے

عَنِ الْحَسَنِ:

لَا تُجَالِسْ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَإِنَّهُ يُمْرِضُ قَلْبَكَ.

ترجمہ:

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

کسی صاحب بدعت کے پاس نہ بیٹھنا کیونکہ اس کی صحبت تیرے دل کو مریض بنا دے گی۔

-☆-

الاعتصام ۸۳/۱

عَنْ اَیُّوبِ السَّخْتِیَانِیْ اَنَّهُ کَانَ یَقُوْلُ:

مَاازْدَادَ صَاحِبُ بِدْعَةٍ اجتهادًا اِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا۔ ۲

ترجمہ:

حضرت ایوب سختیانی رحمہ اللہ علیہ اکثر کہا کرتے:

صاحب بدعت جتنی زیادہ عبادات میں کوشش ومحنت کرتا ہے اتناہی زیادہ وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوجاتا ہے۔

-☆-

(۲) الاعتصام ۱/۸۳

وہی قول وعمل قبول ہے جو
سنت کے موافق ہو

خَرَّجَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُفْيَانَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ:

لَا يَسْتَقِيْمُ قَوْلٌ اِلَّا بِعَمَلٍ، وَلَا قَوْلٌ وَعَمَلٌ اِلَّا بِنِيَّةٍ، وَلَا قَوْلٌ وَلَا عَمَلٌ وَلَا نِيَّةٌ اِلَّا مَوَافِقًا لِلسُّنَّةِ.

ترجمہ:

جناب ابن وھب فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے:

کوئی قول اس وقت تک درست نہیں جب تک اس پر عمل نہ کیا جائے اور کوئی قول وعمل اس وقت تک درست نہیں جب تک ان کی نیت نہ ہو اور کوئی قول وعمل اور نیت اس وقت تک درست نہیں جب تک وہ سنت مبارکہ کے موافق نہ ہو۔

-☆-

الاعتصام ۱/۸۴

صاحب بدعت کی کوئی عبادت قبول نہیں

نہ نماز، نہ روزہ، نہ حج، نہ زکوۃ، نہ صدقہ اور نہ جہاد

عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ:

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبِ بِدْعَةٍ صِيَامًا وَلَا صَلَاةً وَلَا حَجًّا وَلَا جِهَادًا وَلَا عُمْرَةً وَلَا صَدَقَةً وَلَا عِتْقًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا – زَادَ بْنُ وَهْبٍ عَنْهُ – وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَشْتَبِهُ فِيهِ الْحَقُّ وَالْبَاطِلُ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ لَمْ يَنْفَعْ فِيهِ دُعَاءٌ إِلَّا كَدُعَاءِ الْغَرَقِ۔

ترجمہ:

ھشام بن حسان روایت کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا صاحب بدعت سے روزہ، نہ نماز، نہ حج، نہ جہاد، نہ عمرہ، نہ صدقہ، نہ غلام آزد کرنا نہ فرض، نہ نفل یا نہ توبہ یا فدیہ۔

الاعتصام ۱/۸۴

جناب ابن وھب نے ان ہشام بن حسان سے روایت کرتے ہوئے اضافہ فرمایا ہے:

لوگوں پر ایسا وقت آنے والا ہے جب حق اور باطل مشتبہ ہو جائیں گے۔ جب ایسا وقت آئے گا تو اس وقت کوئی دعا بھی نفع نہ دے گی مگر اس آدمی کی دعا کی طرح جو غرق ہونے والا ہے۔

-☆-

صاحب بدعت جس راستہ سے آرہا ہو وہ راستہ بدل لیجئے

عَنْ يَحْيَى بن اَبِىْ كَثِيْر قَالَ:

اِذَا لَقِيْتَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فِى طَرِيْقٍ فَخُذْ فِى طَرِيْقٍ آخَرَ.

ترجمہ،

جناب یحیٰ بن ابی کثیر نے فرمایا:

اگر تمہاری ملاقات راستہ میں کسی بدعت والے شخص سے ہو جائے تو تمہیں چاہئے کہ تم اپنا راستہ تبدیل کر لو۔

-☆-

الاعتصام ۱/۸۴

صاحب بدعت کے ہمنشین سے
اللہ تعالیٰ کی حفاظت ختم ہو جاتی ہے اور
اسے اس کے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے

عَنْ بَعْضِ السَّلَفِ:

مَنْ جَالَسَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ نُزِعَتْ مِنْهُ الْعِصْمَةُ ، وَوُكِّلَ اِلٰی نَفْسِهِ.

ترجمہ:

بعض سلف صالحین سے منقول ہے:

جو آدمی صاحب بدعت کے پاس بیٹھا تو اس سے عصمت اتار لی جاتی ہے اور اسے اس کے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱/۸۴

موت
صاحب سنت کیلئے عزت وکرامت ہے

عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ:

اِعْلَمْ اَیْ اَخِیْ! اَنَّ الْمَوْتَ كَرَامَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ عَلَى السُّنَّةِ، فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، فَاِلَى اللّٰهِ نَشْكُوْا وَحْشَتَنَا وَذِهَابَ الْاِخْوَانِ وَقِلَّةَ الْاَعْوَانِ، وَظُهُوْرَ الْبِدَعِ، وَاِلَى اللّٰهِ نَشْكُوْا عَظِيْمَ مَا حَلَّ بِهٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنْ ذِهَابِ الْعُلَمَاءِ وَاَهْلِ السُّنَّةِ، وَظُهُوْرَ الْبِدَعِ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اے میرے بھائی! جان لیجئے

موت ہر مسلمان کیلئے عزت وکرامت ہے، جبکہ وہ سنت پر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے۔

الاعتصام ۸۶/۱

فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پس اللہ ہی کی طرف ہم اپنی وحشت کی شکایت کرتے ہیں اور بھائی کی چلے جانے کی اور اعوان وانصار کی قلت کی اور بدعات کے ظاہر ہونے کی۔

اللہ ہی کی بارگاہ میں شکایت کرتے ہیں اس عظیم مصیبت کی جو اس امت پر آن پڑی علماء حق اور اھل سنت کے جانے اور بدعات کے ظہور سے۔

–☆–

حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ کی سنت پر کاربند رہنے کی دعا

وَكَانَ اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ اَعْصِمْنِيْ بِدِيْنِكَ وَبِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مِنَ الْاِخْتِلَافِ فِي الْحَقِّ، وَمِنَ اتِّبَاعِ الْهَوٰى، وَمِنْ سُبُلِ الضَّلَالَةِ، وَمِنْ شُبُهَاتِ الْاُمُوْرِ، وَمِنَ الزَّيْغِ وَالْخُصُوْمَاتِ.

ترجمہ:

حضرت ابراہیم تیمی فرمایا کرتے:

اے اللہ! میری دستگیری وحفاظت فرما اپنے دین پر قائم رکھتے ہوئے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر کاربند رکھتے ہوئے، حق میں اختلاف سے، خواہشات نفس کی پیروی سے، گمراہی کی راہوں سے امور دین میں شبہات سے، راہ حق سے پھسل جانے سے اور خصومات سے۔

-☆-

الاعتصام ۱/۸۶

صاحب بدعت کے پاس بیٹھنے والا حکمت سے محروم رہتا ہے

قَالَ الْفُضَيْلُ بْنُ عَيَاضٍ:

مَنْ جَلَسَ مَعَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ لَمْ يُعْطَ الْحِكْمَةَ.

ترجمہ:

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

جو آدمی صاحب بدعت کے پاس بیٹھا اسے حکمت و دانائی نہیں عطا کی جاتی۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۰

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ ترک کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی

وَقِيْلَ لِاِبْرَاهِيْم بْن اَدْهَمٍ:

اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِي كِتَابِهٖ:

اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ، وَنَحْنُ نَدْعُوْهُ مُنْذُ دَهْرٍ فَلَا يستَجِيْبُ لَنَا، فَقَالَ:

مَاتَتْ قُلُوْبُكُمْ فِي عَشَرَةِ اَشْيَاءَ:

اَوَّلُهَا : عَرَفْتُمُ اللّٰهَ فَلَمْ تُؤَدُّوْا حَقَّهٗ .

وَالثَّانِيْ : قَرَأْتُمْ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَمْ تَعْمَلُوْا بِهٖ.

وَالثَّالِث :اِدَّعَيْتُمْ حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَتَرَكْتُمْ سُنَّتَهٗ.

وَالرَّابِع : اِدَّعَيْتُمْ عَدَاوَةَ الشَّيْطَانِ وَوَافَقْتُمُوْهُ.

وَالْخَامِس : قُلْتُمْ نُحِبُّ الْجَنَّةَ وَمَا تَعْمَلُوْنَ لَهَا اِلَى آخِرِ الْحِكَايَةِ.

الاعتصام ۱/۹۰

ترجمہ:

حضرت ابراہیم بن ادھم علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ اور ہم ایک زمانہ سے اس کے حضور دعا کر رہے ہیں مگر وہ ہماری دعا کو قبول نہیں فرماتا۔ ابراہیم بن ادھم نے جواب دیا:

تمہارے دل دس چیزوں سے مر گئے ہیں:

پہلی چیز:

تم نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا مگر تم نے اس کا حق ادا نہیں کیا۔

دوسری چیز:

تم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی مگر تم نے اس پر عمل نہیں کیا۔

تیسری چیز:

تم نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دعویٰ تو کیا مگر تم نے ان کی سنت کو چھوڑ دیا۔

چوتھی چیز:

تم نے شیطان کی دشمنی کا دعویٰ تو کیا مگر تم نے اس کی موافقت اختیار کی۔

پانچویں چیز:

تم نے کہا: ہم جنت سے محبت کرتے ہیں مگر تم اس کے لئے نیک اعمال نہیں کرتے ہو۔

الی آخر الحکایۃ

-☆-

اتباع سنت

اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانی ہے

وَقَالَ ذُوالنُّوْنِ الْمِصْرِيُّ:

مِنْ عَلَامَةِ حُبِّ اللّٰهِ مُتَابَعَةُ حَبِيْبِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فِي اَخْلَاقِهٖ وَاَفْعَالِهٖ وَاَمْرِهٖ وَسُنَّتِهٖ.

ترجمہ:

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانی اللہ تعالیٰ کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع ہے ان اخلاق وافعال میں، ان کے فرمان مبارک میں اور ان کی سنت مطہرہ میں۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۰

سنت مبارکہ کونظر انداز کرنا فتنہ وفساد کا موجب ہے

وَقَالَ ذُوالنُّونِ الْمِصْرِی:

اِنَّمَادَخَلَ الْفَسَادُ عَلَی الْخَلْقِ مِنْ سِتَّةِ اَشْیَاءَ:

اَلْاَوَّلُ : ضَعْفُ النِّیَّةِ بِعَمَلِ الْآخِرَةِ.

وَالثَّانِی : صَارَتْ اَبْدَانُهُمْ مُهَیَّئَةً لِشَهْوَاتِهِمْ.

وَالثَّالِثُ : غَلَبَهُمْ طُوْلُ الْاَمَلِ مَعَ قِصَرِ الْاَجَلِ.

وَالرَّابِعُ : آثَرُوْا رِضَاءَ الْمَخْلُوْقِیْنَ عَلٰی رِضَاءِ اللّٰهِ.

وَالْخَامِسُ : اتَّبَعُوْا اَهْوَاءَ هُمْ وَنَبَذُوْاسُنَّةَ نَبِیِّهِمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ .

وَالسَّادِسُ : جَعَلُوا زَلَّاتِ السَّلَفِ حُجَّةً لِاَنْفُسِهِمْ وَدَفَنُوْا اَکْثَرَ مَنَاقِبِهِمْ.

ترجمہ:

حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ نے فرمایا:

الاعتصام ۱/۹۰

بے شک مخلوق پر فتنہ وفساد چھ چیزوں کی وجہ سے داخل ہوا:

پہلی چیز:

نیت کا کمزور ہونا آخرت کے عمل کیلئے۔

دوسری چیز:

اب ان کے جسم ان کی خواہشات پوری کرنے کیلئے تیار ہو گئے۔

تیسری چیز:

لمبی امیدیں ان پر غالب آ گئیں باوجود اس کے کہ ان کی زندگی مختصر ہے۔

چوتھی چیز:

انہوں نے اللہ تعالٰی کی رضا وخوشنودی پر مخلوق کی رضا وخوشنودی کو ترجیح دے دی۔

پانچویں چیز:

انہوں نے اپنی خواہشات کی اتباع کی اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کو چھوڑ دیا۔

چھٹی چیز:

انہوں نے اسلاف سلف صالحین کی لغزشوں کو اپنے لیے حجت بنا لیا اور ان کے اکثر مناقب کو دفن کر دیا۔

-☆-

توحید ترک کرنے والا شرک میں
سنت ترک کرنے والا بدعت میں
طاعت ترک کرنے والا معصیت میں
گرفتار ہو جاتا ہے

وَقَالَ يَحْيٰ بْنُ مُعَاذِ الرَّازِیُّ :

اِخْتِلَافُ النَّاسِ كُلُّهُمْ يَرْجِعُ اِلٰى ثَلَاثَةِ اُصُوْلٍ ، فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهَا ضِدٌّ ، فَمَنْ سَقَطَ عَنْهُ وَقَعَ فِیْ ضِدِّهٖ:

اَلتَّوْحِيْدُ وَضِدُّهُ الشِّرْكُ ، وَالسُّنَّةُ وَضِدُّهَا الْبِدْعَةُ ، وَالطَّاعَةُ وَضِدُّهَا الْمَعْصِيَةُ.

ترجمہ:

یحیٰ بن معاذ الرازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

تمام لوگوں کے اختلاف تین اصول کی طرف لوٹتے ہیں ان میں سے ہر اصل کی ایک ضد ہے

الاعتصام ۱/۹۱

جو اصل سے گرا وہ اس ضد میں جا گرا۔

توحید اس کی ضد شرک ہے، سنت اس کی ضد بدعت ہے، طاعت اسکی ضد معصیت و نافرمانی ہے۔

-☆-

جو بدنصیب توحید الٰہی کا منکر ہو گیا اس نے اپنے گلے میں شرک کا طوق ڈال لیا۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا انکاری شرک کی دلدل میں پھنس جاتا ہے بالآخر جہنم کا ایندھن بنتا ہے۔

سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم سے منہ موڑنے والا بدعت کے گہرے کنویں میں جا گرتا ہے جہاں اس کا کوئی بھی پرسان حال نہیں ہوتا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کو غیر اہم سمجھنے والا بالآخر بدعات کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ سنت مبارکہ کے نور سے بھاگنے والا بدعات کے تہہ در تہہ اندھیروں میں غرق ہو جاتا ہے پھر اس کی خلاصی کی کوئی صورت نہیں رہتی۔

اللہ کی اطاعت سے منہ موڑنے والا اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن جاتا ہے وہ محبوب سے مبغوض ہو جاتا ہے اور رحمت خداوندی اس سے روگردانی کر لیتی ہے۔

اے اللہ! اپنے فضل و کرم سے ہم سب کو جادہ توحید پر ثابت قدم فرما۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین! سنت مبارکہ سے اس درجہ محبت و چاہت عطا فرما کہ جب تک تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل نہ کریں چین نہ آئے۔ ہمیں سکون واطمینان سنت پر عمل کرنے میں عطا فرما۔

اے رحیم و کریم اللہ! ہمیں اپنی اطاعت و فرمانبرداری میں رکھنا، اپنی معصیت سے بچانا تیرا فرمانبردار تجھ سے محبت کرنے والا دونوں جہانوں میں سرفراز ہوتا ہے۔

-☆-

طریقت جس پر شریعت کی مہر نہ ہو کفر ہے

وَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ الدَّقَّاقُ وَكَانَ مِنْ اَقْرَانِ الْجُنَيْدِ:

كُنْتُ مَارًا فِي تِيْهِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَخَطَرَ بِبَالِيْ اَنَّ عِلْمَ الْحَقِيْقَةِ مُبَايِنٌ لِعِلْمِ الشَّرِيْعَةِ ، فَهَتَفَ بِيْ هَاتِفٌ : كُلُّ حَقِيْقَةٍ لَاتَتْبَعُهَا الشَّرِيْعَةُ فَهِيَ كُفْرٌ.

ترجمہ:

حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ کے ہم عصر حضرت ابو بکر الدقاق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ میں بنی اسرائیل کے صحراء۔صحراء تیہ میں چل رہا تھا تو میرے دل میں خیال آیا کہ علم حقیقت علم شریعت کے برعکس ہے تو ہاتفِ غیبی نے ندا دی:

ہر وہ حقیقت و معرفت جس پر شریعت مبارکہ کی مہر تصدیق ثبت نہ ہو وہ کفر ہے۔

-☆-

الاحیاء ج ۱ / ۹۲

وصول الی اللہ
سنت مبارکہ پر موقوف ہے

وَقَالَ اَبُو الْحَسَنِ الْوَرَّاقُ:

لَا یَصِلُ الْعَبْدُ اِلَی اللّٰہِ اِلَّا بِاللّٰہِ وَبِمُوَافَقَۃِ حَبِیْبِہٖ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – فِی شَرَائِعِہٖ ، وَمَنْ جَعَلَ الطَّرِیْقَ اِلَی الْوُصُوْلِ فِیْ غَیْرِ الْاِقْتِدَاءِ یُضِلُّ مِنْ حَیْثُ اَنَّہٗ مُھْتَدٍ وَقَالَ :

اَلصِّدْقُ اِسْتِقَامَۃُ الطَّرِیْقِ فِی الدِّیْنِ وَاتِّبَاعُ السُّنَّۃِ فِی الشَّرْعِ ، وَقَالَ:

عَلَامَۃُ مَحَبَّۃِ اللّٰہِ مُتَابَعَۃُ حَبِیْبِہٖ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – .

ترجمہ:

حضرت ابوالحسن الورّاق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

بندہ وصول الی اللہ کا مرتبہ نہیں پا سکتا مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق واعانت اور اس کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع وفرمانبرداری سے۔اور جس بدنصیب نے وصول

الاعتصام ۹۲/۱

الی اللہ کیلئے وہ راہ اختیار کیا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء واتباع کے خلاف ہے وہ اتنا گمراہ ہو جاتا ہے کہ اسے گمراہی کا شعور نہیں رہتا بلکہ وہ سمجھتا ہے میں ھدایت پر ہوں ۔اور فرمایا:

''صدق'' دین کے طریقہ میں استقامت اور شریعت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی اتباع کا نام ہے اور فرمایا:

اللہ تعالٰی کی محبت کی علامت اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت وپیروی ہے۔

–☆–

ہر عمل کی مقبولیت کیلئے
سنت کے موافق ہونا شرط ہے

وَقَالَ اَبُوْمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ:

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنَ الْاَعْمَالِ اِلَّا مَا كَانَ صَوَابًا ، وَمِنْ صَوَابِهَا اِلَّا مَا كَانَ خَالِصًا، وَمِنْ خَالِصِهَا اِلَّا مَا وَافَقَ السُّنَّةَ.

ترجمہ:

شیخ ابومحمد بن عبدالوہاب الثقفی فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ اعمال میں سے وہی عمل قبول کرتا ہے جو صحیح ہو اور صحیح اعمال میں سے اسے قبول کرتا ہے جو اخلاص پر مبنی ہوں اور اخلاص والے اعمال میں سے اسے قبول کرتا ہے جو سنت کے موافق ہوں۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۳

طریقت

غفلت، گناہ، بدعات اور ضلالات سے بچنے کا نام ہے

وَقَالَ اَبُوْبَكْرِ بْنِ سَعْدَانَ وَهُوَمِنْ اَصْحَابِ الْجُنَيْدِوَغَيْرِهِ:

اَلْاِعْتِصَامُ بِاللّٰهِ هُوَالْاِمْتِنَاعُ مِنَ الْغَفْلَةِ وَالْمَعَاصِيْ وَالْبِدَعِ وَالضَّلَالَاتِ۔

ترجمہ:

حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ کے اصحاب میں سے حضرت شیخ ابوبکر بن سعدان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کی معرفت کو مضبوطی سے پکڑنے کا مطلب یہ ہے کہ غفلت، گناہوں، بدعتوں اور گمراہیوں سے دور رہنا۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۳

صاحب طریقت کیلئے
سنت مبارکہ کی پیروی لازم ہے

وَقِيْلَ لِإِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ السُّلَمِي جَدُّ اَبِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِي – وَلَقِيَ الْجُنَيْدَ وَغَيْرَهُ:

مَاالَّذِیْ لَا بُدَّ لِلْعَبْدِ مِنْهُ؟فَقَالَ:

مُلَازَمَةُ الْعُبُوْدِيَّةِ عَلَى السُّنَّةِ وَدَوَامِ الْمُرَاقَبَةِ.

ترجمہ:

اسماعیل بن محمد السلمی – جو کہ عبدالرحمٰن السلمی – کے دادا جان ہیں جنید بغدادی علیہ الرحمہ سے ان کی ملاقات ثابت ہے سے پوچھا گیا:

بندے کیلئے کون سی چیز ضروری ہے؟تو انہوں نے جوابا فرمایا:

اللہ تعالٰی کی بندگی کو لازم پکڑنا اور سنت مطہرہ پر ہمیشہ اللہ تعالٰی کی ذات کا مراقبہ کرتے رہنا۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۳

وَقَالَ اَبُوْيَزِيْدِ الْبُسْطَامِي:

عَمِلْتُ فِي الْمُجَاهَدَةِ ثَلاثِيْنَ سَنَةً فَمَا وجدتُ شَيْئًا اَشَدَّ مِنَ الْعِلْمِ وَمُتَابَعَتِهِ، وَلَوْلَا اخْتِلَافُ الْعُلَمَاءِ لَشَقِيْتُ، وَاخْتِلَافُ الْعُلَمَاءِ رَحْمَةٌ اِلَّا فِي تَجْرِيْدِ التَّوْحِيْدِ، وَمُتَابَعَةِ الْعِلْمِ،هِيَ مُتَابَعَةُ السُّنَّةِ لاغَيْرَهَا.

ترجمہ:

ابو یزید بسطامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

میں نے (۳۰) تیس سال مجاھدہ کی زندگی گزاری علم اوراس کی اتباع وپیروی سے زیادہ نفس پرشدید بھاری کوئی چیز نہ پائی۔اگر علماء کا اختلاف نہ ہوتا تو مجھ پر بدبختی غالب آجاتی،علماء کا اختلاف تو رحمت ہے مگر دوچیزوں میں نہیں۔

(۱)-تجرید توحید میں

(۲)-متابعت علم میں اور متابعت علم متابعت سنت ہی ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۳

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب کی رعائت نہ رکھنے والا اللہ کا ولی نہیں ہوسکتا

وَرُوِیَ اَبُوْیَزِیْدِالْبُسْطَامِی اَنَّہٗ قَالَ:

قُمْ بِنَا نَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ قَدْ شَھَرَ نَفْسَہٗ بِالْوَلَایَةِ – وَکَانَ رَجُلًا مَقْصُوْدًا مَشْهُوْرًا بِالزُّھْدِ – قَالَ الرَّاوِی:

فَمَضَیْنَا ، فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ رِیْءَ بِبُصَاقِہٖ تِجَاہَ الْقِبْلَةِ ، فَانْصَرَفَ اَبُوْ یَزِیْدٍ وَلَمْ یُسَلِّمْ عَلَیْہِ ، وَقَالَ:

ھٰذَا غَیْرُ مَامُوْنٍ عَلٰی اَدَبٍ مِنْ آدَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – فَکَیْفَ یَکُوْنُ مَامُوْنًا عَلٰی مَایَدَّعِیْہِ۔

الاعتصام ۱/۹۴

ترجمہ:

ابو یزید بسطامی علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

ہمارے ساتھ چلو اس آدمی کو جا کر دیکھتے ہیں جس نے اپنے آپ کو ولایت میں مشہور کر رکھا ہے۔ اور وہ آدمی مقصود تھا لوگ اس کا قصد کرتے تھے اور زھد میں مشہور تھا راوی کہتا ہے:

ہم چلے تو جب وہ زاھد اپنے گھر سے نکلا اور مسجد میں داخل ہوا تو اس نے قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکا۔ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ واپس لوٹ آئے اور انہوں نے اسے سلام تک نہ کیا اور بولے:

یہ شخص حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب میں سے ایک ادب کو ملحوظ خاطر نہیں رکھتا تو جس چیز ولایت کا یہ دعویٰ کرتا ہے اس کو کیسے ملحوظِ خاطر رکھتا ہوگا۔

-☆-

ہوا میں اڑنے والا آدمی اگر
شریعت کی پاسداری نہیں کرتا
اس کا طریقت سے کوئی تعلق نہیں

لَوْ نَظَرْتُمْ اِلٰی رَجُلٍ اُعْطِیَ مِنَ الْکَرَامَاتِ حَتّٰی یَرْتَقِیَ فِی الْھَوَاءِ فَلَا تَغْتَرُّوْا بِهٖ حَتّٰی تَنْظُرُوْا کَیْفَ تَجِدُوْنَهٗ عِنْدَ الْاَمْرِ وَالنَّھْیِ ، وَحِفْظِ الْحُدُوْدِ وَآدَابِ الشَّرْعِیَّةِ.

ترجمہ:

اگر تم ایک ایسے شخص کو دیکھو جس کو کرامات عطا کی گئی ہوں حتیٰ کہ وہ ہوا میں اڑ جائے تو اس آدمی کی اس بات سے دھوکہ میں نہ آنا یہاں تک کہ تم اس امر کو نہ دیکھ لو کہ وہ شریعت اسلامیہ کے حکم کی اتباع کرنے، منہیات سے باز رہنے، حدود الٰہیہ کی حفاظت کرنے اور شریعت مطہرہ کا ادب کرنے میں کیسا ہے؟

-☆-

الاعتصام ۱/۹۴

اتباع سنت
طریقت کے اصولوں میں سے ہے

وَقَالَ:

اُصُوْلُنَا سَبْعَةُ اَشْيَاءَ:

اَلتَّمَسُّکُ بِكِتَابِ اللّٰهِ ، وَالْإِقْتِدَاءُ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَاَكْلُ الْحَلَالِ ، وَكَفُّ الْاَذٰى ، وَاجْتِنَابُ الْآثَامِ ، وَالتَّوْبَةِ ، وَاَدَاءُ الْحُقُوْقِ ،

وَقَالَ:

قَدْ اَيِسَ الْخَلْقُ مِنْ هٰذِهِ الْخِصَالِ الثَّلَاثِ:

مُلَازَمَةُ التَّوْبَةِ ، وَمُتَابَعَةُ السُّنَّةِ ، وَتَرْکُ اَذَى الْخَلْقِ ، وَسُئِلَ عَنِ الْفُتُوَّةِ فَقَالَ: اِتِّبَاعِ السُّنَّةِ.

ترجمہ:

اور آپ نے فرمایا:

الاعتصام ۹۴/۱

ہمارے اصول سات چیزیں ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑنا۔

(۲) حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کی اقتداء کرنا۔

(۳) حلال مال کھانا۔

(۴) کسی دوسرے کو اذیت دینے سے بچے رہنا۔

(۵) گناہوں سے بچنا۔

(۶) توبہ کرنا۔

(۷) اور اپنے ذمہ داری وحقوق کو ادا کرنا۔

آپ علیہ الرحمہ نے یہ بھی فرمایا:

تین خصلتوں سے مخلوق مایوس ہو گئی یعنی سرانجام نہیں دیں۔

(۱) توبہ کرنے کو لازم پکڑنا۔

(۲) سنت خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام کی مسلسل اتباع کرنا۔

(۳) مخلوق خدا کو اذیت نہ دینا۔

آپ علیہ الرحمہ سے "فتوۃ" کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

سنت کی اتباع کرنا "فتوۃ" ہے۔

-☆-

اصحاب طریقت کا وہ کشف قبول نہیں جس پر قرآن وسنت کی مہر نہ ہو

وَقَالَ اَبُوْسُلَیْمَانِ الدَّارَانِیُّ:

رُبَّمَا تَقَعُ فِی قَلْبِی اَلنُّکْتَةُ مِنْ نُکْتَةِ الْقَوْمِ اَیَّامًا فَلَا اَقْبَلُ مِنْهُ اِلَّا بِشَاهِدَیْنِ عَدْلَیْنِ – اَلْکِتَابُ وَالسُّنَّةُ.

ترجمہ:

حضرت ابوسلیمان الدارانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

کبھی کبھی میرے دل پر اصحاب طریقت کے نکتوں میں سے کسی نکتہ کا ورود ہوتا ہے تو میں اس راز ونکتہ کو اس وقت تک قبول نہیں کرتا تھا جب تک کہ میں اس کے بارے میں دو عدل کرنے والے گواہوں سے پوچھ نہ لوں۔ وہ دو عدل کرنے والے گواہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۴

راہِ سنت چھوڑ کر کیا گیا ہر عمل باطل ومردود ہے

وَقَالَ اَحْمَدُبْنُ اَبِی الْحَوَارِیُّ:

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا بِلَا اِتِّبَاعِ سُنَّةٍ فَبَاطِلٌ عَمَلُهُ.

ترجمہ:

احمد بن ابی الحواری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

جو شخص سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کے بغیر کوئی عمل کرے تو اس کا عمل باطل ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۵

اصحاب طریقت
اپنے اقوال واحوال کو ہر وقت
قرآن وسنت پر پرکھتے ہیں

اَبُوْحَفْصِ الْحَدَّادُ:

مَنْ لَمْ یَزِنْ اَفْعَالَهٗ وَاَحْوَالَهٗ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَلَمْ یَتَّهِمْ خَوَاطِرَهٗ فَلَا تَعُدَّهٗ فِیْ دِیْوَانِ الرِّجَالِ ، وَسُئِلَ عَنِ الْبِدْعَةِ فَقَالَ:

اَلتَّعَدِّیْ فِی الْاَحْکَامِ ، وَالتَّهَاوُنُ فِی السُّنَنِ ، وَاتِّبَاعِ الْآرَاءِ وَالْاَهْوَاءِ ، وَتَرْکُ الْاِتِّبَاعِ وَالْاِقْتِدَاءِ قَالَ:

وَمَا ظَهَرَتْ حَالَةٌ عَالِیَةٌ اِلَّا مِنْ مُلَازَمَةِ اَمْرٍ صَحِیْحٍ.

ترجمہ:

ابوحفص الحداد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

الاعتصام ۱/ ۹۵

جو شخص اپنے احوال و افعال کا ہر وقت قرآن و سنت سے موازنہ نہ کرے اور اپنے باطنی احوال کو متہم نہ ٹھہرائے تو اسے مردان طریقت کے دیوان میں شمار نہیں کیا جاتا۔ آپ علیہ الرحمہ سے بدعت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا:

(۱) قرآن وحدیث کے احکامات میں زیادتی کرنا۔

(۲) سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہلکا و کم قیمت سمجھنا۔

(۳) نظریات وخواہشات کی اتباع کرنا۔

(۴) اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع واقتداء کو چھوڑ دینا۔

ایک مقام پر آپ علیہ الرحمہ نے فرمایا:

طریقت کا بلند مقام صرف قرآن وحدیث کے احکامات کی ملازمت سے ظاہر ہوتا ہے۔

–☆–

وصول الی اللہ کا راستہ
سوائے
سنت مبارکہ کی پیروی کے کوئی نہیں

قَالَ :

اَلطُّرُقُ كُلُّهَا مَسْدُوْدَةٌ عَلَى الْخَلْقِ اِلَّا عَلٰى مَنِ اقْتَفٰى اَثَرَ الرَّسُوْلِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ – ۔

ترجمہ:

مخلوق پر اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے تمام راستے بند ہیں سوائے اس کے جو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء و پیروی کرتا ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۵

معرفت

قرآن وسنت سے مقید ہے

قَالَ:

مَذْهَبُنَا هٰذَا مُقَيَّدٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ.

ترجمہ:

ہمارا مذہب ومسلک کتاب وسنت سے مقید ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۵

معرفت وحقیقت وہی ہے جو قرآن وسنت سے مقید ومشید ہے

قَالَ :

مَنْ لَمْ يَحفَظِ الْقُرْآنَ وَيَكْتُبِ الْحَدِيْثَ لَا يُقْتَدىٰ بِهٖ فِي هَذَا الْاَمْرِ لِاَنَّ عِلْمَنَا هَذَا مُقَيَّدٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَقَالَ:

هَذَامُشَيَّدٌ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – .

ترجمہ:

فرمایا:

جس آدمی نے قرآن کریم یاد نہ کیا ہو اور حدیث پاک نہ لکھی ہو تو اس معاملہ طریقت میں اس کی اتباع نہ کی جائے کیونکہ ہمارا علم طریقت کتاب اللہ اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقید ہے۔ اور ارشاد فرمایا:

یہ علم طریقت حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے مشید ومضبوط ہے۔

الاعتصام ۱/۹۵

صحبتِ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-
اتباعِ سنت سے

قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ الْجَبرِیُّ:

اَلصُّحْبَةُ مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰی بِحُسْنِ الْاَدَبِ وَدَوَامِ الْهَيْبَةِ وَالْمُرَاقَبَةِ ، وَالصُّحْبَةُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – بِاتِّبَاعِ سُنَّتِهٖ ، وَلُزُوْمِ ظَاهِرِ الْعِلْمِ ، وَالصُّحْبَةُ مَعَ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ بِالْاِحْتِرَامِ وَالْخِدْمَةِ ، اِلٰى آخِرِ مَاقَالَ.

ترجمہ:

حضرت ابوعثمان الجبری علیہ الرحمہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی صحبت حسن ادب، خوف مسلسل اور مراقبہ کرنے سے ہے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت اتباع سنت اور شریعت کے ظاہری علم کو لازم پکڑنے سے ہے۔

اولیاء اللہ کی صحبت احترام کرنے اور خدمت کرنے سے ہے۔

الاعتصام ۱/۹۶

حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کا وقت نزع
خلاف سنت امر پر تنبیہ

لَمَّا تَغَیَّرَ عَلَیْهِ الْحَالُ مَزَّقَ ابْنُهُ اَبُوْبَکْرٍ قَمِیْصًا عَلٰی نَفْسِهٖ فَفَتَحَ اَبُوْ عُثْمَانُ عَیْنَیْهِ وَقَالَ:

خِلَافُ السُّنَّةِ یَابُنَیَّ فِی الظَّاهِرِ، وَعَلَامَةُ رِیَاءٍ فِی الْبَاطِنِ.

ترجمہ:

اور جب آپ علیہ الرحمہ کی حالت میں وقت نزع تغیر آیا تو آپ کے بیٹے ابوبکر نے اپنی قمیص پھاڑ دی۔ ابوعثمان علیہ الرحمہ نے اپنی آنکھیں کھولیں اور فرمایا:

اے بیٹے! ظاہر میں خلاف سنت اور باطن میں ریا کاری۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۶

سنت مبارکہ کو لازم پکڑنے والے کی زبان حکمت سے لبریز ہوتی ہے

قَالَ:

مَنْ اَمَّرَ السُّنَّةَ عَلٰى نَفْسِهٖ قَوْلًا وَفِعْلًا نَطَقَ بِالْحِكْمَةِ وَمَنْ اَمَّرَ الْهَوٰى عَلٰى نَفْسِهٖ قَوْلًا وَفِعْلًا نَطَقَ بِالْبِدْعَةِ ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا۔ ا

ترجمہ:

فرمایا:

جس آدمی نے اپنی ذات پر قولاً وفعلاً سنت مبارکہ کو نافذ کیا وہ حکمت سے بولے گا اور جس نے اپنی ذات پر قولاً وفعلاً خواہشات کو نافذ کیا تو وہ بدعت سے بولے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ا الاعتصام ۹۶/۱

وَاِنْ تُطِیْعُوْهُ تَهْتَدُوْا.

اگر تم ان کی اتباع وپیروی کرو گے تو ھدایت پا جاؤ گے۔

-☆-

قَالَ اَبُوالْحُسَیْنِ النُّوْرِیُّ:

مَنْ رَاَیْتَهُ یَدَّعِیْ مَعَ اللّٰهِ حَالَةً تُخْرِجُهُ عَنْ حَدِّالْعِلْمِ الشَّرْعِیِّ فَلَا تَقْرَبَنَّ مِنْهُ.

ترجمہ:

ابوحسین نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

جس آدمی کو تم دیکھو کہ اللہ کے ساتھ کسی حال کا دعویٰ کرتا ہے اور وہ دعوی اسے علم شرعی کی حدود سے نکال دیتا ہے تو اس کے قریب نہ جانا۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۶

احکام الٰہیہ کی بجاآوری میں سب سے زیادہ مجاہدہ کرنے والا اور سنت مبارکہ پر سب سے زیادہ کاربند ہی سب سے بڑا عارف باللہ ہے

قَالَ:

اَعْرَفُهُمْ بِاللّٰهِ اَشَدُّهُمْ مُجَاهَدَةً فِي اَوَامِرِهِ ، وَاَتْبَعُهُمْ لِسُنَّةِ نَبِيِّهِ.

ترجمہ:

فرمایا:

اولیاءکرام میں سب سے بڑھ کر عارف باللہ وہ ہے جسکا احکام الٰہیہ میں مجاہدہ سب سے زیادہ سخت اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں اتباع سب سے زیادہ شدید ہے۔

-☆-

الاختصام ۱/۹۶

اتباعِ سنت سے آراستہ کی
فراست خطا نہیں کھاتی

قَالَ شَاہ اَلْکَرْمَانِیُّ:

مَنْ غَضَّ بَصَرَهُ عَنِ الْمَحَارِمِ، وَامْسَکَ نَفْسَهُ عَنِ الشُّبُهَاتِ، وَعَمَّرَ بَاطِنَهُ بِدَوَامِ الْمُرَاقَبَةِ، وَظَاهِرَهُ بِاتِّبَاعِ السُّنَّةِ، وَعَوَّدَ نَفْسَهُ اَکْلَ الْحَلَالِ، لَمْ تُخْطِیءْ لَهُ فَرَاسَةٌ.

ترجمہ:

شاہ کرمانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

جس آدمی نے محارم سے اپنی نگاہ بند کر لی۔ جھکا لی اور شبہات سے اپنے نفس کو روک لیا، اپنے باطن کو دوام مراقبہ سے آباد کیا اور اپنے ظاہر کو اتباع سنت سے آراستہ کیا، اپنے آپ کو اکلِ حلال کا عادی بنایا تو اس کی فراست کبھی خطا نہیں کرتی۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۶

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت سے بڑھ کر کوئی مقام نہیں

قَالَ اَبُو الْعَبَّاسِ بْنِ عَطَاءٍ وَهُوَ مِنْ اَقْرَانِ الْجُنَيْدِ:

مَنْ اَلْزَمَ نَفْسَهُ آدَابَ اللّٰهِ نَوَّرَ اللّٰهُ قَلْبَهُ بِنُورِ الْمَعْرِفَةِ، وَلَا مَقَامَ اَشْرَفَ مِنْ مَقَامِ مُتَابَعَةِ الْحَبِيْبِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – فِي اَوَامِرِهِ وَاَفْعَالِهِ وَاَخْلَاقِهِ.

ترجمہ:

حضرت ابو العباس بن عطاء علیہ الرحمہ جو کہ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ کے ہم عصر ہیں وہ فرماتے ہیں کہ:

جو شخص اپنے نفس پر آداب الوہیت کو لازم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نور معرفت سے منور فرماتا ہے اور کوئی مقام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوامر میں، آپ کے افعال میں اور آپ کے اخلاق میں متابعت سے بڑھ کر نہیں۔

-☆-

الاحقصا ۱۰/۹۶

حقیقی صبر
کتاب وسنت پر کاربند رہنا ہے

قَالَ:

اَلصَّبْرُ – اَلثَّبَاتُ عَلٰی اَحْکَامِ الْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ.

ترجمہ:

فرمایا:

صبر احکام کتاب وسنت پر ثابت قدم رہنے کا نام ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱۴/۷/۹

شریعت مطہرہ کی حرام اشیاء کوحلال سمجھنے والا جہنم کا سزاوار ہے

سُئِلَ اَبُوْ عَلِی الرُّوْزِبَارِیْ عَمَّنْ یَسْمَعُ الْمَلَاهِیَ وَیَقُوْلُ:

هِیَ لِیَ حَلَالٌ ،لِاَنِّیْ قَدْ وَصَلْتُ اِلٰی دَرَجَةٍ لَا یُؤَثِّرُ فِی اخْتِلَافِ الْاَحْوَالِ ،

فَقَالَ:

نَعَمْ قَدْ وَصَلَ وَلٰکِنْ اِلٰی سَقَرٍ۔

ترجمہ:

حضرت ابوعلی الروزباری علیہ الرحمہ سے ملاھی سننے والے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو کہتا ہے:

یہ باتیں میرے لئے حلال ہیں کیونکہ میں معرفت میں ایسے مرتبہ ومقام کو پہنچ گیا ہوں جس مقام ومرتبہ پر پہنچ کر یہ حرام باتیں اثرانداز نہیں ہوتیں تو حضرت ابوعلی الروزباری علیہ الرحمہ نے فرمایا:

ہاں! وہ شخص پہنچ چکا ہے مگر جہنم میں۔

الاعتصام ۱/۹۷

محدثین کرام
اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت میں

حافظ ابن سمعانی فرماتے ہیں کہ سفر نے امام محمد بن جریر طبری، امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ، امام محمد بن نصر مروزی اور امام محمد بن ہارون رویانی کو مصر میں جمع کر دیا۔ان کے پاس جو رقم تھی وہ ختم ہوگئی، کھانے کیلئے کوئی چیز باقی نہ رہی اور برا حال ہوگیا۔

یہ حضرات جہاں قیام پذیر تھے وہاں ایک رات جمع ہوئے اور بالاتفاق فیصلہ کیا کہ وہ قرعہ اندازی کریں اور جس کے نام قرعہ نکلے وہ جا کر لوگوں سے اپنے دوستوں کیلئے کھانا مانگ کر لائے۔ قرعہ امام محمد بن اسحاق خزیمہ کے نام نکلا، انہوں نے اپنے دوستوں کو کہا کہ مجھے تھوڑی سی مہلت دیں تا کہ میں وضو کر کے نماز استخارہ ادا کرلوں۔

انہوں نے جا کر نماز شروع کر دی باقی ساتھی دیئے کی روشنی میں بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں والی مصر کے غلام نے ان کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ان حضرات نے دروازہ کھولا، اس نے اپنی سواری سے اتر کر پوچھا:

تم میں سے محمد بن نصر کون ہے؟ اسے بتایا گیا کہ یہ ہیں ۔اس نے ایک تھیلی نکال کر انہیں پیش کی جس میں پچاس دینار تھے پھر اس نے پوچھا:

تم میں سے محمد بن جریر کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ ہیں ۔اس نے انہیں بھی پچاس دینار پیش کیے۔پھر کہنے لگا:

محمد بن ہارون کون ہیں؟ اسے بتایا گیا کہ یہ ہیں، اس نے انہیں بھی پچاس دینار پیش کئے۔ پھر اس نے پوچھا:

تم میں سے محمد بن خزیمہ کون ہیں؟ تو اسے بتایا گیا کہ یہ نماز پڑھ رہے ہیں اور جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہیں بھی پچاس دینار پیش کیے۔

پھر کہنے لگا: امیر مصر سو رہے تھے، انہوں نے خواب میں دیکھا کہ کسی شخصیت نے انہیں کہا کہ محمد نام والے متعدد علماء بھوکے ہیں ۔ان کی خبر گیری کرو، چنانچہ امیر نے یہ تھیلیاں بھیجی ہیں اور انہوں نے آپ کو قسم دے کر پیغام دیا ہے کہ جب یہ رقم ختم ہو جائے تو مجھے پیغام بھیج دیں میں آپ کو مزید رقم پیش کر دوں گا۔

-☆-

یہ واقعہ امام خطیب بغدادی نے ''تاریخ بغداد'' ۱۶۴/۲ میں، امام تاج الدین سبکی نے اپنی سند کے ساتھ ''طبقات'' ۲۵۱/۲ میں، یاقوت حموی نے ''معجم الادباء'' ۲۴۶/۵ میں اور امام ابن کثیر نے ''البدایۃ والنہایۃ'' ۱۰۹/۱۱ میں اور امام ذھبی نے ''سیر اعلام النبلاء'' ۱۴/ ۲۷۰۔۵۰۸ میں بیان کیا ہے، بحوالہ رؤیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لامام علامہ محمد بن موسیٰ الموالی المراکشی صفحہ ۲۵۲۔

محدثین کرام پر
اللہ تعالیٰ کی نظر عنایت

حافظ ابن سمعانی نے یہ بھی بیان کیا کہ علم حدیث کے طلباء کی ایک جماعت امام زاہد حسن بن سفیان نسوی کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انہوں نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

مجھے معلوم ہوا کہ تم لوگ اصحاب فضیلت اور ارباب ثروت کی اولاد ہو تم نے طلب علم اور حدیث شریف حاصل کرنے کیلئے اپنے وطن چھوڑے ہیں اپنے علاقوں اور دوستوں کو الوداع کیا ہے لیکن تمہارے دل میں اس تصور کا گزر بھی نہیں ہونا چاہئے کہ تم نے یہ تکلیف اٹھا کر علم کا حق ادا کر دیا ہے اور جو مشقت تم نے اٹھائی ہے اس کے ذریعے تم نے علم کے فرائض میں سے ایک فرض ادا کر دیا ہے۔

میں تمہیں اس مشقت اور جد وجہد کا تھوڑا سا حصہ بیان کرتا ہوں جو میں نے طلب علم کے راستے میں برداشت کی ہے۔اس کے ساتھ ہی میں تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح مجھ سے اور میرے ساتھیوں سے تنگی اور تنگدلی دور فرمائی۔

سنو! میں نے جوانی کی ابتداء ہی میں علم اور حدیث شریف حاصل کرنے کیلئے اپنے وطن

سے سفر کیا تھا ۔ہم علم کے طلبہ اور حدیث کا شوق رکھنے والے نوافراد تھے ، چلتے چلتے ہم مغرب کے آخری حصے میں جا پہنچے ،مصر میں داخل ہوئے ۔ہم ایک استاذ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے جو مرتبے کے اعتبار سے اپنے زمانے کے تمام علماء سے زیادہ بلند، وہ حدیث کے سب سے زیادہ روایت کرنے والے تھے، نیز ان کی سند بہت بلند اور روایت بہت صحیح تھی۔

وہ ہمیں ہر دن چند احادیثیں لکھواتے تھے، پڑھتے پڑھتے طویل مدت گزر گئی جو رقم پاس تھی وہ ختم ہوگئی ۔بامر مجبوری جو کچھ سامان ہمارے پاس تھا بیچ ڈالا یہاں تک کہ تین دن اور تین راتیں کچھ کھائے بغیر گزر گئیں اور بھوک سے بری حالت ہوگئی ۔چوتھے دن صبح ہم میں سے ہر ایک کی حالت یہ تھی کہ بھوک اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے ہلنے جلنے سے عاجز تھے ۔ضرورت نے ہمیں اس حد تک پہنچا دیا کہ ہم اپنی آبرو داؤپر لگا دیں اور کسی کے سامنے دست سوال دراز کریں۔

باہمی مشورے سے طے ہوا کہ پرچیوں پر سب کے نام لکھے جائیں اور قرعہ اندازی کی جائے ،جس کے نام قرعہ نکلے وہی اپنے ساتھیوں کیلئے کھانے کی کوئی چیز مانگ کر لائے ۔سوء اتفاق کہ قرعہ میرے نام نکلا، میں حیران رہ گیا میرا دل نہیں مانتا تھا کہ کسی کے سامنے دست سوال دراز کروں اور بھیک مانگنے کی ذلت اٹھاؤں ۔میں نے مسجد کے ایک کونے میں جا کر دو طویل رکعتیں ادا کیں ۔میں پورے عقیدے اور اخلاص کے ساتھ یہ نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالی کے عظیم اسماء اور بلند و بالا کلمات کے وسیلے سے دعا مانگ رہا تھا کہ مالک کریم !اس پریشانی کو دور فرما اور پردہ غیب سے امداد عطا فرما۔

میں ابھی نماز مکمل نہیں کر پایا تھا کہ ایک خوبصورت جوان ،شاندار لباس اور عمدہ خوشبو والا مسجد میں داخل ہوا۔اس کا خادم پیچھے آ رہا تھا جس کے ہاتھ میں رومال تھا۔اس نے آتے ہی پوچھا کہ تم میں حسن بن سفیان کون ہے؟ میں نے سجدے سے سر اٹھایا اور کہا کہ میں حسن بن سفیان ہوں آپ کو مجھ سے کیا کام ہے؟اس نے کہا:

امیر ابن طولون آپ کو سلام کہتے ہیں اور معذرت کرتے ہیں کہ وہ آپ کی خبر گیری نہ کر سکے

اور آپ کے حقوق کی رعایت میں ان سے کوتاہی ہوئی ،انہوں نے اس وقت نان ونفقہ کیلئے کچھ رقم بھجوائی ہے ۔وہ کل خود آپ کے پاس آئیں گے اور معذرت پیش کریں گے۔اس نے ہم میں سے ہر ایک کے سامنے ایک تھیلی رکھی جس میں سوسو دینار تھے ۔اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ دیکھ کر ہم حیران رہ گئے ،ہم نے تعجب کرتے ہوئے اس نوجوان سے پوچھا کہ واقعہ کیا ہے؟

کہنے لگا کہ میں امیر کے خصوصی خدام میں سے ہوں آج صبح میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کی خدمت میں سلام عرض کرنے کیلئے حاضر ہوا تو انہوں نے کہا کہ آج کا دن میں تنہائی میں گزارنا چاہتا ہوں اس لئے تم اپنے ٹھکانے پر چلے جاؤ۔

چنانچہ ہم واپس چلے آئے ابھی میں اطمینان سے بیٹھا بھی نہیں تھا کہ میرے پاس امیر کا بھیجا ہوا خادم آیا اور کہنے لگا: امیر تمہیں فوراً طلب کر رہے ہیں ۔میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ گھر میں تنہا بیٹھے ہوئے ہیں اور درد کی وجہ سے ہاتھ پہلو پر رکھا ہوا ہے ۔انہوں نے مجھے پوچھا کہ تم حسن بن زیاد اوران کے ساتھیوں کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا:

نہیں ۔کہنے لگے: ابھی فلاں محلے کی فلاں مسجد میں جاؤ اور یہ تھیلیاں لے جا کر ان کے سپرد کردو کیونکہ وہ تین دنوں سے بھوکے ہیں اور نڈھال ہو چکے ہیں ۔میری طرف سے ان کے سامنے عذر بھی پیش کرنا اور نہیں بتانا کہ میں کل صبح ان سے ملاقات کروں گا اور خود ان سے معذرت بھی کروں گا۔

میں نے ان سے اس عنایت کا سبب پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں تنہا کمرے میں داخل ہوا تا کہ کچھ دیر آرام کرلوں ۔ابھی میری آنکھ لگی ہی تھی کہ میں نے خواب میں ایک شہسوار دیکھا جو ہوا میں اس طرح اطمینان سے چل رہا تھا جیسے وہ سطح زمین پر چل رہا ہو۔اس کے ہاتھ میں نیزہ تھا، میں اسے دیکھ کر تعجب کر ہی رہا تھا کہ وہ اس کمرے کے دروازے پر اتر آیا اور اس نے نیزے کی نوک میرے پہلو پر رکھی اور کہنے لگا:

حسن بن سفیان اور اس کے ساتھیوں کی خبر لو، اٹھو اور ان کی خبر گیری کرو، وہ تین دن سے

بھوکے ہیں اور مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں جنت کا دربان رضوان ہوں۔ جب سے اس کے نیزے کی نوک میرے پہلو میں لگی ہے میرے پہلو میں اتنی شدید درد ہو رہی ہے کہ میں حرکت نہیں کر سکتا تم یہ مال فوراً انہیں پہنچا دو تا کہ یہ درد ختم ہو۔

حضرت حسن بن سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس واقعہ پر تعجب کیا، اللہ رب العزت جل شانہ کا شکر یہ ادا کیا اور اپنی ضروریات پوری کیں، وہاں مزید ٹھہرنے پر ہمارا دل راضی نہیں ہوا تا کہ امیر ہماری ملاقات نہ کرے، ورنہ لوگ ہمارے پوشیدہ حالات سے واقف ہو جائیں گے۔ اس طرح لوگوں کی نظروں میں ہماری قدر و منزلت بڑھے گی اور ایک طرح سے نام ونمود کا سلسلہ چل نکلے گا۔ چنانچہ ہم اسی رات مصر سے روانہ ہو گئے اور ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے علم اور فضل میں یگانہ روزگار اور نادر زمانہ بنا۔

صبح ہوئی تو امیر ابن طولون ہماری ملاقات کیلئے مسجد میں آیا لیکن ہمارے ساتھ اس کی ملاقات نہ ہو سکی۔ اس نے حکم دیا کہ وہ پورا محلّہ خرید کر اس مسجد اور اس میں قیام کرنے والے مسافروں، اصحاب فضیلت اور طلبہ پر وقف کر دیا جائے تا کہ ان کے معاملات میں خلل واقع نہ ہو اور انہیں اس پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے جس سے ہم دوچار ہوئے تھے۔ یہ سب دین کی قوت ہے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں صاف ستھرے عقیدے کا نتیجہ ہے۔

-☆-

یہ واقعہ امام ذہبی نے "سیر اعلام النبلاء" ۱۴/۱۶۱ میں بیان کیا، بکا رویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا امام علامہ محمد بن موسی الجز فی المراکشی صفحہ ۲۵۳۔

طالبِ علمِ حدیث اور دوسرے لوگ
برابر نہیں

ہمارے بعض علماءِ اسلاف جب طلبۂ حدیث کو دیکھتے تھے تو کہا کرتے تھے:

اَھْلًا وَسَھْلًا بِالَّذِیْنَ اُحِبُّھُمْ وَاَوَدُّھُمْ فِی اللّٰہِ ذِی الْاٰلَاءِ

اَھْلًا بِقَوْمٍ صَالِحِیْنَ ذَوِیْ تُقٰی عِزِّ الْوُجُوْہِ وَزَیْنِ کُلِّ مَلَاءٖ

یَاطَالِبِیْ عِلْمِ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ مَااَنْتُمْ وَسِوَاکُم بِسَوَاءٖ

میں ان لوگوں کو خوش آمدید کہتا ہوں جن سے میں محبت رکھتا ہوں اور میں ان سے تمام نعمتوں کے دینے والے اللہ کریم کی رضا کیلئے محبت رکھتا ہوں۔

میں اصحاب تقوی وصلاح لوگوں کو خوش آمدید کہتا ہوں جو چہروں کی عزت اور ہر مجلس کی زینت ہیں۔

اے نبی اکرم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کے طلبہ تم اور دوسرے لوگ برابر نہیں ہو تم افضل ہو۔

پکار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم لاامام علامہ محمد بن موسی الجزولی المراکشی صفحہ ۲۶۰۔

احادیث مبارکہ بیان کرنے والا بادشاہوں سے افضل ہے

ہارون الرشید نے یحیٰ ابن اکثم سے پوچھا کہ سب سے بلند مرتبہ کس کا ہے؟ اس نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ ہارون الرشید نے کہا: کیا اس شخص کو جانتے ہو جو مجھ سے بھی بلند ہو؟ کہنے لگے: نہیں۔ ہارون نے کہا: لیکن میں اسے پہچانتا ہوں جو ایک حلقے میں بیٹھ کر کہتا ہے: مجھے فلاں نے حدیث بیان کی فلاں سے اور انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کی۔

یحیٰ نے کہا: امیر المؤمنین! کیا یہ شخص آپ سے بہتر ہے؟ حالانکہ آپ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کی اولاد میں سے ہیں اور مسلمانوں کے حکمران ہیں۔ ہارون نے کہا: تیرا برا ہو، ہاں وہ مجھ سے بہتر ہے کیونکہ اس کا نام حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک کے ساتھ وابستہ ہے اور کبھی فوت نہیں ہوگا۔ جب کہ ہم مرکھپ جائیں گے اور علماء رہتی دنیا تک باقی رہیں گے۔

یہ واقعہ خطیب بغدادی نے "شرف اصحاب الحدیث" میں بیان کیا ص ۹۹ نمبر (۲۱۹)، پکارو یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم از امام علامہ محمد بن موسیٰ المرابی المراکشی صفحہ ۲۶۱۔

محدثین کرام ہی صراطِ مستقیم پر ہیں

ہبۃ اللہ ابن حسین شیرازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ اشعار سنائے:

عَلَيْکَ بِاَصْحَابِ الْحَدِيْثِ فَاِنَّهُمْ　　عَلٰى مَنْهَجٍ لِلدِّيْنِ مَازَالَ مَعْلَمًا
وَمَا النُّوْرُ اِلَّا فِي الْحَدِيْثِ وَاَهْلِهٖ　　اِذَا مَا دَجَى اللَّيْلُ الْبَهِيْمُ وَاَظْلَمَا
وَاَعْلَى الْبَرَايَا مَنْ اِلَى السُّنَنِ اعْتَزٰى　　وَاَغْوَى الْبَرَايَا مَنْ اِلَى الْبِدَعِ انْتَمٰى
وَمَنْ تَرَکَ الْآثَارَ ضُلِّلَ سَعْيُهٗ　　وَهَلْ يَتْرُکُ الْآثَارَ مَنْ کَانَ مُسْلِمًا

تم محدثین کو لازم پکڑو کیونکہ وہ دین کے ایسے راستے پر ہیں جو ہمیشہ سے جانا پہچانا ہے۔

نور حدیث شریف میں ہے اور محدثین میں، جب رات سیاہ، گہری تاریک اور اندھیری ہو جائے۔

مخلوق میں سب سے زیادہ بلند وہ ہے جو سنتوں سے وابستہ ہو اور سب سے زیادہ گمراہ وہ ہے جو بدعتوں کی طرف منسوب ہو۔

جس نے آثار کو چھوڑ دیا اس کی کوشش رائگاں گئی اور کیا کوئی مسلمان آثار چھوڑ سکتا ہے؟

پکارو یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم لا امام علامہ محمد بن موسیٰ الحر لی المراکشی صفحہ ۲۶۱۔

ابوالفضل ہمدانی اور ابوالحسن حارثی کا بیان ہے کہ ابوطاہر سلفی نے ہمیں اپنے یہ اشعار سنائے:

دِیْنُ الرَّسُوْلِ وَشَرْعُهُ اَخْبَارُهُ   وَاَجَلُّ عِلْمٍ یُّقْتَفٰی آثَارُهُ

مَنْ کَانَ مُشْتَغِلًا بِهَا وَبِنَشْرِهَا   بَیْنَ الْبَرِیَّةِ لَاعَفَتْ آثَارُهُ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثیں آپ کا دین ہیں اور آپ کی شریعت ہیں، اور آپ کے آثار وہ عظیم ترین علم ہیں جن کی پیروی کی جاتی ہے۔

جو شخص انہیں حاصل کرنے اور ان کے پھیلانے میں مصروف ہو، اللہ تعالیٰ کرے کہ اس کے آثار مخلوق کے درمیان محو نہ ہوں۔

-☆-

پکارو یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم لامام علامہ محمد بن موسی المزولی المراکشی صفحہ ۲۶۴۔

احادیث مبارکہ آفات سے بچاؤ کیلئے قلعہ اور ڈھال ہیں

ہمیں علی بن خضر مالکی نے بیان کیا کہ ہمیں ابو منصور فتح بن محمد نے اپنا کلام سنایا:

حَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُنْسِيْ وَرَوْضَتِيْ
وَمَعْدِنُ لَذَّاتِيْ وَرَاحِيْ وَرَاحَتِيْ

وَحِصْنِي الَّذِيْ آوِيْ اِلَيْهِ وَجُنَّتِيْ
وَحِرْزِيْ مِنْ كُلِّ الْخُطُوْبِ وَعُلَّتِيْ

وَعَوْنِيْ عَلٰى مَنْ خَالَفَ الْحَقَّ وَارْتَضٰى
ضَلَالَاتِ اَهْوَاءٍ لَّهَا الْخَلْقُ زَلَّتِ

بِهٖ وَبِآيَاتِ الْكِتَابِ تَمَسُّكِيْ
وَمُعْتَمَدِيْ فِيْ كُلِّ حَالٍ وَّعِصْمَتِيْ

پکارو یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم لامام علامہ محمد بن موسی المرالی المراکشی صفحہ ۲۶۲۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث میرے لئے باغ، جائے اطمینان اور میری لذتوں اور راحت وسکون کا مرکز ہے۔

حدیث شریف میرا قلعہ ہے جس کی میں پناہ لیتا ہوں، میری ڈھال ہے، تمام مصیبتوں سے امان ہے اور میرا ہتھیار ہے۔

نیز حدیث اس شخص کے مقابل میری مددگار ہے جو حق کی مخالفت کرے اور خواہشات کی گمراہیوں کو پسند کرے جن کے سبب مخلوق گمراہ ہوئی ہے۔

میں حدیث شریف اور قرآنی آیات کو پکڑتا ہوں یہ ہر حال میں میرے اعتماد کی جگہ ہیں اور مجھے بچانے والی ہیں۔

-☆-

احادیث مبارکہ میں ہی راحت وسکون کا سامان ہے

ہمیں حافظ ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری نے بتایا کہ ہمیں حافظ ابوالحسن علی بن المفضل المقدسی نے اپنے درج ذیل اشعار سنائے:

لِكُلِّ امْرِیءٍ مَّافِيْهِ رَاحَةُ قَلْبِهٖ   فَيَاْنَسُ اِنْسَانٌ لِّصُحْبَةِ اِنْسَانِ

وَمَارَاحَتِيْ اِلَّا حَدِيْثُ مُحَمَّدٍ   وَاَصْحَابِهٖ وَالتَّابِعِيْنَ بِاِحْسَانِ

ہر شخص کے دل کی راحت کسی نہ کسی چیز میں ہوتی ہے چنانچہ ایک انسان دوسرے انسان کی صحبت سے مانوس ہوتا ہے۔

میری راحت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام اور احسان کے ساتھ ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کی احادیث مبارکہ میں ہے۔

-☆-

پکار و یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم للامام علامہ محمد بن موسیٰ المزوی المراکشی صفحہ ۲۶۳۔

حدیث وفقہ کے علاوہ

ہر علم وسوسہ ہے

حضرت حافظ منذری کے تقاضے پر میں نے دمیاط کی سرحد پر درج ذیل اشعار کہے:

جَلِيْسِيْ وَمَحْبُوْبِيْ حَدِيْثُ مُحَمَّدٍ
وَكُلُّ امْرِیءٍ يَصْبُوْ اِلٰى مَنْ يُجَالِسُ

وَصَحْبُ النَّبِيِّ اَكْرِمْ بِهٖ وَبِحِزْبِهٖ
عَلٰى مِثْلِ ذَا اَغْنِيْ اللَّبِيْبَ يُنَافِسُ

مُحَمَّدٌ وَاظَبَ دَرْسَ فِقْهٍ وَّسُنَّةٍ
فَكُلُّ عُلُوْمٍ بَعْدَ هٰذَا وَسَاوِسُ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث میری ہم نشین اور محبوب ہے اور ہر شخص اپنے ہم نشین سے محبت رکھتا ہے۔

یکا رویا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم للامام علامہ محمد بن موسیٰ المور ی المراکشی صفحہ ۲۶۳۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا گروہ کتنا معزز ہے؟ عقل مند آدمی کو ایسی ہستیوں کے ساتھ دلچسپی رکھنی چاہئے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ فقہ اور سنت کا درس دیا اس کے بعد تمام علوم دوسے ہیں۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف وَحیِ اِلٰہی

وحی کی ابتداء

غارحراء میں

عَنْ عَائِشَةَ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ:

اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – مِنَ الْوَحْيِ الرُّوْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَ تْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ، ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ ، فَكَانَ يَخْلُوبِغَارِ حِرَاءٍ ، فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهِ ، وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا ، حَتّٰى جَاءَ هُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَ هُ الْمَلَكُ فَقَالَ:

اِقْرَأْ ،قَالَ : مَا اَنَا بِقَارِئٍ ، قَالَ : فَاَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ، ثُمَّ اَرْسَلَنِي فَقَالَ : اِقْرَأْ ، قُلْتُ : مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ، ثُمَّ اَرْسَلَنِي فَقَالَ : اِقْرَأْ ، قُلْتُ : مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ، ثُمَّ اَرْسَلَنِي فَقَالَ:

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِی خَلَقَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ o اِقْرَأْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ ،فَرَجَعَ بِهَارَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ ، فَدَخَلَ عَلٰی خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا – فَقَالَ:

زَمِّلُوْنِی زَمِّلُوْنِی ، فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰی ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ ، فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ : لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰی نَفْسِی ، فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ:

كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْکَ اللّٰهُ اَبَدًا ، اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ ، وَتَقْرِی الضَّيْفَ ، وَتُعِيْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ.

فَانْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ حَتّٰی اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰی امْرَءًا تَنَصَّرَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِیَّ ، فَيَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكْتُبَ ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِیَ ، فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ:

يَاابْنَ عَمِّ ! اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْکَ ، فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ : يَا ابْنَ اَخِی مَاذَا تَرٰی؟ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – خَبَرَ مَارَاٰی ، فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ :

هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِی نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰی مُوْسٰی ، يَالَيْتَنِی فِيْهَا جَذَعًا ، لَيْتَنِی اَكُوْنُ حَيًّا اِذْ يُخْرِجُکَ قَوْمُکَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اَوَمُخْرِجِیَّ هُمْ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِیَ وَاِنْ يُدْرِكْنِی يَوْمُکَ اَنْصُرْکَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ،

ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّیَ ، وَفَتَرَ الْوَحْیُ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳)	جلد۱	صفحہ۲۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۳۹۲)	جلد۲	صفحہ۱۰۲۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۵۳)	جلد۳	صفحہ۱۵۹۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۵۵)	جلد۳	صفحہ۱۵۹۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۵۶)	جلد۳	صفحہ۱۵۹۵

ترجمة الحديث،

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا- نے فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کی ابتداء نیند میں سچے خوابوں کی صورت میں ہوئی۔ آپ جو بھی خواب دیکھتے وہ صبح کی سفیدی کی طرح نمودار ہو جاتا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلوت کو محبوب بنا دیا گیا تو آپ غار حراء میں خلوت اختیار فرماتے رہے اور تحنث فرماتے رہے۔ یعنی مسلسل کئی راتیں گھر تشریف لائے بغیر غار میں مصروف عبادت و بندگی رہے اور اس کیلئے گھر سے کھانے پینے کا سامان لے جاتے رہے۔ پھر آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے پھر اتنا ہی کھانے پینے کا سامان ساتھ لے جاتے رہے۔

یہاں تک کہ آپ غار حراء میں ہی تھے کہ حق آ گیا اللہ کا بھیجا ہوا فرشتہ حاضر ہوا۔

اس نے کہا: اِقْرَأْ پڑھیے۔ قَالَ: آپ نے فرمایا:

مَاأَنَابِقَارِیءٍ . میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فرشتے نے مجھے پکڑا سینے سے لگا کر خوب دبایا یہاں تک کہ میں نڈھال ہو گیا پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا:

اِقْرَأْ پڑھیے۔ میں نے جواباً کہا:

مَاأَنَابِقَارِیءٍ . میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔

فرشتے نے مجھے دوبارہ پکڑا سینے سے لگا کر خوب دبایا یہاں تک کہ میں نڈھال ہو گیا پھر اس

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۵۷)	جلد۳	صفحہ۱۵۹۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۹۸۲)	جلد۴	صفحہ۱۳۱۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶۰)	جلد۱	صفحہ۱۳۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳)	جلد۱	صفحہ۲۱۶
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح		

نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا:

اِقْرَأْ پڑھیے ۔میں نے جواب دیا:

مَااَنَابِقَارِیءٍ . میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔

اس فرشتے نے مجھے پھر پکڑا سینے سے لگا کر خوب دبایا پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا:

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِی خَلَقَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ o اِقْرَأْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ o.

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان آیات کریمہ کو لے کر گھر پلٹ آئے کہ آپ کا دل انور دھڑک رہا تھا تو آپ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا:

زَمِّلُوْنِی زَمِّلُوْنِی . مجھ پر چادر دے دو، مجھ پر چادر دے دو۔

گھر والوں نے آپ پر چادر دے دی یہاں تک کہ آپ سے ہیبت ورعب کی کیفیت جاتی رہی تو آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تو انہیں غار والی پوری بات بتا دی اور کہا:

مجھے اپنی جان کا خدشہ ہے ۔حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی:

کَلَّاوَاللّٰہِ مَایُخْزِیْکَ اللّٰہُ اَبَدًا،اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ،وَتَحْمِلُ الْکَلَّ وَتَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ،وَتَقْرِی الضَّیْفَ،وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ.

ایسا نہیں ہوسکتا۔اللہ کی قسم !اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔کیونکہ

آپ صلہ رحمی کرتے ہیں،

ناداروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں،

جس کے پاس کچھ نہیں (غرباءومساکین)انہیں کما کر کھلاتے ہیں،

مہمان نوازی کرتے ہیں اور

حق کے سلسلہ میں پیش آنے والی مصیبتوں پر آپ مدد فرماتے ہیں۔

پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو لے کر چلیں حتی کہ ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزی

کے پاس پہنچ گئیں جو زمانہ جاہلیت میں نصرانیت اختیار کر چکے تھے اور وہ عبرانی زبان لکھا کرتے تھے۔ اور وہ انجیل لکھا کرتے تھے جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا۔

وہ بوڑھے ہو چکے تھے اور ان کی بینائی بھی جاتی رہی تھی۔حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا:

اے میرے چچا زاد بھائی! اپنے بھتیجے کی بات سنیے۔

جناب ورقہ نے آپ سے فرمایا:

اے میرے بھتیجے! آپ کیا دیکھتے ہیں؟

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غار حراء میں جو دیکھا تھا اس کی انہیں خبر دے دی۔

حضرت ورقہ نے فرمایا:

یہ وہ ناموس –وحی لانے والا فرشتہ– ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔

کاش! میں اس ساعت جوان وتوانا ہوتا۔

کاش! میں اس وقت تک زندہ رہوں جب آپ کی قوم آپ کو شہر مکہ سے نکال دے گی۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا وہ میری قوم مجھے نکالنے والی ہے؟

انہوں نے کہا: ہاں۔جب بھی کوئی آدمی وہ بات لایا جو آپ لائے ہیں تو اس سے عداوت و دشمنی روا رکھی گئی۔اگر مجھے آپ کا زمانہ (زمانہ اعلان نبوت) نصیب ہوا تو میں آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔

اس کے بعد حضرت ورقہ تھوڑے دن ہی زندہ رہے اور وحی کے نزول کا سلسلہ کچھ وقت کیلئے رک گیا۔

-☆-

آسمان وزمین کے درمیان
وحی والے فرشتے کا کرسی پر بیٹھنا

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ ، فَقَالَ فِي حَدِيْثِهِ:

بَيْنَ اَنَا اَمْشِي اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ ، فَرَفَعْتُ رَاْسِي، فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ، فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ:

زَمِّلُوْنِي زَمِّلُوْنِي ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُo قُمْ فَاَنْذِرْ o وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ o وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ o وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ o

فَحَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴)	جلد۱	صفحہ۲۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۳۸)	جلد۲	صفحہ۹۹۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۲۵)	جلد۳	صفحہ۱۵۷۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۲۶)	جلد۳	صفحہ۱۵۷۶

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ۔

وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک فترۃ الوحی ۔وہ زمانہ جب پہلی وحی کے بعد سلسلہ وحی رک گیا کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حدیث پاک میں بیان فرمایا:

میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو دیکھا کہ وہ فرشتہ جو میرے پاس غار حراء میں آیا آسمان وزمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہے۔اس منظر سے مجھ پر ہیبت طاری ہوگئی۔میں گھر واپس لوٹ آیا تو میں نے گھر والوں سے کہا:

مجھ پر چادر دے دو، مجھ پر چادر دے دو۔

تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی:

يَاۤأَيُّهَا الْمُدَّثِّرْo قُمْ فَاَنْذِرْ o وَرَبَّكَ فَكَبِّرْo وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْo وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْo

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۵۴)	جلد۳	صفحہ۱۵۹۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۱۴)	جلد۴	صفحہ۱۹۵۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶۰)	جلد۱	صفحہ۱۳۹
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۸۳۵)	جلد۱۱	صفحہ۲۸۰
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۲۵)	جلد۳	صفحہ۳۶۱
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۲۱۵۸)	جلد۱	صفحہ۱۱۶۸
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۵۶۷)	جلد۱۰	صفحہ۳۱۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۳۳۰)	جلد۱۱	صفحہ۴۶۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۹۷۵)	جلد۱۲	صفحہ۵۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

اے چادر اوپر لینے والے! اٹھئے خبردار کیجئے عذاب الہی سے اور اپنے رب کی تکبیر بیان کیجئے۔اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے اور حسب سابق بتوں سے دور رہئے۔

اس کے بعد نزول وحی میں تیزی آ گئی اور لگاتار نازل ہونے لگی۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی طرف
وحی الٰہی

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – : اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرْسِ، وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ ، فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ ، وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا ، فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِي مَايَقُوْلُ:

قَالَتْ عَائِشَةُ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – : وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ ، فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا.

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲)	جلد۱	صفحہ۳۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۱۵)	جلد۲	صفحہ۹۹۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۳۳)	جلد۴	صفحہ۱۸۱۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۵۹)	جلد۴	صفحہ۴۰۶
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۱۳)	جلد۱	صفحہ۱۰۳
قال الالبانی:	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۲۱۵۱)	جلد۱	صفحہ۱۱۶۸
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۳۴)	جلد۳	صفحہ۴۹۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۸)	جلد۱	صفحہ۲۲۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۰۷)	جلد۱	صفحہ۴۸۰
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۰۸)	جلد۱	صفحہ۴۸۱
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۹۲۵)	جلد۷	صفحہ۲۴۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۰۶۳)	جلد۱۰	صفحہ۷۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۱۲۸)	جلد۱۷	صفحہ۵۵۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۰۷۸)	جلد۱۸	صفحہ۱۵۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۰۷۶)	جلد۱۸	صفحہ۱۵۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۸۴۶)	جلد۱۱	صفحہ۲۸۱
قال المحقق	صحیح		

کبھی کبھی مجھ پر وحی الہٰی گھنٹی کی آواز کی طرح نازل ہوتی ہے۔وحی کی یہ حالت مجھ پر بہت بھاری ہوتی ہے۔جب مجھ پر وحی کی یہ حالت ختم ہوتی ہے تو اس وحی کی حالت میں اللہ کا جو ارشاد ہوتا ہے میں اسے یاد کر چکا ہوتا ہوں۔اور کبھی کبھی وحی کا فرشتہ انسانی صورت میں مجھ پر ظاہر ہوتا ہے وہ مجھ سے کلام کرتا ہے تو وہ جو وحی لاتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

میں نے دیکھا جب آپ پر سخت سردی کے دن وحی نازل ہو رہی تھی۔جب وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ کے قطرات بہہ رہے تھے۔

-☆-

نزول وحی کے وقت
زبان کو حرکت نہ دینا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا – فِی قَوْلِہٖ تَعَالٰی:

لَا تُحَرِّکْ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِہٖ. قَالَ:

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – یُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِیْلِ شِدَّۃً ،

وَکَانَ مِمَّا یُحَرِّکُ شَفَتَیْہِ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا – :

فَاَنَا اُحَرِّکُھُمَا کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – یُحَرِّکُھُمَا.

فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

لَا تُحَرِّکْ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِہٖ○ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ وَقُرْءَانَہٗ.

قَالَ : جَمْعُہٗ لَکَ فِی صَدْرِکَ وَتَقْرَاَہٗ:

فَاِذَا قَرَاْنٰہُ فَاتَّبِعْ قُرْءَانَہٗ.

قَالَ : فَاسْتَمِعْ لَہٗ وَاَنْصِتْ.

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ.

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا اَنْ تَقْرَأَهُ ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ ، فَاِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيْلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – كَمَا قَرَأَهُ.

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ ابن عباس – رضی اللہ عنہما – نے اللہ تعالیٰ کے ارشادگرامی:

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ.

اے رسول کریم! آپ اپنی زبان کو حرکت نہ دیجئے (نزول وحی کے وقت) تاکہ آپ اس

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۲۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۷۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۲۸)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۷۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۲۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۷۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۴۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۲۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۵۲۴)	جلد ۴	صفحہ ۲۳۵۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۴۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۰
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۸۵۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۸۶
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۲۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۶۴
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۰۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۸۱
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۵۷۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۱۹
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۵۷۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۲۰
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۵۷۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۲۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۱۰)	جلد ۲	صفحہ ۴۲۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۱۹۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

وحی کوجلدی یاد کرلیں- کے بارے میں فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزول قرآن کے وقت تکلیف محسوس فرماتے تھے اور آپ اس سے اپنے ہونٹوں کوحرکت دیتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

میں ان ہونٹوں کو ایسے حرکت دیتا ہوں جیسے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں حرکت دیا کرتے تھے۔تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی:

لَا تُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهٖO اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْءَ انَهٗ.

آپ اپنی زبان کوحرکت نہ دیجئے کہ آپ اسے جلدی یاد کرلیں۔بے شک اس کوجمع کرنا اور پڑھانا ہماری ذمہ داری ہے۔جمع سے مراد اس کا آپ کیلئے آپ کے سینے میں جمع کردینا اور آپ کا اس کی تلاوت کرنا۔

فَاِذَا قَرَأْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْءَ انَهٗ.

اور جب ہم اس قرآن کوپڑھ چکیں تو ہمارے پڑھنے کی پیروی کریں۔

آپ نے اس کی تفسیر میں فرمایا: اسے غور سے سنئے اور (دوران وحی) خاموش رہئے۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ.

پھر اس کا بیان کرنا بھی ہمارے ذمہ ہے پھر ہمارے ذمہ ہے کہ آپ اس کوپڑھیں۔

اس کے بعد حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جبریل امین آتے وحی لیکر تو اسے غور سے سنتے۔جب جبریل امین چلے جاتے تو آپ اس کی ایسے تلاوت فرماتے جیسے جبرائیل امین نے تلاوت فرمائی ہوتی۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور

حضرت جبریل امین علیہ السلام کا

رمضان المبارک میں قرآن کریم کا دور کرنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا – قَالَ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا یَكُوْنُ فِی رَمَضَانَ حِیْنَ یَلْقَاہُ جِبْرِیْلُ – عَلَیْہِ السَّلَامُ – وَكَانَ یَلْقَاہُ فِی كُلِّ لَیْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَیُدَارِسُہُ الْقُرْآنَ ، فَلَرَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ –اَجْوَدُ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَةِ .

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ خصوصا رمضان المبارک

میں جب جبریل امین علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے تو اس وقت سب سے زیادہ سخی ہوتے۔

جبریل امین علیہ السلام آپ سے رمضان المبارک کی ہر رات ملتے تھے اور آپ سے قرآن کریم کا دور کرتے تھے تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر و بھلائی میں چھوڑی ہوئی ہوا سے زیادہ سخی ہوتے۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶)	جلد۱	صفحہ۲۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۹۰۲)	جلد۲	صفحہ۵۶۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۲۰)	جلد۲	صفحہ۹۹۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۵۵۴)	جلد۳	صفحہ۱۱۰۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۹۷)	جلد۳	صفحہ۱۲۱۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۰۸)	جلد۴	صفحہ۱۸۰۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۸۵۲)	جلد۱۱	صفحہ۴۱۷
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۴۳۱۶)	جلد۳	صفحہ۹۲
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۹۳۹)	جلد۷	صفحہ۲۲۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۰۴۲)	جلد۲	صفحہ۳۹۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۱۶)	جلد۳	صفحہ۱۷۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۴۴۰)	جلد۸	صفحہ۲۲۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰۲۱)	جلد۲	صفحہ۳۵۷
قال الالبانی	متفق علیہ		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۷۸۰۵)	جلد۴	صفحہ۴۱۷

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی
ہرقل-شاہِ روم- کی زبان سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهُ:

اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، كَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ ، فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – مَادَّ فِيْهَا اَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ فَاَتَوْهُ وَهُمْ بِاِيْلِيَاءَ ، فَدَعَاهُمْ وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّوْمِ ، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَدَعَا بِالتَّرْجُمَانِ ، فَقَالَ:

اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا بِهٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ ؟ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ :

قُلْتُ : اَنَا اَقْرَبُهُمْ ، فَقَالَ : اَدْنُوْهُ مِنِّيْ ، وَقَرِّبُوْا اَصْحَابَهٗ فَاجْعَلُوْهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهٖ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ :

قُلْ لَهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ ، فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ ، فَوَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ اَنْ يَاْثِرُوْا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ ، ثُمَّ كَانَ اَوَّلَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَنْ قَالَ:

كَيْفَ نَسَبُهٗ فِيْكُمْ ؟ قُلْتُ : هُوَ فِيْنَا ذُوْ نَسَبٍ ، قَالَ:

فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ اَحَدًا قَطُّ قَبْلَهُ ؟ قُلْتُ : لَا ۔ قَالَ:

فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ؟ قُلْتُ : لَا ۔ قَالَ:

فَاَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ ؟ فَقُلْتُ : ضُعَفَاؤُهُمْ ۔ قَالَ:

اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ ؟ قُلْتُ : بَلْ يَزِيْدُوْنَ ۔ قَالَ:

فَهَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ سَخْطَةً لِدِيْنِهِ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ؟ قُلْتُ : لَا ۔ قَالَ:

فَهَلْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكِذْبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ ؟ قُلْتُ : لَا ۔ قَالَ:

فَهَلْ يَغْدِرُ ؟ قُلْتُ : لَا ، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِىْ مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيْهَا، قَالَ : وَلَمْ يُمْكِنِّى كَلِمَةٌ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْأً غَيْرُ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ قَالَ:

فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ۔ قَالَ : فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ ؟ قُلْتُ :اَلْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ يَنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ ،قَالَ:

فَمَاذَا يَاْمُرُكُمْ ؟ قُلْتُ : يَقُوْلُ :

اُعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ، وَاتْرُكُوْا مَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ ، وَيَاْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ ۔ فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ:

اِنِّى سَاَلْتُکَ عَنْ نَسَبِهٖ ، فَذَكَرْتَ اَنَّهُ فِيْكُمْ ذُوْ نَسَبٍ ، وَكَذٰلِکَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا۔

وَسَاَلْتُکَ هَلْ قَالَ اَحَدٌ مِنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ ، فَذَكَرْتَ اَنْ لَا ، فَقُلْتُ : لَوْ كَانَ اَحَدٌ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ ، لَقُلْتُ رَجُلٌ يَتَاَسّٰى بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهُ۔

وَسَاَلْتُکَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ ، فَذَكَرْتَ اَنْ لَا ، قُلْتُ : لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ ، قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْکَ اَبِيْهِ۔

وَسَاَلْتُکَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكِذْبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ ، فَذَكَرْتَ اَنْ لَا

فَقَدْ اَعْرِفُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكِذْبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ.

وَسَاَلْتُکَ اَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ اتَّبَعُوْهُ،فَذَكَرْتَ اَنَّ ضُعَفَاءَ هُمْ اتَّبَعُوْهُ ، وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ.

وَسَاَلْتُکَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ ، فَذَكَرْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ ، وَكَذٰلِکَ اَمْرُ الْاِيْمَانِ حَتّٰى يَتِمَّ .

وَسَاَلْتُکَ اَيَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ ، فَذَكَرْتَ اَنْ لَا ، وَكَذٰلِکَ الْاِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ .

وَسَاَلْتُکَ هَلْ يَغْدِرُ ، فَذَكَرْتَ اَنْ لَا ، وَكَذٰلِکَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ.

وَسَاَلْتُکَ بِمَا يَاْمُرُكُمْ ، فَذَكَرْتَ اَنَّهُ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ، وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ ، وَيَاْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ فَاِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَسَيَمْلِکُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ ، وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهُ خَارِجٌ ، لَمْ اَكُنْ اَظُنُّ اَنَّهُ مِنْكُمْ ، فَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّي اَخْلُصُ اِلَيْهِ ، لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمِهٖ ، ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – الَّذِيْ بُعِثَ بِهٖ دِحْيَةَ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى ، فَدَفَعَهُ اِلٰى هِرَقْلَ فَقَرَاَهُ ، فَاِذَا فِيْهِ :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ : سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ، اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَدْعُوْکَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ ، اَسْلِمْ تَسْلَمْ ، يُؤْتِکَ اللّٰهُ اَجْرَکَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْکَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ، وَ

يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِکَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ٥.

قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ : فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ ، وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ، كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَاُخْرِجْنَا ، فَقُلْتُ لِاَصْحَابِى :

لَقَدْ أَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِى كَبْشَةَ اِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِى الْاَصْفَرِ ، فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا اَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَىَّ الْاِسْلَامَ .

وَكَانَ ابْنُ النَّاطُوْرِ ، صَاحِبُ اِيْلِيَاءَ وَهِرَقْلَ ، اُسْقُفًّا عَلٰى نَصَارَى الشَّامِ يُحَدِّثُ اَنَّ هِرَقْلَ حِيْنَ قَدِمَ اِيْلِيَاءَ ، اَصْبَحَ يَوْمًا خَبِيْثَ النَّفْسِ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ بِطَارِقَتِهِ: قَدِ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ ، قَالَ ابْنُ النَّاطُوْرِ:

وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِى النُّجُوْمِ فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ سَاَلُوْهُ : اِنِّى رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ حِيْنَ نَظَرْتُ فِى النُّجُوْمِ اَنَّ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ ، فَمَنْ يَخْتَتِنُ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ؟ قَالُوْا : لَيْسَ يَخْتَتِنُ اِلَّا الْيَهُوْدُ ، فَلَا يُهِمَّنَّكَ شَاْنُهُمْ وَاكْتُبْ اِلٰى مَدَائِنِ مُلْكِكَ ، فَيَقْتُلُوْا مَنْ فِيْهِمْ مِنَ الْيَهُوْدِ ، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى اَمْرِهِمْ اُتِىَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ اَرْسَلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ:

اذْهَبُوْا فَانْظُرُوْا اَمُخْتَتِنٌ هُوَ اَمْ لَا ؟ فَنَظَرُوْا اِلَيْهِ فَحَدَّثُوْهُ اَنَّهُ مُخْتَتِنٌ ، وَسَاَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ ، فَقَالَ : هُمْ يَخْتَتِنُوْنَ ، فَقَالَ هِرَقْلُ :

هٰذَا مُلْكُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ ، ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ اِلٰى صَاحِبٍ لَهُ بِرُوْمِيَةَ ، وَكَانَ نَظِيْرَهُ فِى الْعِلْمِ ، وَسَارَ هِرَقْلُ اِلٰى حِمْصَ ، فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتّٰى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهِ يُوَافِقُ رَاْىَ هِرَقْلَ عَلٰى خُرُوْجِ النَّبِىِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَاَنَّهُ نَبِىٌّ فَاَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّوْمِ فِى دَسْكَرَةٍ لَهُ بِحِمْصَ ، ثُمَّ اَمَرَ بِاَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ ، ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ:

يَامَعْشَرَ الرُّوْمِ هَلْ لَكُمْ فِى الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ ، وَاَنْ يَثْبُتَ مُلْكُكُمْ ، فَتُبَايِعُوْا هٰذَا النَّبِىَّ ؟ فَحَاصُوْا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ اِلَى الْاَبْوَابِ ، فَوَجَدُوْهَا قَدْ غُلِّقَتْ ، فَلَمَّا

رَاَى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ ، وَاَيِسَ مِنَ الْاِيْمَانِ قَالَ : رُدُّوْهُمْ عَلَيَّ ، وَقَالَ : اِنِّي قُلْتُ مَقَالَتِي آنِفًا اَخْتَبِرُبِهَا شِدَّتَكُمْ عَلَى دِيْنِكُمْ ، فَقَدْ رَاَيْتُ ، فَسَجَدُوْا لَهُ وَرَضُوْا عَنْهُ ، فَكَانَ ذٰلِكَ آخِرَ شَاْنِ هِرَقْلَ.

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہیں حضرت ابو سفیان بن حرب-رضی اللہ عنہ- نے خبر دی کہ

روم کے بادشاہ-ہرقل نے انہیں بلا بھیجا جبکہ وہ قریش کے ایک قافلہ میں تھے۔ یہ تاجر تھے اور ملک شام میں تھے اس مدت میں جو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ کے موقع پر ابو سفیان اور کفار قریش سے مقرر فرمائی تھی۔

ابو سفیان اپنے قافلہ والوں کے ہمراہ ہرقل کے پاس آئے جبکہ وہ بیت المقدس میں تھا۔ اس بادشاہ نے انہیں بلایا اس حال میں کہ اس کے ارد گرد روم کے امراء ورؤساء بیٹھے تھے۔ پھر اس نے

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷)	جلد۱	صفحہ۲۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۷۷۳)	جلد۳	صفحہ۱۳۹۳
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۷۱۷)	جلد۳	صفحہ۸۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۵۱۳۶)	جلد۳	صفحہ۲۶۱
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۷۰)	جلد۳	صفحہ۷۹
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۷۱)	جلد۳	صفحہ۸۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۷۲)	جلد۳	صفحہ۸۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۸۳۲)	جلد۱۱	صفحہ۲۷۰
قال المحقق	صحیح		

انہیں اپنے ترجمان سمیت بلایا اس بادشاہ نے کہا:

تم میں سے قریبی رشتہ دار کون ہے اس آدمی کا جو اپنے آپ کو نبی گمان کرتا ہے؟

ابوسفیان نے کہا: میں نے کہا:

ان تمام سے میں اس کا قریبی رشتہ دار ہوں۔

بادشاہ نے کہا:

اسے میرے قریب کر دو اور

اس کے ساتھیوں کو بھی قریب کر دو، انہیں اس کی پشت کے پیچھے بٹھا دو۔پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا:

ان سے کہو میں اس آدمی جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے کے بارے میں کچھ پوچھنے لگا ہوں۔اگر یہ مجھ سے جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کر دینا۔پس اللہ کی قسم! اگر جھوٹ بولنے کی بدنامی کا خوف نہ ہوتا تو میں وہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ضرور جھوٹ بول دیتا۔

پھر اس بادشاہ نے آپ سے متعلق مجھ سے سب سے پہلا سوال پوچھا وہ یہ تھا۔

اس کا خاندانی نسب تم میں کیسا ہے؟

میں نے کہا: وہ ہم میں اعلیٰ نسب والا ہے۔

اس نے کہا: کیا یہ قول کہ میں نبی ہوں تم میں سے کسی نے اس سے پہلے کبھی کہا؟

میں نے کہا: نہیں۔

اس نے پوچھا: کیا اس کے آباءواجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟

میں نے کہا: نہیں۔

اس نے کہا: کیا قوم کے اشراف بڑے لوگوں نے اس کی پیروی کی ہے یا کمزور لوگوں نے؟

میں نے کہا: قوم کے کمزور لوگوں نے اس کی پیروی کی ہے۔

اس نے کہا: کیا وہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟

میں نے کہا: بلکہ وہ بڑھ رہے ہیں۔

اس نے کہا: کیا ان میں سے کوئی اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس دین سے ناراض ہو کر مرتد ہوا ہے؟

میں نے کہا: نہیں۔

اس نے کہا: جو اس نے کہا کہ میں اللہ کا نبی ہوں اس قول سے پہلے کیا تم اس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے؟

میں نے کہا :نہیں۔

اس نے کہا: کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟

میں نے کہا: نہیں۔ہم اب اس سے معاہدہ کی ایک مدت میں ہیں ہم نہیں جانتے وہ اس معاہدہ کے بارے میں کیا کرنے والا ہے۔ابوسفیان نے کہا:

اس فقرے کے علاوہ مجھے اور کہیں کوئی بات اپنی طرف سے داخل کرنے کا موقعہ نہ ملا۔

اس نے کہا: کیا تم نے اس سے لڑائی کی ہے؟

میں نے کہا: ہاں۔

اس نے کہا: تمہاری اس سے لڑائی کیسی رہی؟

میں نے کہا: ہم میں اور اس کے درمیان لڑائی ڈولوں کی طرح رہی کبھی ہم نے اسے نقصان پہنچایا کبھی اس نے ہمیں نقصان پہنچایا۔

اس نے کہا: وہ تمہیں کس چیز کا حکم دیتا ہے؟

میں نے کہا: وہ ہمیں کہتا ہے اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی

کوشریک نہ ٹھہراؤ۔اور چھوڑ دوان معبودان باطل کوجن کی تمہارے آباءواجداد عبادت کرتے رہے۔
وہ ہمیں حکم دیتا ہے نماز پڑھنے کا، سچ بولنے کا،پاکدامن رہنے کااور صلہ رحمی کا۔

اس بادشاہ روم ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا: اسے کہو:

میں نے تجھ سے اس کےنسب کے بارے میں پوچھاتو تو نے جواب دیا وہ ہم میں اعلیٰ نسب والا ہے۔ایسے ہی رسولان کرام اپنی قوم کےنسب میں مبعوث ہوتے ہیں۔

میں نے تجھ سے پوچھا-کیا یہ بات کہ میں اللہ کا نبی ہوں تم میں سے کسی نے اس سے پہلے کہی ؟تو تو نے کہا:نہیں۔میں نے کہا:اگراس سے پہلے یہ بات کسی نے کہی ہوتی تو میں کہتا وہ ایک آدمی ہے جواس سے پہلے کہی گئی بات کی پیروی کررہا ہے۔

میں نے تجھ سے پوچھا: کیااس کے آباؤاجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟تو نے جواب دیانہیں۔

میں کہتاہوں:

اگراس کے آباؤاجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا یہ ایسا آدمی ہے جواپنے باپ کی بادشاہت کاطلبگار ہے۔

اورمیں نے یہ پوچھا: کہ جوبات اس نے کہی ہےاس دعویٰ نبوت سے پہلےتم نے کبھی اس پر جھوٹ بولنے کی تہمت لگائی؟

تو تم نے جواب دیا کہ نہیں۔اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ وہ شخص لوگوں پرتو جھوٹ باندھنے سے پرہیز کرےاوراللہ پر جھوٹ بولے۔

میں نے یہ بھی دریافت کیا کہ بڑے لوگ اس کی پیروی کررہے ہیں یا کمزور؟تو تم نے جواب دیا:

کمزورلوگوں نے اس کی پیروی کی ہے۔اوراس قسم کے لوگ ہی پیغمبروں کے پیروکار

ہوتے ہیں۔

میں نے پوچھا: وہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ تم نے کہا:

بڑھ رہے ہیں اور ایمان ایسے ہی ہوتا ہے جب اس کی تازگی دلوں کو پہنچ جائے۔

پھر میں نے پوچھا: کیا اس دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص متنفر ہو کر مرتد بھی ہوا ہے؟

تو تم نے جواب دیا: نہیں۔ اور ایمان کا یہی حال ہوتا ہے کہ اس کی چاشنی جب دل میں سما جاتی ہے تو پھر نکلتی نہیں۔

اور میں نے دریافت کیا: کہ کیا وہ عہد شکنی بھی کرتا ہے؟

تو تم نے کہا: نہیں۔ اور رسول ایسے ہی ہوتے ہیں وہ دھوکہ نہیں کرتے۔

میں نے یہ بھی پوچھا: کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟

تو تم نے کہا: وہ اللہ کی عبادت کرنے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہ ٹھہرانے کا حکم دیتا ہے، تمہیں بت پرستی سے منع کرتا ہے اور تمہیں نماز، سچائی اور پاکدامنی اختیار کرنے کے متعلق کہتا ہے تو جو کچھ تم نے بتایا ہے اگر وہ صحیح ہے تو یہ شخص بہت جلد اس جگہ کا مالک ہو جائے گا جہاں میرے یہ دونوں قدم ہیں۔

میں جانتا تھا کہ یہ نبی آنے والا ہے لیکن میرا یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا۔ اگر مجھے یقین ہوتا کہ میں اس کے پاس پہنچ سکوں گا تو اس سے ملاقات کی ضرور زحمت اٹھاتا اگر میں اس کے پاس مدینہ میں ہوتا تو ضرور اس کے پاؤں دھوتا۔

اس کے بعد ہرقل نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ خط منگوایا جو آپ نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ذریعے حاکم بصری کے پاس بھیجا تھا اور اس نے وہ خط ہرقل کو پہنچا دیا تھا۔ ہرقل نے اسے پڑھا اس میں یہ لکھا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ : سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ، اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ ، اَسْلِمْ تَسْلَمْ ، يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ، وَ

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝۔

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہرقل عظیم روم کے نام۔

اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے اس کے بعد میں تجھے کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی دعوت دیتا ہوں، مسلمان ہو جا تو محفوظ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ تجھے دوہرا اجر دے گا۔ پھر اگر تو یہ بات نہ مانے تو تیری رعایا کا گناہ بھی تجھی پر ہوگا۔

اے اہل کتاب !ایک ایسی بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے۔ ہم اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور ہم میں سے کوئی اللہ کے علاوہ ایک دوسرے کو اپنا رب نہ سمجھے۔ پس اگر یہ لوگ اعراض کریں تو صاف کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو فرمانبردار ہیں۔

ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا: جب ہرقل جو کہنا چاہتا تھا کہہ چکا اور خط پڑھ کر فارغ ہوا تو اس کے پاس شور اٹھا اور آوازیں بلند ہوئیں اور ہم باہر نکال دیئے گئے۔ میں نے باہر آ کر اپنے ساتھیوں سے کہا:

ابوکبشہ کے بیٹے کا معاملہ بڑا زور پکڑ گیا اس سے تو رومیوں کا بادشاہ بھی ڈرتا ہے۔ اس روز کے بعد مجھے برابر یقین رہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غالب آ کر رہیں گے۔ یہاں تک

کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اندر اسلام داخل کر دیا۔

ابن ناطور جو ایلیاء کے گورنر ہرقل کا مصاحب اور شام کے عیسائیوں کا پادری تھا۔ بیان کرتا ہے:

ہرقل جب ایلیاء (بیت المقدس) آیا تو ایک روز صبح کے وقت خبیث النفس بیدار ہوا اور اس کے ایک مصاحب نے کہا ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کی طبیعت کچھ بجھی بجھی سی ہے۔

ابن ناطور نے کہا: ہرقل ماہر نجومی اور ستارہ شناس تھا جب لوگوں نے اس سے پوچھا تو کہنے لگا: میں نے آج رات تاروں پر ایک نگاہ ڈالی تو دیکھتا ہوں کہ ختنہ کرنے والوں کے بادشاہ کا ظہور ہو چکا ہے۔ بتاؤ ان دنوں کونسی قوم ختنہ کرتی ہے؟

مصاحب کہنے لگے: یہودیوں کے سوا کوئی ختنہ نہیں کرتا ان سے فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں۔ آپ اپنی سلطنت کے شہروں میں حکم بھیج دیں کہ وہاں کے تمام یہودیوں کو قتل کر دیا جائے۔

اس گفتگو کے دوران ہی ہرقل کے سامنے ایک شخص پیش کیا گیا جسے شاہِ غسان نے بھیجا تھا اور وہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال بیان کرتا تھا۔ جب ہرقل نے اس سے تمام معلومات حاصل کر لیں تو کہنے لگا کہ اسے لے جاؤ اور دیکھو کہ اس کا ختنہ ہوا ہے یا نہیں؟ لوگوں نے اسے دیکھا اور ہرقل کو بتایا کہ اس کا ختنہ ہوا ہے۔

ہرقل نے اس سے دریافت کیا کہ عرب میں ختنہ کرتے ہیں؟ اس نے کہا: ہاں وہ ختنہ کرتے ہیں۔ تب ہرقل نے کہا:

یہی۔رسول۔اس امت کا بادشاہ ہے جس کا ظہور ہو چکا ہے۔ پھر ہرقل نے اپنے علم میں ہم پلہ ایک دوست کو رومیہ میں خط لکھا اور خود حمص روانہ ہو گیا۔ ابھی حمص نہیں پہنچا تھا کہ اسے اپنے دوست کا جواب موصول ہو گیا۔ اس کی رائے بھی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہر ہونے میں ہرقل کے موافق تھی کہ آپ نبی برحق ہیں۔

آخر حمص پہنچ کر اس نے روم کے سرداروں کو اپنے محل میں آنے کی دعوت دی۔جب وہ آ گئے تو اس نے حکم دے کر دروازہ بند کروا دیا پھر بالاخانہ سے انہیں دیکھا اور کہنے لگا:

روم کے لوگو! اگر تم اپنی کامیابی، بھلائی اور بادشاہت پر قائم رہنا چاہتے ہو تو اس نبی کی بیعت کرلو۔

یہ اعلان حق سنتے ہی وہ لوگ جنگلی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف دوڑے، دیکھا تو وہ بند تھے۔اب جب ہرقل نے ان کی نفرت کو دیکھا اور ان کے ایمان لانے سے مایوس ہوا تو کہنے لگا:

ان سرداروں کو میرے پاس لاؤ۔جب وہ آئے تو کہنے لگا کہ میں نے ابھی جو بات تمہیں کی تھی وہ صرف آزمانے کیلئے تھی کہ دیکھوں تم اپنے دین پر کس قدر مضبوط ہو؟ اب میں وہ دیکھ چکا۔پھر تمام حاضرین نے اسے سجدہ کیا اور اس سے راضی ہو گئے۔

یہ ہرقل کے ایمان لانے کے متعلق آخری بات ہے۔

-☆-

نزول وحی کے وقت

سرِاقدس کا جھک جانا

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ نَكَسَ عَلَيْهِ رَأْسَهُ وَنَكَسَ اَصْحَابُهُ رُءُ وْسَهُمْ ،فَلَمَّا اُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ.

ترجمة الحديث،

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سرانور جھکا لیتے ۔آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے ۔جب وحی کی آمد ختم ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر مبارک اٹھا لیتے تھے۔

-☆-

صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۳۳۵) جلد۴ صفحہ ۱۸۱۷

نزول وحی کے وقت

تکلیف ہونا اور چہرہ انور کا رنگ متغیر ہونا

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

كَانَ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – إِذَا أُنْزِلَ عَلَیْهِ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ، قَالَ:

فَأُنْزِلَ اللّٰهُ عَلَیْهِ ذَاتَ یَوْمٍ، فَلُقِیَ كَذٰلِكَ فَلَمَّا سُرِّیَ عَنْهُ قَالَ:

خُذُوْا عَنِّیْ، قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا، الثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ، الثَّیِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجْمًا بِالْحِجَارِ، وَالْبِكْرُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْیُ سَنَةٍ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (١٦٩٠)	جلد٣	صفحہ١٣١٦
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (٣٣٨٩)	جلد٣	صفحہ٣١٣
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٣٣١٥)	جلد١	صفحہ٦١٣
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (٤٤١٥)	جلد٣	صفحہ٦٠
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس نزول وحی سے تکلیف پہنچتی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا۔

آپ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ایک دن اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی تو آپ کو اسی طرح تکلیف ہوئی۔ جب یہ تکلیف جاتی رہی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۴۱۶)	جلد۳	صفحہ۶۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۴۳۴)	جلد۲	صفحہ۱۳۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۴۲۵)	جلد۱۰	صفحہ۲۷۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۴۲۶)	جلد۱۰	صفحہ۲۷۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۴۲۷)	جلد۱۰	صفحہ۲۷۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۱۰۴)	جلد۶	صفحہ۴۰۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۱۰۵)	جلد۶	صفحہ۴۰۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۱۰۶)	جلد۶	صفحہ۴۰۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۸۵۳)	جلد۱۲	صفحہ۳۶۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۵۵۰)	جلد۳	صفحہ۲۳۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۸۱۴)	جلد۳	صفحہ۴۴۳
قال المحقق	صحیح		

مجھ سے احکام شریعت سیکھ لو، اللہ نے ان عورتوں کیلئے راستہ بنا دیا ہے۔

شادی شدہ زانی یا زانیہ کی سزا سو کوڑے اور پتھروں سے رجم کرنا ہے اور غیر شادی شدہ زانی یا زانیہ کی سزا سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی ہے۔

-☆-

نزول وحی کے وقت
چہرہ انور کا رنگ سرخ ہونا اور
لمبے سانس جیسی آواز آنا

كَانَ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ يَقُوْلُ:

لَيْتَنِيْ أَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ سَلَّمَ – حِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ ، قَالَ:

فَبَيْنَا النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – بِالْجِعِرَّانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهٖ، مَعَهُ فِيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهٖ ، إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ ، فَقَالَ:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَرَى فِيْ رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِيْ جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيْبٍ ؟ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى بِيَدِهٖ أَنْ تَعَالَ ، فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ ، فَإِذَا النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ:

أَيْنَ الَّذِيْ سَأَلَنِيْ عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا ؟ فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهٖ ، فَقَالَ:

أَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ، ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ.

ترجمة الحديث،

یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ کاش میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حالت میں دیکھوں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوتی ہے۔

ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعرانہ میں تشریف فرما تھے۔آپ پر کپڑے کا سایہ کیا گیا تھا۔اور آپ کے پاس آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ موجود تھے۔اتنے میں ایک (دیہاتی) اعرابی آیا جس پر ایک جبہ (لمبی قمیص نما کپڑا) تھا جس پر خوشبو لگی ہوئی تھی۔اس

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۵۳۶)	جلد۱	صفحہ۴۵۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۷۸۹)	جلد۱	صفحہ۵۱۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۳۲۹)	جلد۳	صفحہ۱۳۰۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۸۵)	جلد۳	صفحہ۱۲۰۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۱۸۰)	جلد۲	صفحہ۸۳۶
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۸۵۰)	جلد۱۱	صفحہ۲۸۲
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۶۳۳)	جلد۴	صفحہ۲۳
کنز العمال	رقم الحدیث (۱۲۳۰۶)	جلد۱	صفحہ۴۶۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۸۷۲)	جلد۱۴	صفحہ۱۵
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۸۸۶۰)	جلد۵	صفحہ۱۰
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۸۱۹)	جلد۱	صفحہ۵۱۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۸۲۰)	جلد۱	صفحہ۵۱۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۸۲۱)	جلد۱	صفحہ۵۱۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۸۲۲)	جلد۱	صفحہ۵۱۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۶۶۸)	جلد۲	صفحہ۲۵۰
قال الالبانی	صحیح		

اعرابی نے کہا:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے خوشبو لگانے کے بعد عمرہ والے احرام میں قمیص پہن لی ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت یعلی کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آؤ۔ یعلی نے آکر خیمے میں سر داخل کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کا رنگ سرخ ہو چکا تھا اور لمبے سانسوں جیسی آواز آرہی تھی۔ کچھ وقت آپ کی یہی حالت رہی پھر موقوف ہوگئی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

وہ شخص کہاں ہے جس نے ابھی عمرہ کے بارے میں مجھ سے پوچھا تھا؟ اس اعرابی کو تلاش کر کے لایا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اپنے احرام والی خوشبو کو تین دفعہ دھولے اور جبے کو اتار دے۔ پھر عمرہ میں وہی کر جو تو اپنے حج میں کرتا ہے۔

-☆-

نزولِ وحی کے وقت

جسم اطہر کا سخت بھاری ہو جانا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّهُ قَالَ:

رَاَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – اَمْلٰى عَلَيْهِ.

لَايَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ.

قَالَ: فَجَاءَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَو اَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ، وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ وَفَخِذُهُ عَلٰى فَخِذِي، فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ تُرَضَّ فَخِذِيْ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ، غَيْرُ اُوْلِي الضَّرَرِ.

ترجمة الحديث:

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے مروان بن الحکم کو مسجد

میں بیٹھے ہوئے دیکھا اس نے ہمیں خبر دی کہ اسے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے (زید کو):

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔

گھروں میں بیٹھنے والے مومن اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے ۔لکھائی تو حضرت سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ آئے ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے یہ آیت لکھا رہے تھے ۔

حضرت سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! اگر میں جہاد کی استطاعت رکھتا تو جہاد کرتا ۔وہ نابینا تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل کی اور آپ کی ران میری ران پر تھی جو مجھ پر وحی کے نزول کے وقت سخت بھاری ہوگئی حتی کہ مجھے ڈر ہوا کہ میری ران کچل جائے گی ۔پھر یہ حالت ختم ہوئی تو مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ کے بعد اللہ نے نازل فرمایا:

غَيْرُ أُوْلِي الضَّرَرِ ،شرعی معذور لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں ۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸۳۲)	جلد۲	صفحہ۸۷۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۵۹۲)	جلد۳	صفحہ۱۳۹۸
السنن الکبری	رقم الحدیث (۴۲۹۲)	جلد۴	صفحہ۲۷۰
السنن الکبری	رقم الحدیث (۴۲۹۳)	جلد۴	صفحہ۲۷۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۴۹۳)	جلد۱۶	صفحہ۳۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۵۵۸)	جلد۱۶	صفحہ۵۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۰۳۳)	جلد۳	صفحہ۲۲۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۷۱۳)	جلد۱۱	صفحہ۱۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ قوی		

مصادر ومراجع

۱۔ قرآن کریم

۲۔ صحیح البخاری

للامام محمد بن اسماعیل البخاری

تحقیق: الدکتور مصطفیٰ دیب البغا

دار ابن کثیر بیروت/طبع ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء

۳۔ صحیح البخاری

تحقیق: الشیخ محمد علی القطب، الشیخ هشام البخاری

المکتبۃ العصریۃ بیروت/الطبعۃ الرابعۃ ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء

۴۔ صحیح مسلم

للامام ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری المتوفی ۲۶۱ھ

تحقیق: الدکتور مصطفیٰ شاھین لاشین، الدکتور احمد عمر هاشم

موسسۃ عز الدین بیروت/طبع ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء

۵۔ صحیح مسلم

تحقیق: الشیخ مسلم بن محمود عثمان

مکتبۃ دار الخیر/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۲ء

۶۔ سنن الترمذی

للامام ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ

تحقیق: صدقی محمد جمیل العطاء

دار الفکر بیروت /طبع ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۷۔ صحیح سنن الترمذی
للعلامۃ ناصرالدین الالبانی
مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء

۸۔ الجامع الکبیر للترمذی
تحقیق: شعیب الارنؤوط، عبداللطیف حرزاللہ
دارالرسالۃ العالمیۃ/۲۰۰۹ء

۹۔ الجامع الکبیر للترمذی
تحقیق: الدکتور بشار عواد معروف
دارالجیل بیروت، دارالغرب الاسلامی بیروت
الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۹۶ء الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۹۸ء

۱۰۔ سنن النسائی
للامام احمد بن شعیب الخراسانی النسائی المتوفی ۳۰۳ھ

۱۱۔ صحیح سنن النسائی
للعلامۃ محمد ناصرالدین الالبانی
مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۱۲۔ سنن ابی داؤد
للامام ابی داود سلیمان بن اشعث السجستانی المتوفی ۲۷۵ھ

۱۳۔ صحیح سنن ابی داؤد
للعلامۃ محمد ناصرالدین الالبانی
مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۱۴۔ سنن ابی داؤد
تحقیق: شعیب الارنؤوط
مکتبۃ دارالرسالۃ العالمیۃ/الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء

۱۵۔ سنن ابن ماجہ

لابی عبداللہ محمد بن یزید القزوینی المتوفی ۲۷۵ھ

تحقیق بشار عواد معروف

مکتبہ دارالجیل بیروت-لبنان-/الطبعۃ الاولی ۱۹۹۸ء

۱۶۔ سنن ابن ماجہ

تحقیق محمود محمد محمود حسن نصار

دارالکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء

۱۷۔ صحیح سنن ابن ماجہ

للعلامۃ محمد ناصرالدین الالبانی

مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۹۹۷ء

۱۸۔ سنن ابن ماجہ

تحقیق: شعیب الارنؤوط، عادل مرشد، سعید اللحام

دارالرسالۃ العالمیۃ/طبع ۲۰۰۹ء

۱۹۔ سنن ابن ماجہ انگلش

تحقیق: الحافظ ابوطاہر زبیرعلی زئی

مکتبۃ دارالسلام / طبع ۲۰۰۷ء

۲۰۔ السنن الکبریٰ

لابی بکر احمد بن الحسین البیھقی المتوفی ۴۵۸ھ

تحقیق محمد عبدالقادر عطا

دارالکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء

۲۱۔ شعب الایمان

الامام الحافظ ابی بکر احمد بن الحسین البیھقی المتوفی ۴۵۸ھ

تحقیق: ابوھاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول

دارالکتب العلمیہ/طبع ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء

۲۲۔ الجامع لشعب الایمان
الامام الحافظ ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ
تحقیق: الدکتور عبدالعلی عبدالحمید حامد
مکتبۃ الرشد/طبع ۲۰۰۳ء

۲۳۔ صحیح ابن حبان
لابن حبان ابی حاتم التمیمی البستی السجستانی المتوفی ۳۵۴ھ
تحقیق: شعیب الارنؤوط
موسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء

۲۴۔ التعلیقات الحسان علی صحیح ابن حبان
للعلامۃ ناصرالدین الالبانی المتوفی ۱۴۲۰ھ
داربا وزیر للنشر والتوزیع/طبع ۲۰۰۳ء

۲۵۔ شرح السنۃ
للامام محی السنۃ الحسین بن مسعود البغوی المتوفی ۵۱۶ھ
تحقیق: زہیر الشاویش وشعیب الارنؤوط
المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

۲۶۔ مصابیح السنۃ
الامام محی السنۃ ابی محمد الحسین بن مسعود البغوی المتوفی ۵۱۶ھ
تحقیق: یوسف المرعشلی محمد سلیم ابراھیم سمارہ-جمال حمدی الذھبی
دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء

۲۷۔ صحیح ابن خزیمہ
للامام ابی بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیساپوری المتوفی ۳۱۱ھ
تحقیق: الدکتور مصطفی الاعظمی

المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء

۲۸۔ مسند ابی عوانہ

للامام ابی عوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی المتوفی ۳۱۶ھ

تحقیق: ایمن بن عارف الدمشقی

دارالمعرفۃ بیروت/طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۲۹۔ المعجم الکبیر

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: حمدی عبدالمجید السلفی

(مطبع و سن طباعت مرقوم نہیں)

۳۰۔ المعجم الاوسط

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد اللخمی الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: محمد حسن اسماعیل الشافعی

دارالفکر عمان اردن/طبع ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۳۱۔ المعجم الصغیر

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد اللخمی الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: محمد شکور محمود الحاج امریر

المکتب السلامی بیروت/طبع ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

۳۲۔ مسند الامام احمد

للامام احمد بن محمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ

تحقیق احمد محمد شاکر-حمزہ احمد الزین

دارالحدیث قاھرہ/طبع ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء

۳۳۔ مسند الامام احمد

تحقیق: شعیب الارنووط-عادل مرشد

موسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء الی ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۳۴۔ الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی
شرح: احمد عبدالرحمٰن البنا
دار احیاء التراث العربی بیروت-لبنان-

۳۵۔ تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف
للحافظ جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزی المتوفی ۷۴۲ھ
تحقیق: عبدالصمد شرف الدین
دار الکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۳۶۔ مشکاۃ المصابیح للخطیب التبریزی
تحقیق: ناصرالدین الالبانی
دار ابن قیم-دار ابن عفان

۳۷۔ الترغیب والترھیب
للحافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری المتوفی ۶۵۶ھ
محی الدین دیب مستو-سمیر احمد العطار-یوسف علی بدیوی
دار ابن کثیر مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، دار الکلم الطیب، مؤسسۃ علوم القرآن
طبع ۱۹۹۶ء

۳۸۔ تھذیب الترغیب والترھیب
محی الدین دیب مستو-سمیر احمد العطار-یوسف علی بدیوی
دار ابن کثیر بیروت ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء

۳۹۔ صحیح الترغیب والترھیب
للعلامۃ ناصرالدین الالبانی
مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع/طبع ۲۰۰۰ء

۴۰۔ سنن الدارمی

للامام عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی السمرقندی المتوفی ۲۵۵ھ

تحقیق: فواز احمد زمرلی - خالد السبع العلمی

دارالکتاب العربی بیروت/طبع ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۴۱۔ سنن الدارمی

تحقیق: حسین سلیم اسد الدارانی

دارالمغنی الریاض/طبع ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء

۴۲۔ فتح المنان شرح وتحقیق کتاب الدارمی

تحقیق: السید ابو عاصم نبیل بن ھاشم الغمری

دارالبشائر الاسلامیۃ بیروت-لبنان-/المکتبۃ المکیۃ مکۃ المکرمۃ السعودیۃ

الطبعۃ الاولی ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء

۴۳۔ ارواء الغلیل فی تخریج احادیث منار السبیل

للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی

المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

۴۴۔ مسند ابی داؤد الطیالسی

للحافظ سلیمان بن داؤد بن الجارود الفارسی البصری الشھیر بابی داؤد الطیالسی المتوفی ۲۰۴ھ

دارالمعرفۃ بیروت/ (سن طباعت مرقوم نہیں)

۴۵۔ مسند ابی داؤد الطیالسی

تحقیق: محمد حسن محمد حسن اسماعیل

دارالکتب العلمیۃ بیروت-لبنان-/الطبعۃ الاولی ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء

۴۶۔ حلیۃ الاولیاء

لابی نعیم الاصبھانی

تحقیق: مصطفیٰ عبدالقادر عطا

دارالکتب العلمیۃ بیروت

۴۷۔ الموطا للامام محمد

نورمحمد اصح المطابع کراچی پاکستان/طبع ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۱ء

۴۸۔ مجمع الزوائد

للحافظ نورالدین علی بن ابی بکر الھیثمی المتوفی ۸۰۷ھ

موسسۃ المعارف بیروت/طبع ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء

۴۹۔ بغیۃ الرائد فی تحقیق مجمع الزوائد

عبداللہ محمد درویش

دارالفکر بیروت/طبع ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۵۰۔ المستدرک للحاکم

للامام ابی عبداللہ الحاکم النیساپوری المتوفی ۴۰۵ھ

تحقیق: حمدی الدمرداش محمد

المکتبۃ العصریۃ/الطبعۃ الاولی ۲۰۰۰ء

۵۱۔ التلخیص بذیل المستدرک

للامام شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن احمد التمیمی الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ

دارالمعرفۃ بیروت (سن طباعت مرقوم نہیں)

۵۲۔ المستدرک

للامام الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ

تحقیق: ابوعبداللہ عبدالسلام علوش

دارالمعرفۃ بیروت/طبع ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء

۵۳۔ مختصر المستدرک

للعلامۃ سراج الدین عمر بن علی المعروف بابن الملقن المتوفی ۸۰۴ھ

تحقیق: عبداللہ بن حمد اللحیدان

۵۴۔ الادب المفرد
محمد بن اسماعیل البخاری
دارالکتب العلمیہ بیروت/(سن طباعت مرقوم نہیں)

۵۵۔ صحیح الادب المفرد
للعلامۃ محمد ناصرالدین الالبانی
دارالصدیق السعودیہ/طبع ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء

۵۶۔ معرفۃ السنن والآثار
للامام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ

۵۷۔ المصنف
للامام الحافظ ابی بکر عبدالرزاق بن ھمام الصنعانی المتوفی ۲۱۱ھ
تحقیق: حبیب الرحمٰن الاعظمی
المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

۵۸۔ سنن الدارقطنی
للحافظ علی بن عمر الدارقطنی المتوفی ۳۸۵ھ
تعلیق: مجدی بن منصور بن سید الشوری
دارالکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء

۵۹۔ شرح مشکل الآثار
للامام ابی جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ الطحاوی المتوفی ۳۲۱ھ
تحقیق: شعیب الارنؤوط
مؤسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء

۶۰۔ جامع الاصول
لابی السعادات المبارک بن محمد: ابن الاثیر الجزری المتوفی ۶۰۶ھ
تحقیق عبدالقادر الارنووط

دارالفکر بیروت/طبع ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء

۶۱۔ جامع الاصول فی احادیث الرسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
تحقیق:ایمن صالح شعبان
دارالکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان۔/الطبعۃ الاولی ۱۹۹۸ء

۶۲۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ
للعلامۃ محمد ناصرالدین الالبانی
مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع

۶۳۔ کنزالعمال
للعلامہ علاءالدین علی المتقی البرھان فوری المتوفی ۹۷۵ھ
موسستۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

۶۴۔ المسند الجامع
بشار عواد معروف

۶۵۔ الموطا
لامام دارالھجرۃ مالک بن انس
تحقیق:محمد فواد عبدالباقی
دارالحدیث القاھرہ/(سن طباعت مرقوم نہیں)

۶۶۔ الدرالمنثور
للامام جلال الدین بن عبدالرحمٰن السیوطی
مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران

۶۷۔ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ
للعلامہ نور بخش توکلی
فضل نور اکیڈمی

۶۸۔ اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین

العلامۃ السید محمد الحسینی الزبیدی

دارالفکر

۶۹۔ فتح الباری

للامام الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ

دارنشرالکتب الاسلامیہ لاھور پاکستان/طبع ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء

۷۰۔ فتح الباری

الحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ

تحقیق عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

دارالکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء

۷۱۔ انفاس العارفین

للمحدث الدھلوی الشاہ ولی اللہ

نوری بکڈپو لاہور

۷۲۔ تاریخ بغداد

لابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی المتوفی ۴۶۳ھ

دارالکتب العلمیہ بیروت

۷۳۔ الفائق فی غریب الحدیث

للعلامہ الزمخشری

۷۴۔ النھایۃ فی غریب الحدیث والاثر

للامام مجد الدین ابی السعادات المبارک بن محمد الجزری ابن الاثیر المتوفی ۶۰۶ھ

تحقیق: طاھر احمد الزاوی ، محمود محمد الطناحی

مؤسسۃ اسماعیلیان للطباعۃ والنشر والتوزیع ایران

۷۵۔ التمہید

الامام الحافظ لابن عبدالبر الاندلسی المتوفی ۴۶۳ھ

المکتبۃ القدوسیہ لاہور پاکستان

۷۶۔ عمل الیوم واللیلۃ

الامام احمد بن شعیب النسائی المتوفی ۳۰۳ھ

دارالکلم الطیب

۷۷۔ ضیاءالقرآن

لضیاءالامۃ حضرت پیر محمد کرم شاہ

ضیاءالقرآن پبلی کیشنز لاہور۔کراچی۔

۷۸۔ التفسیر الکبیر

للامام فخر الدین الرازی المتوفی ۶۰۴ھ

دارالکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان۔

۷۹۔ مجمع بحار الانوار

محمد طاہر پٹنی

۸۰۔ معانی القران

للزجاج

۸۱۔ التفسیر البیضاوی

لناصر الدین ابی الخیر عبداللہ بن عمر بن محمد الشیر ازی الشافعی البیضاوی

دارالکتب العلمیہ بیروت/دارالنفائس ریاض

۸۲۔ التفسیر المظہری

للقاضی محمد ثناءاللہ عثمانی مجددی پانی پتی

بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ پاکستان

۸۳۔ جامع البیان فی تاویل آی القرآن
الامام ابی جعفر محمد بن جریر الطبری
دار احیاء التراث العربی/ دار الفکر بیروت/طبع ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء

۸۴۔ مسند الشہاب
للقضاعی

۸۵۔ کتاب الزھد
لامام وکیع ابن الجراح
تحقیق: عبدالرحمٰن عبدالجبار الویری
کتبۃ الدار المدینۃ المنورۃ

۸۶۔ جمع الجوامع
الامام الحافظ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی التوفی ۹۱۱ھ
تحقیق خالد عبدالفتاح سید
دار الکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان۔/طبع ۲۰۰۰ء

۸۷۔ السنن الکبری
للامام ابی عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی التوفی ۳۰۲ھ
تحقیق: حسن عبدالمنعم
مکتبۃ مؤسسۃ الرسالۃ/طبع ۲۰۰۱ء

۸۸۔ جواھر البحار فی فضائل النبی المختار۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
للشیخ یوسف بن اسماعیل بن یوسف النبہانی التوفی ۱۳۵۰ھ
دار الکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان۔/طبع ۱۹۹۸ء

۸۹۔ الکتاب المصنف
للامام الحافظ ابی بکر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم ابی شیبہ التوفی ۲۳۵ھ
تحقیق: ابی محمد اسامۃ بن ابراہیم بن محمد

الفاروق الحدیثۃ للطباعت والنشر/طبع ۲۰۰۸ء

۹۰۔ التفسیر الکامل
تقی الدین ابی العباس احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام الدمشقی
المعروف بابن تیمیۃ المتوفی ۷۲۸ھ
تحقیق: ابی سعید عمر بن غرامۃ العمروی
دارالفکر للطباعت والنشر والتوزیع/طبع ۲۰۰۲ء

۹۱۔ المفردات فی غریب القرآن
ابی القاسم الحسن بن محمد المعروف الراغب الاصفہانی
دارالمعرفۃ بیروت-لبنان-/طبع ثانیہ ۲۰۰۱ء

۹۲۔ دلائل النبوۃ ومعرفۃ احوال صاحب الشریعۃ
لابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ
دارالکتب العلمیۃ بیروت-لبنان-/طبع ۱۹۸۵ء

۹۳۔ المقصد الاسنیٰ فی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ
للامام شمس الدین عبداللہ محمد بن محمد الانصاری القرطبی
تحقیق: الشیخ عرفان بن سلیم العشا حسونۃ الدمشقی
المکتبۃ العصریۃ بیروت-لبنان

۹۴۔ المقصد الاسماء فی شرح الاسماء الحسنیٰ
احمد بن احمد البرنسی المغربی بزروق
دارالبیروتی

۹۵۔ لوامع البینات شرح اسماء اللہ تعالیٰ والصفات
للامام فخر الدین محمد بن عمر الخطیب الرازی المتوفی ۶۰۶ھ

۹۶۔ مکتوبات امام ربانی
محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

۹۷۔ روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع الثانی
للعلامۃ ابی الفضل شھاب الدین السید محمد الآلوسی البغدادی المتوفی ۱۲۷۰ھ
داراحیاء التراث العربی بیروت/طبع ۱۹۹۹ء

۹۸۔ اثبات النبوۃ
محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

۹۹۔ المنقذ من الضلال
للامام حجۃ الاسلام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی
ترجمہ: عبدالرسول ارشد ایم اے
ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور- کراچی

۱۰۰۔ عمدۃ الحفاظ فی تفسیر اشرف الالفاظ
للشیخ احمد بن یوسف بن عبدالدائم المعروف بالسمین الحلبی المتوفی ۷۵۶ھ
دارالکتب العلمیۃ بیروت- لبنان-/طبع ۱۹۹۶ء

۱۰۱۔ مسند ابی یعلی الموصلی
للامام الحافظ احمد بن علی بن المثنی التیمی المتوفی ۳۰۷ھ
تحقیق: حسین سلیم اسد
دارالثقافۃ العربیۃ دمشق/طبع ۱۹۹۲ء

۱۰۲۔ المنجد للویس مالوف-

۱۰۳۔ موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان
للحافظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی
تحقیق: حسین سلیم اسد الدارانی
دارالثقافۃ العربیۃ دمشق- بیروت-/الطبعۃ الاولی ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء

۱۰۴۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر
للعلامۃ المحدث محمد عبدالروف المناوی المتوفی ۱۰۳۱ھ

دارالمعرفۃ بیروت-لبنان

۱۰۵۔ الاذکارالمنتخبۃ من کلام سیدالابرار

الامام الحافظ محیی الدین ابی زکریا یحیی بن شرف النووی

دارالکتب العلمیۃ بیروت-لبنان

۱۰۶۔ جامع العلوم والحکم

لابن رجب الحنبلی

۱۰۷۔ مسندالبزار

۱۰۸۔ سنن الدارقطنی

الامام الحافظ علی بن عمر الدارقطنی المتوفی ۳۸۵ھ

تحقیق: الشیخ عادل احمد عبدالموجود

دارالمعرفۃ بیروت-لبنان/طبع ۲۰۰۱ء

۱۰۹۔ المحیط فی اللغۃ

۱۱۰۔ المعجم الوسیط

ابراہیم مصطفی ، احمد حسن الزیات ،حامد عبدالقادر،محمد علی النجار

المکتبۃ الاسلامیۃ استنبول -ترکیا-

۱۱۱۔ کتاب تہذیب التہذیب

لشیخ الاسلام شہاب الدین احمد بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ

نشر السنۃ الفضل مارکیٹ ملتان

۱۱۲۔ المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح

الحافظ شرف الدین عبدالمؤمنین بن خلف الدمیاطی

مکتبۃ السوادی للنشر والتوزیع

۱۱۳۔ جامع بیان العلم وفضلہ

لابی عمر یوسف بن عبدالبر المتوفی ۴۶۳ھ

تحقیق:ابی الاشبال الزہیری

دارابن الجوزی-ریاض/جدہ/طبع ۱۹۹۸ء

۱۱۴۔ ہکذا یعلم الربانیون

محمد اویب الصالح

المکتب الاسلامی-بیروت-/طبع ۲۰۰۷ء

۱۱۵۔ مسند الحمیدی

لامام ابی بکر عبداللہ بن الزبیر القریشی

تحقیق حسین سلیم اسد الدارانی

دارالمامون للتراث/دارالمغنی للنشر والتوزیع

۱۱۶۔ المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیۃ

لامام الحافظ شہاب الدین ابی الفضل احمد بن محمد ابن حجر العسقلانی التوفی ۸۵۲ھ

تحقیق:ابی بلال غنیم بن عباس بن غنیم

دارالوطن/طبع ۱۹۹۷ء

۱۱۷۔ تاریخ دمشق

الامام العالم الحافظ ابی القاسم علی بن الحسن ابن ہبۃ اللہ بن عبداللہ الشافعی المعروف بابن عساکر التوفی ۵۷۱ھ

تحقیق:ابی سعید عمر بن غرامۃ العمری

دارالفکر للطباعت والنشر والتوزیع/طبع ۱۹۹۵ء

۱۱۸۔ نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور

الامام برھان الدین ابی الحسن ابراہیم بن عمر البقاعی التوفی ۸۸۵ھ

دارالکتب العلمیۃ بیروت-لبنان-/طبع ثانیہ ۲۰۰۶ء

۱۱۹۔ تفسیر المنار

محمد رشید رضا

دارالمعرفۃ بیروت-لبنان

۱۲۰۔ البدایہ والنھایہ
للامام الحافظ المفسر ابن کثیر الدمشقی المتوفی ۷۷۴ھ
المکتبۃ القدوسیۃ لاھور/الطبعۃ الاولی ۱۴۰۴ھ/۱۹۹۴ء
۱۲۱۔ کنوزالدعوۃ الی اللہ واسرارھا
الشیخ یوسف خطار محمد
تنفیذ:مطبعۃ نضر-دمشق-بحصتہ-جانب جامع الطاووسیۃ
۱۲۲۔ احیاء علوم الدین
لامام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ
دارالفکر دمشق/طبع ۲۰۰۶ء
۱۲۳۔ صحیح الجامع الصغیروزیادتہ
محمد ناصرالدین الالبانی
المکتب الاسلامی بیروت/الطبعۃ الثالثۃ ۱۹۸۸ء
۱۲۴۔ حرمۃ اھل العلم
محمد احمد اسماعیل المقدم
دارالعقیدۃ الاسکندریہ/الطبعۃ السابعۃ ۲۰۰۵ء
۱۲۵۔ سیراعلام النبلاء
لامام ابی عبداللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الذھبی ۷۴۸ھ
بیت الافکار الدولیۃ
۱۲۶۔ تفسیرابن کثیر
للامام ابی الفداء عمادالدین الحافظ ابن کثیر ۷۷۴ھ
مکتبہ دارالسلام
۱۲۷۔ الجامع الاحکام القرآن تفسیرالقرطبی
لابی عبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی

تحقیق: عبدالرزاق المہدی/ دارالکتب العربی بیروت

الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۹۹ء

۱۲۸۔ تنبیہ الغافلین

لامام محیی الدین ابی زکریا احمد بن ابراہیم ابن النحاس الدمشقی

مکتبۃ عباد الرحمٰن مصر/ الطبعۃ الاولی ۲۰۰۲ء

۱۲۹۔ المھذب فی اختصار السنن الکبیر

الامام ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی الشافعی ۷۴۸ھ

تحقیق: ابی تمیم یاسر بن ابراہیم

دارالوطن للنشر/ الطبعۃ الاولی ۲۰۰۱ء

۱۳۰۔ مدارج السالکین

لابن قیم الجوزیۃ ۷۵۱ھ

دارالتوزیع والنشر الاسلامیۃ / الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۳ء

۱۳۱۔ مختصر قیام اللیل

لابی عبداللہ محمد بن نصر المروزی

حدیث اکادمی فیصل آباد

۱۳۱۔ الاحادیث المختارۃ

ضیاء الدین ابی عبداللہ محمد بن عبدالواحد بن احمد بن عبدالرحمٰن الحنبلی المقدسی ۶۴۳ھ

مکتبۃ الاسلامی مکتبۃ المکرمۃ/ الطبعۃ الخامسۃ ۲۰۰۸ء

۱۳۲۔ سو بڑی زاہد خواتین اور ان کی سردار فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مفتی ثناء اللہ محمود

بیت العلوم لاہور

۱۳۳۔ سو بڑے زاہدین

محمد صدیق المنشاوی/ ترجمہ مفتی ثناء اللہ محمود

بیت العلوم لاہور

۱۳۴۔ مجمع الاحباب

للشیخ الامام العالم الورع الشریف محمد بن الحسن بن عبداللہ الحسینی الواسطی ۷۷۶ھ

دارالمنھاج / الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۸ء

۱۳۵۔ نزھۃ الفضلاء تھذیب سیر اعلام النبلاء للامام الذھبی شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی

الحمد بن حسن بن عقیل موسی الشریف

دار ابن کثیر بیروت دمشق

الطبعۃ الاولی ۲۰۰۷ء

۱۳۶۔ صلاح الامۃ فی علو الھمۃ

للدکتور سید بن حسین العفانی

مؤسسۃ الرسالۃ / الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۳ء

۱۳۷۔ رھبان اللیل

للدکتور سید بن حسین العفانی

دار الکیان الریاض / طبع ۲۰۰۴ء

۱۳۸۔ کتاب التھجد لابن ابی الدنیا

للحافظ الامام ابی بکر عبداللہ بن محمد القرشی ۲۸۱ھ

المکتبۃ العصریۃ بیروت / الطبعۃ الاولی ۲۰۰۶ء

۱۳۹۔ الآداب الشرعیۃ

للامام العلامۃ شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن مفلح المقدسی الحنبلی

تحقیق: بشیر محمد عیون

مکتبۃ دار البیان الطبعۃ الاولی ۲۰۰۷ء

۱۴۰۔ موسوعۃ نضرۃ النعیم فی مکارم اخلاق الرسول الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لصالح بن عبداللہ بن حمید امام وخطیب الحرم المکی و

عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ملوح

مؤسسۃ دارالوسیلۃ للنشر والتوزیع/الطبع ۱۹۹۸ء

۱۴۱۔ صفوۃ الصفوۃ

للامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن الجوزی

تحقیق: احمد بن علی

دارالحدیث القاہرۃ/الطبع ۲۰۰۰ء

۱۴۲۔ المنتخب من مسند عبد بن حمید

لابی محمد عبد بن حمید الکسی ۲۴۹ھ

مکتبۃ ابن عباس/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۹ء

۱۴۳۔ الفوائد الغراء من تھذیب سیر اعلام النبلاء

للشریف فھد بن احمد المھدلی

۱۴۴۔ کتاب الزھد

للامام ھناد بن السری الکوفی المتوفی ۲۴۳ھ

تحقیق: عبدالرحمٰن بن عبدالجبار

دارالخلفاء للکتاب الاسلامی/الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۸۵ء

۱۴۵۔ کتاب الزھد

للامام ابی عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ

تحقیق: الشیخ محمد احمد عیسیٰ

دارالغد الجدید المنصورۃ/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۵ء

۱۴۶۔ موت کے سائے

عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی

رحمانیہ دارالکتب/الطبعۃ الثالثۃ ۱۹۸۲ء

۱۴۷۔ عالم برزخ
عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی
رحمانیہ دارالکتب/الطبعۃ الثالثۃ ۲۰۰۰ء
۱۴۸۔ احوال القبور
لعبدالحمید کشک
۱۴۹۔ المنجیات
۱۵۰۔ کتاب القبور
للحافظ ابن ابی الدنیا القرشی المتوفی ۲۸۱ھ
مکتبۃ الغرباء الاثریۃ/الطبعۃ الاولی ۲۰۰۰ء
۱۵۱۔ این نحن من ھؤلاء
لعبدالملک القاسم
دارالقاسم الریاض
۱۵۲۔ مجالس الابرار
۱۵۳۔ رحلۃ الخلود والدار الآخرۃ
للدکتور مصطفیٰ مراد
دارالفجر للتراث خلف الجامع الازھر/ طبع ۲۰۰۵ء
۱۵۴۔ سکب العبرات للموت والبشر والسکرات
للدکتور سید بن حسین العفانی
مکتبۃ معاذ بن جبل/الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۴ء
۱۵۵۔ مکاشفۃ القلوب
للامام حجۃ الاسلام محمد الغزالی
ترجمہ: علامہ ابوانس چشتی
ضیاءالقرآن پبلی کیشنز/ طبع ۲۰۰۲ء

۱۵۶۔ المنتقی من کتاب التذکرۃ باحوال الموتی
لامام ابی عبداللہ محمد بن احمد القرطبی المتوفی ۶۷۱ھ
مکتبۃ دارالمنہاج/الطبعۃ الاولی ۱۴۲۶ھ

۱۵۷۔ شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور
للحافظ جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ
تحقیق: یوسف علی بدیوی
دار ابن کثیر دمشق/الطبعۃ الرابعۃ ۲۰۰۵ء

۱۵۸۔ دیوان ابی العتاھیۃ
دار الکتاب العربی/الطبعۃ الرابعۃ ۲۰۰۵ء

۱۵۹۔ تاریخ الاسلام للذھبی
للحافظ المؤرخ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ
تحقیق: الدکتور عمر عبدالسلام تدمری
دار الکتاب العربی/الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۲ء

۱۶۰۔ لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف
للحافظ ابن رجب الحنبلی
دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان/طبع ۱۹۹۷ء

۱۶۱۔ خزائن العرفان فی تفسیر القرآن
ترجمہ: حضرت امام احمد رضا خان بریلوی
تفسیر: حضرت صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی
اتفاق پبلی کیشنز

۱۶۲۔ احوال الابرار عند الاختصار

۱۶۳۔ الطبقات الکبری لابن سعد
لمحمد بن سعد بن منیع الزھری المتوفی ۲۳۰ھ

دار احیاء التراث العربی/طبع ۱۹۹۶ء

۱۶۴۔ کتاب المحتضرین لابن ابی الدنیا

لابی بکر عبداللہ بن محمد ابن ابی الدنیا المتوفی ۲۸۱ھ

تحقیق: محمد خیر رمضان یوسف

دار ابن حزم/الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۰ء

۱۶۵۔ تہذیب الکمال فی اسماء الرجال

للحافظ المتقن جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزی المتوفی ۷۴۲ھ

تحقیق: الدکتور بشار عواد معروف

مؤسسۃ الرسالۃ/الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۹۲ء

۱۶۶۔ تاریخ بغداد او مدینۃ السلام

للحافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی المتوفی ۴۶۳ھ

دار الباز للنشر والتوزیع

۱۶۷۔ معالم التنزیل

للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی الشافعی المتوفی ۵۱۶ھ

تحقیق: عبدالرزاق المھدی

دار احیاء التراث العربی/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۵ء

۱۶۸۔ الزھد والرقائق لابن المبارک

للامام شیخ الاسلام عبداللہ بن المبارک المروزی

تحقیق: الشیخ احمد فرید

دار العقیدہ/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۴ء

۱۶۹۔ کتاب الروح

للعلامۃ الحافظ ابن قیم الجوزیۃ المتوفی ۷۵۱ھ

ترجمہ محمد شریف نوری نقشبندی

شبیر برادرز/الطبعۃ الاولی ۱۹۹۷ء

۱۷۰۔ کتاب الروح
للعلامۃ الحافظ ابن قیم الجوزیۃ المتوفی ۷۵۱ھ
دارالمعرفۃ بیروت-لبنان/الطبعۃ الاولی ۲۰۰۲ء

۱۷۱۔ عمل الیوم واللیلۃ
لابی بکر احمد بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم المعروف بابن السنی
تحقیق: حلمی بن محمد بن اسماعیل الرشیدی
دارالکلم البصرۃ الاسکندریہ/الطبعۃ الاولی ۲۰۰۶ء

۱۷۲۔ کتاب الدعاء
للامام ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ
تحقیق: سامی انور جاھین/ دارالحدیث القاہرہ
الطبع: ۲۰۰۷ء

۱۷۳۔ کتاب الدعاء
للامام ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ
تحقیق: الدکتور محمد بن محمد حسن البخاری
مکتبہ: دارالبشائر الاسلامیہ/الطبع: ۱۹۸۷ء

۱۷۴۔ جامع صحیح الاذکار
محمد ناصرالدین الالبانی
مکتبہ دارالمؤید/الطبعۃ الاولی ۲۰۰۶ء

۱۷۵۔ صحیح الاذکار من کلام خیر الابرار
لابی عبید ماھر بن صالح آل مبارک
مکتبہ: دار علوم السنۃ/الطبعۃ الرابعۃ ۱۹۹۸ء

☆☆☆

فہرست